نوائے افغان جہاد

ذی الحجہ ۱۴۳۰ | دسمبر ۲۰۰۹ء

خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

حيّ على الجهاد



خلافت اسلامیہ کا روشن باب

امیر المومنین سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (جنہیں پانچواں خلیفہ راشد بھی کہا جاتا ہے) جب زہر خوانی کے زیر اثر مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور اس بیماری سے بچنے کی امید نہ تھی تو اپنے بعد ہونے والے خلیفہ یزید بن عبدالملک کو' جسے سلیمان نامزد کر گیا تھا' یہ وصیت نامہ لکھوایا۔۔۔

''میں تمہیں اس حال میں یہ وصیت نامہ لکھ رہا ہوں کہ مرض نے بالکل لاغر کر دیا ہے' تمہیں معلوم ہے کہ خلافت کی ذمہ داریوں کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کا محاسبہ کرے گا اور میں اس سے کوئی کام نہ چھپا سکوں گا۔''

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ (الاعراف) ''ہم ان لوگوں سے اپنے ذاتی علم سے واقعات بیان کرتے ہیں اور ہم غیر حاضر نہ تھے۔''

ایسی حالت میں اگر اللہ مجھ سے راضی ہو گیا تو میں کامیاب ہوا اور ایک طویل عذاب سے نجات پائی اور اگر ناراض ہوا تو میرے انجام پر افسوس ہے' میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ محض اپنی رحمت سے عذاب جہنم سے نجات عطا فرمائے اور اپنی رضا سے جنت عطا کرے' تمہیں تقویٰ اختیار کرنا چاہیے اور رعایا کا خیال رکھنا چاہیے' کیونکہ میری طرح تم بھی تھوڑے ہی دن زندہ رہو گے' تمہیں اس سے بچنا چاہیے کہ غفلت میں کوئی ایسی لغزش سرزد نہ ہو جائے جس کی تلافی نہ کر سکو' سلیمان بن عبدالملک اللہ کا ایک بندہ تھا' اللہ نے اس کو وفات دی' اس نے مجھے خلیفہ بنا دیا اور میرے بعد تمہیں نامزد کیا' میں جس حال میں تھا اگر وہ اس لیے ہوتا کہ بہت سی بیویوں کا انتخاب کروں اور مال و دولت جمع کروں تو اللہ نے مجھے ایسے بہتر سامان دیئے تھے' جو وہ اپنے کسی بندہ کو دے سکتا تھا' لیکن میں سخت اور نازک سوال سے ڈرتا ہوں بجز اس کے کہ اللہ میری مدد فرمائے۔'' (سیرۃ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ)

اولاد کے متعلق ارشاد:

جیسا کہ معلوم ہے آپ نے موروثی جاگیر اور گھر کا ایک ایک تنکا بیت المال میں واپس کر دیا تھا اور آپ کی وفات کے وقت آپ کی اولاد کی معاش کا کوئی سامان نہ رہ گیا تھا' اس لیے وفات سے کچھ پہلے آپ کے برادر نسبتی مسلمہ بن عبدالملک نے آپ سے عرض کیا ''امیر المومنین! آپ نے مال و دولت سے ہمیشہ اپنی اولاد کا منہ خشک رکھا اور انہیں بالکل خالی ہاتھ چھوڑے جاتے ہیں' ان کے متعلق مجھے یا خاندان کے کسی فرد کو کچھ وصیت کرتے جائیے' عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کے جواب میں کہا' اللہ کی قسم میں نے ان کا کوئی حق تلف نہیں کیا' البتہ جس مال میں ان کا حق نہ تھا وہ ان کو نہیں دیا' تم کہتے ہو ان کے متعلق کسی کو وصیت کرتا جاؤں تو اس معاملہ میں میرا وصی اور ولی اللہ ہے' جو صلحاء کا ولی ہوتا ہے۔ میرے لڑکے اگر اللہ سے ڈریں گے تو اللہ ان کے لیے کوئی سبیل نکال دے گا' اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہوں گے تو میں مال دے کر ان کو گناہ کے لیے اور قوی نہ بناؤں گا' پھر لڑکوں کو بلا کر چشم پرنم فرمایا:

''میری جان تم پر قربان! جن کو میں نے خالی ہاتھ چھوڑا ہے' لیکن اللہ کا شکر ہے کہ میں نے تم کو اچھی حالت میں چھوڑا' بچو! تم کو کوئی ایسا عرب اور ذمی نہ ملے گا جس کا تم پر حق ہو' دو باتوں میں سے ایک بات تمہارے باپ کے اختیار میں تھی' ایک یہ کہ تم دولت مند ہو جاؤ اور تمہارا باپ دوزخ میں جائے' دوسری یہ کہ تم تہی دست رہو اور وہ جنت میں جائے' بس اللہ حافظ! اللہ تم کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔''

(تاریخ اسلام، ج ا ص ۹۸۳۔ از مولانا شاہ معین الدین احمد ندویؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۱۱

ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ — دسمبر ۲۰۰۹ء

"ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ترین عمل کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز۔ اس نے پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا جہاد۔ اس نے کہا: میرے والدین بھی (زندہ) ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس نے کہا: "اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے! میں ضرور جہاد کروں گا اور ضرور بالضرور ان دونوں (یعنی اپنے والدین) کو چھوڑ کر نکل جاؤں گا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم بہتر جانتے ہو"۔

(فتح الباری: ۶/۱۰۶، صحیح ابن حبان و مسند احمد)

عنوانات



تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصر حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظام کفر' اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سد باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، ان کی شکست کے احوال بیان کرنے اور ان کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

تنکوں سے یہ سیلاب رُکا ہے نہ رُکے گا.......

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ جس طرح آگ اور پانی کا ملاپ ممکن نہیں اور جس طرح اندھیرا اور اجالا ایک دوسرے کی ضد ہیں بعینہٖ کفر و اسلام ایک دوسرے سے باہم متصادم ہیں۔ انہیں مذاکرات کی میز پر بٹھانا، رواداری کے سبق پڑھانا، ڈائیلاگ میں درمیان بنانا ممکن نہیں خیر و شر اور حق و باطل کی کشمکش ازلی ابدی ہے۔ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ: "مگر ہم تو باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتی ہے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے مٹ جاتا ہے اور تمہارے لیے تباہی ہے اُن باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو"۔ (الانبیاء۔۱۸)

مغرب نے اس جنگ کی حیثیت واضح کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا، ہم ہی تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔ یہ کروسیڈ تھی اور ہے، اس کا ہدف اسلام کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اوباما نے آکر اسے مزید واضح کر دیا۔ عراق سے فوجیں نکالنے کا نعرہ لگاتے ہوئے نئی حکمت عملی وضع کی اور بھرپور توجہ افغانستان کی جانب مرکوز کی، اب وہاں ہدف القاعدہ اور طالبان ہیں۔ القاعدہ کا نام ذرائع ابلاغ سے یک طرفہ ڈھول پیٹ پیٹ کر' کالا سیاہ' کرنے کی کوشش میں اپنا منہ کالا کر لیا گیا۔ سیکولر اور صلیبی پرچم تلے کھڑی پارٹیوں کا تو تذکرہ ہی کیا' اب بڑے بڑے اسلامی دانش ور، دینی جماعتیں بھی القاعدہ کو گالی سمجھتی ہیں۔ زبان و بیان، تحریر و تقریر سے اسے سنگسار کرنے کی سعی ناتمام کی گئی۔ میزائل برسا برسا کر بر ضا و رغبت، صحابہؓ صفت عرب مجاہد شہید کیے جا چکے یا بیچے جا چکے، جن کے سروں کی قیمت حسب ایمان صلیبی کمانڈروں نے لگائی تھی۔ نظریاتی اعتبار سے القاعدہ ہدف اول ہے: ہر وہ فرد اور گروہ جو موجودہ نظام کفر کی بیخ کنی چاہتا ہے' کفر اُسے القاعدہ کے نام سے جانتا اور پکارتا ہے۔ افغانستان میں صلیبی اور اُن کے ہرکارے نظام پاکستان نے 'مذاکرات کی میز بچھانے کی جو کروہ سازش کی ہے' اس میں بھی القاعدہ سے تعلق نہ رکھنے والے ''معتدل عناصر'' سے رشتۂ راہ و رسم استوار کیا جا رہا ہے۔

دوسری طرف وزیرستان، ملاکنڈ، باجوڑ، اورکزئی، مہمند، خیبر اور سوات میں آئے روز صلیبی جنگ کے نئے نئے مورچے دہکائے جاتے ہیں، صرف اور صرف ڈالروں کی جھنکار کے واسطے شکم و شہوت کے یہ اسیر دنیا میں متاعِ بے گراں 'ایمان' کو بھی اس حقیر متاعِ غرور پر لٹا دیتے ہیں۔ شرق و غرب کے تمام متقدمین و متاخرین فقہاء قرآن و سنت کی روشنی میں اس فتویٰ پر متفق ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف کافروں کے ساتھ مل کر جنگ کرنے والا فرد اور گروہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو جاتا ہے۔ خسر الدنیا و الآخرۃ کی حقیقی تصویر یہ طائفہ رذیلہ ہر میدان میں بری طرح پٹ رہا ہے۔ مجاہدین' کفار اور اُن کے کاسہ لیسوں کے سامانِ حرب کو غنائم بنا رہے ہیں اور دشمنانِ اسلام کی لاشوں کے کشتوں کے پشتے لگا رہے ہیں۔ محض نصرتِ الٰہی کے سہارے مجاہدین کو حاصل ہونے والی ان فتوحات کو سیم و زر کے بندے 'اہل ذرائع ابلاغ' کبھی صاف صاف چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی اصل حقائق آشکارا ہو جانے کی صورت میں اُنہیں 'غیر ملکی طاقتیں' چہار سو دکھائی دینے لگتی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اُن غیر ملکی کفریہ طاقتوں (را، موساد وغیرہ) کو یہ مجاہدین راہ حق اپنے لیے موت کے پیامبر دکھائی دیتے ہیں۔

جو کروسیڈ عیسائیوں اور اُن کے غلاموں کو سکول کے نصاب میں پڑھائی گئی تھی' ان کا اس دور کا جنگی رویہ عین وہی ہے۔ عیسائی فوجیوں اور اُن کے حواریوں کی نفسیات (خواہ قومیت کوئی بھی ہو) ظلم و بربریت کے بازار گرم کرتے ہوئے سابقہ تاریخ کے وہی ابواب دوبارہ رقم کر رہی ہے' خواہ وہ بغداد کی مساجد کی دیواروں پر صلیبی نشان اور زمین پر پھینکے ہوئے قرآن کے نسخوں پر بنائے صلیبی نشان ہوں' مساجد، قرآن پاک کی بے حرمتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پے در پے بدترین گستاخی ہو یا ان صلیبیوں کی فرمائش پر اُن کے غلاموں کی لال مسجد، جامعہ حفصہ، سوات و وزیرستان میں قرآن، احادیث کے نسخے اور عفت مآب بیٹیوں کو جلا ڈالنے کے واقعات' طرز عمل عین وہی ہے جو صلیبیوں نے مسلمانوں کے ساتھ بارہویں صدی عیسوی میں روا رکھا۔ غضب کی بات یہ ہے کہ سوات سے وزیرستان تک ہر جگہ اللہ کے گھروں اور مدارسِ دینیہ کو تہہ و تیغ کیا گیا' گویا کہ ہدف یہ ہی تھیں اور 'اُن' سب کو سانپ سونگھ گیا' جو انگریزوں کے ہاتھوں تو قرآن عظیم الشان کی بے حرمتی پر تو آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں لیکن مرتد افواج کے ہاتھوں قرآن پاک کے ہزاروں نسخوں، احادیث کے مجموعوں، سیکڑوں مدارس و مسجدوں کے کٹ جانے پر ایک حرف بھی منہ پر نہ لائے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ ان مرتدین کا یہ 'قومی حق' سمجھتے ہیں۔ یہ رویہ اکیسویں صدی، آزادی، جمہوریت اور انسانی حقوق کے ڈھنڈورے پیٹنے والوں کو زندہ درگور کر دینے کو کافی ہے۔

اسوۂ ابراہیمیؑ کی پیروی میں عید الاضحیٰ کا پیغام یہی ہے کہ اپنی قیمتی ترین متاع اللہ کی راہ میں پیش کر دو گویا کہ بزبانِ حال یہ پیغام ہے کہ اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!!! آیئے سیرت براہیمؑ کو مشعل راہ بنا کر سارے اصنامِ باطلہ کو پاش پاش کرتے ہوئے دل و جان سے کہیں.........

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد



اسلام کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنی مرضی اور خواہش کو اللہ کی مرضی اور خواہش پر قربان کر دے۔ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری زندگی قربانیوں سے عبارت ہے۔ اللہ کے لیے اپنا گھر، علاقہ چھوڑا، قوم کی دشمنی مول لی، آگ میں کودنا گوارا کیا، معصوم بچے اور بیوی کو اللہ کے حکم پر مکہ کی بے آب و گیاہ پتھریلی زمین پر چھوڑ آئے، اپنے اکلوتے بیٹے کے گلے پر چھری چلا دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کو امتحان قرار دیا ہے۔ فرمایا وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً (البقرہ: آیت 124) ''اور جب چند باتوں کے ذریعے ابراہیم کے رب نے ابراہیم کی آزمائش کی تو ابراہیم نے ان باتوں کو پورا کر دکھایا، چنانچہ اللہ نے فرمایا یقیناً میں تمہیں تمام لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

اسلام کا دوسرا نام قرآن مجید میں ملتِ ابراہیم آتا ہے۔ اسلام کا معنی قربانی دینا، اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی زندگی اس قربانی کی عملی تصویر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ''جب اُس کے رب نے اُس سے کہا کہ اسلام لے آؤ تو (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: میں اسلام لایا رب العالمین کے لیے''۔ (سورۃ البقرہ: 131)

یہاں اسلام سے مراد مطیع و منقاد ہو جانا ہے۔ اسی طرح جہاں بیٹے کو ذبح کرنے سے متعلّق ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور پھر پورا واقعہ بیان ہوا ہے' وہیں ابراہیم علیہ السلام کے ذبح کرنے اور اسماعیل علیہ السلام کے ذبح ہونے پر آمادہ و تیار ہو جانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسلام کا لفظ استعمال کیا ہے: فرمایا فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ''جب وہ دونوں (اللہ کے حکم پر) مطیع ہو گئے اور (ابراہیم علیہ السلام نے) اُسے جبین کے بل لٹا لیا'' (الصافات: 103)

یہاں ہمارا مقصود واقعہ بیان نہیں کرنا بلکہ یہ بتلانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام کے اس عظیم قربانی کے لیے تیار ہو جانے کے لیے ''اَسلمنا'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام قربانی کا دین ہے، اسی طرح ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی دعا کے الفاظ ہیں رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ''اے ہمارے رب! ہم دونوں کو مسلمان بنا اور ہماری نسل میں سے بھی ایک امت مسلمہ پیدا فرما''۔ (البقرہ 127)

اپنی اس دعا میں آگے فرماتے ہیں کہ ہماری نسل میں ایک عظیم الشان رسول بھیج۔ غور کیجیے کہ یہ دعا جو خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی جا رہی ہے، اس وقت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام آزمائش کی بھٹیوں سے کندن بن کر نکل چکے تھے، پکے سچّے مسلمان بلکہ وقت کے عظیم الشان پیغمبر ہیں لیکن کہہ رہے ہیں کہ اللہ ہمیں مسلمان بنا دے اس کا معنی یقیناً یہ ہے کہ ہمیں آئندہ زندگی میں بھی اپنا فرماں بردار بنائے رکھنا۔

آج ہم اپنے آپ کو مسلمان تو بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں لیکن کیا ہم نے کبھی اپنے اسلام اور ابراہیم علیہ السلام کے اسلام کا موازنہ کیا ہے؟ کیا کبھی ہم نے اسلام کا صحیح مفہوم سمجھنے کی کوشش بھی کی ہے؟ قرآن کہتا ہے وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلاَّ مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ''اور کون بے رغبتی کر سکتا ہے ملتِ ابراہیم سے سوائے اُس کے جس نے اپنے نفس کو احمق بنا لیا'' (البقرہ 130)۔ بے وقوفی اور احمقانہ پن یہ نہیں کہ آپ اپنی جان و مال کو اللہ کی خاطر قربان کر دیں بلکہ قرآن کی رو سے اصل نادانی ہی یہ ہے کہ آپ قربانی سے گریز اور حق و باطل کی کشمکش سے فرار کی راہ اپنائیں۔

ابراہیم علیہ السلام نے تو اللہ کی محبت میں تمام دنیاوی محبتوں کو قربان کر دیا تھا۔ انسان کی اعلیٰ ترین خواہشات اور محبتیں اپنے گھر، خاندان، وطن، بیوی بچے اور اپنی جان سے متعلّق ہوتی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام نے ان تمام چیزوں کی قربانی دی جبکہ ہم ان کے مقابلے میں ادنیٰ ترین قربانی دینے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں۔

دین اسلام قربانی مانگتا ہے اگر قربانی اور آزمائش نہ ہو تو کھرے کھوٹے کی تمیز نہیں ہو سکتی اور جب کوئی انسان اللہ کے لیے قربانی دینے کا عزم لے کر اور عزیمت کا راستہ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس بندے کی لاج رکھتا ہے۔ وہ تو ایسا مہربان مالک ہے کہ کوئی اس کی طرف چل کر جائے تو وہ اُس کی طرف دوڑ کر آتا ہے، بندہ ایک بالشت اس کی طرف بڑھے تو وہ مالکِ رحیم ایک بانہہ اُس کی طرف بڑھتا ہے۔ ہم نے یہ کیوں سمجھ لیا ہے کہ اگر ہم مخلص ہو کر اللہ کے لیے قربانی دیں گے تو وہ اللہ ہمیں بے یار و مددگار چھوڑ دے گا بلکہ اللہ کا تو وعدہ ہے کہ إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ ''اگر تم اللہ کی مدد (یعنی اس کے دین کی مدد) کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا'' (محمد 7)۔ اگر آپ اللہ کے لیے دنیاوی محبتیں قربان کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی محبتیں آپ پر نچھاور کر دے گا۔ اگر آپ اللہ کی خاطر دنیا والوں کو ناراض کر دیں گے تو اللہ کی رضا اور آسمانوں اور زمین پر بسنے والے لاتعداد فرشتے اور ان گنت مخلوقات آپ کے لیے دعا گو اور ثنا خواں بن جائیں گی۔ اگر دنیا والے آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیں گے تو اللہ کی مدد فرشتوں کے لشکر کی صورت میں

ابراہیم علیہ السلام کے حاضر و موجود حالات انتہائی پریشان کن، لیکن نتائج کتنے فرحت آفرین تھے! ابراہیم علیہ السلام کا توکل صرف اللہ پر تھا اگر دنیاوی اسباب پر نظر دوڑاتے تو کامیابیوں کے اس پُر خطر راستے کی ایک منزل بھی حاصل کرنا ممکن نہ ہوتا۔

آپ کے شاملِ حال ہو جائے گی۔

اگر آپ دنیا میں اللہ کے لیے پیاس برداشت کریں گے تو جنت میں دودھ اور شہد کی نہروں کے وارث بن جائیں گے اور اگر آپ اپنی جانوں کو جو آپ کی قیمتی ترین متاع ہیں' اللہ کی خاطر قربان کر دیں تو دائمی زندگی اور گناہوں کی بخشش کے حق دار قرار پائیں گے۔ اگر ہم یہ سب قربانیاں دیتے ہیں تو ہم نے کتنی ادنیٰ، فانی اور حقیر چیزوں کو کھو کر کتنی ابدی، بڑی اور حقیقی نعمتوں کو پا لیا۔ تو کیا ہم قربانی دینے کے لیے تیار ہیں؟

سیدنا ابراہیم علیہ السلام جس طرح قربانیاں پیش کرنے میں ہمارے لیے اسوہ ہیں' اسی طرح ان کی قربانیوں کے نتیجے میں انہیں ملنے والے انعامات اور فضیلتیں بھی ہمارے لیے ایک ہمت افزا سبق ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے دنیا والوں کی محبت اور دوستی قربان کی، اللہ نے فرمایا: وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ''اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنا لیا'' (النسا 135)۔ ابراہیم علیہ السلام نے بابل کی اس وقت کی ترقی یافتہ تہذیب اور محلات چھوڑ کر اپنی بیوی اور بچے کو مکہ کے بے آباد اور بنجر علاقے میں بسایا، نتیجتاً بابل کی تہذیب مٹ گئی، محلات کھنڈرات بن گئے اور مکہ کی وادی سے دنیا کی سب سے بہترین تہذیب نے جنم لیا اور مکہ میں قائم خانہ کعبہ جس پر تمام محلات اور گھر قربان ہوں' اسے اللہ نے اتنی عزت دی ہے کہ اسے اپنا گھر قرار دیا اور دنیا کے کروڑوں مسلمان ایک ایک پیسہ جمع کر کے اُس گھر کی زیارت کے لیے تڑپتے ہیں جبکہ بابل کے کھنڈرات میں اُلّو بول رہے ہیں۔ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا پیاس سے ایڑیاں رگڑ رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آبِ زم زم کا چشمہ جاری کر دیا، جو کائنات کا سب سے بہترین اور بابرکت پانی قرار پایا، نیز ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حاجرہ علیہا السلام غریب الوطنی اور بے چینی کی حالت میں صفا و مروہ کے درمیان جو چکر لگا رہی تھیں' اللہ کو ان کی اللہ کی خاطر بے بسی و بے کسی کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس دوڑ کو حج اور عمرے کا رکن بنا دیا، اللہ کی خاطر غریب الوطن اور پریشان حال اللہ کے ان پیاروں کی راہوں کی دھول ہمارے لیے نشانِ منزل قرار پائے۔ اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پر آمادہ و تیار ہوئے تو اللہ نے اسے بھی بچا لیا اور دوسرے بیٹے اسحاق علیہ السلام کی بشارت بھی ساتھ ہی سنا دی۔ اللہ کی توحید کے لیے آگ میں کود پڑے اور اللہ تعالیٰ نے آگ کو گلزار بنا دیا۔

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

ان کی قوم نے تابع داری سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو ساری کائنات کا امام بنا دیا۔ ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں اور پھر کامرانیوں کا موازنہ کیجیے اور بتلائیے کہ ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے کیا کھویا اور کیا پایا.....؟

امام وہ ہوتا ہے جو دوسروں کے لیے اسوہ بن سکے، جس کی زندگی مشعلِ راہ ہو، جس کے پاس بیٹھنے سے آخرت کی فکر پیدا ہو، جس کا کردار اور عمل دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو، جسے دنیاوی سود و زیاں کی کوئی پرواہ نہ ہو، جس کا دل ایثار و محبت کا سرچشمہ ہو، جس کا یقین غیر متزلزل ہو......اور یہ سب باتیں تب ہی ممکن ہیں کہ جب کسی دل میں قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس چیز کو امامت قرار دیا ہے، ابراہیم علیہ السلام کا کردار امامت ہے اور ہم صرف نماز کی امامت پر ہی اکتفا کر بیٹھے ہیں۔ علامہ اقبال نے اس حوالے سے بڑی خوبصورت بات کہی ہے کہ

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

ابراہیم علیہ السلام کے حاضر و موجود حالات انتہائی پریشان کن، لیکن نتائج کتنے فرحت آفرین تھے' ابراہیم علیہ السلام کا توکل صرف اللہ پر تھا اگر دنیاوی اسباب پر نظر دوڑاتے تو کامیابیوں کے اس پُرخطر راستے کی ایک منزل بھی حاصل کرنا ممکن نہ ہوتا۔ یہ ناسازگار حالات آج بھی موجود ہیں۔ کیا کوئی ہے جو کہے کہ ہاں میں بھی کہہ سکتا ہوں

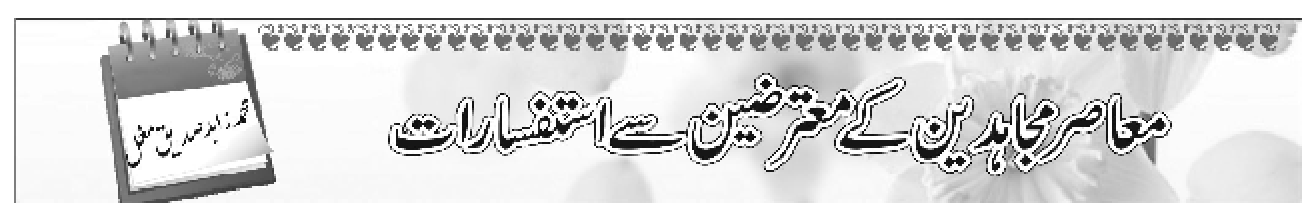
آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا پھر کسی کو کسی کا امتحاں مقصود ہے

اگر آپ دنیا میں اللہ کے لیے پیاس برداشت کریں گے تو جنت میں دودھ اور شہد کی نہروں کے وارث بن جائیں گے اور اگر آپ اپنی جانوں کو جو آپ کی قیمتی ترین متاع ہیں' اللہ کی خاطر قربان کر دیں تو دائمی زندگی اور گناہوں کی بخشش کے حق دار قرار پائیں گے۔

نمرود کے وارث میدانوں میں ہیں، آتشِ نمرود برس رہی ہے، اولادِ ابراہیم صحراؤں اور پہاڑوں میں، قید و بند کی صعوبتوں میں آزمائشوں سے گزر رہی ہے' اللہ تعالیٰ نتائج دے رہا ہے، آگ واپس نمرودیوں پر پلٹ رہی ہے لیکن ہمیں بھی یہ طے کرنا چاہیے کہ ہم کن لوگوں کا ساتھ دے رہے ہیں؟ زمین پر خدائی کے دعوے دار، ورلڈ آرڈر والوں اور ان کے اتحادیوں کے ساتھ یا اللہ کی توحید کے علمبردار اللہ کے بندوں کی صف میں......؟؟؟ قومیت و وطنیت اور نام نہاد تہذیب پر فخر کرنے والوں کے لشکر میں شامل ہیں یا صرف اور صرف اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے مصروفِ عمل......؟؟؟

اے اللہ! ہمیں حق کو سمجھنے اور اُس کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرما! بے شک تو سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆



پچھلے کچھ عرصے میں مجاہدین کی انقلابی و جہادی حکمت عملی (یعنی ریاست کے اندر تغیر ریاست) کے حوالے سے بہت سے خدشات کا اظہار کیا جانے لگا ہے۔ یہاں ہمارا مقصد ان مضامین پر کوئی نقد پیش کرنا نہیں۔ پہلے ان کے پیش گزاروں کے سامنے چند سوالات رکھنا ہے تاکہ معاملے کا دوسرا رخ بھی ان کے سامنے آسکے۔ امید ہے یہ حضرات سوالات کے علمی جوابات فراہم کریں فرمائیں گے۔ دھیان رہے کہ اس سوال نامے کا مقصد نفس موضوع پر اپنی کوئی اصولی رائے بیان کرنا نہیں (کیونکہ اس کے لیے ایک الگ مضمون اور پیرایے کی ضرورت ہے) بلکہ اس کا مقصد جہادی حکمت عملی کے نقادین کے مفروضات کو قبول کرتے ہوئے یہ دیکھنا ہے کہ آیا ان کے فکری منہج سے برآمد ہونے والے درج ذیل مضمرات تضادات (anomalies) کا کوئی تسلی بخش جواب مل سکتا ہے یا نہیں تاکہ ان کی فکری جامعیت سب پر واضح ہو سکے۔

(۱) مجاہدین اور عالمی قوانین کی پاسداری پر

یہ بات علمی (خصوصا لبرل و سیکولر) حلقوں میں زور وشور سے اٹھائی جانے لگی ہے کہ مسلمان ریاستوں نے UNO کے چارٹر کے تحت عالمی قوانین پر دستخط کر رکھے ہیں جن کی رو سے جہادی تحریکات کی جدوجہد شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس دلیل پر درج ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں:

۱۔ کسی غیر شرعی قانون کی شرعی حیثیت کیا ہوتی ہے؟ مثلاً سود ادا کرنے کے قانون کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

☆ کیا ہیومن رائٹس پر مبنی عالمی قوانین شرعی ہیں یا غیر شرعی؟ (۱)

۲۔ کسی غیر شرعی قانون و معاہدے پر دستخط کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا ایسا معاہدہ کرنا شرعاً جائز ہوتا ہے؟

۳۔ کیا کسی مسلمان حاکم کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی رعایا کی طرف سے کسی غیر شرعی و کفریہ قوانین و معاہدوں پر دستخط کرے؟

۴۔ پھر اگر ایسا معاہدہ کر ہی لیا جائے تو کیا کسی غیر شرعی قانون و معاہدے پر عمل کرنا شرعاً واجب ہوتا ہے؟

☆ یعنی کیا غیر شرعی معاہدہ لازم (Binding) ہوتا ہے؟

۵۔ اگر کوئی مسلمان حاکم اپنی رعایا کی طرف سے کسی ایسے غیر شرعی قانون پر دستخط کر دے تو کیا مسلمان عوام ان کی پابندی پر شرعاً مجبور ہوگی؟ کیا معصیت میں حکمرانوں کی اطاعت کرنا لازم ہوتی ہے؟

☆ تاریخی تناظر میں بتایا جائے کہ کیا ہر جگہ عالمی قوانین کی خلاف ورزی پہلے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے کی یا مجاہدین کی؟ اگر امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے کی تو پھر مسلمان ریاستوں اور مجاہدین کو ان قوانین کی دہائی دینے کا کیا مطلب؟

۶۔ کیا 'اسلامی حکومت' اور 'مسلمانوں کی حکومت' ایک ہی شے کے دو نام ہیں یا ان میں فرق ہے؟

☆ کیا 'مسلمان کی کافر حکومت' محال شے ہے؟

☆ ظاہر ہے علما نے ہیومن رائٹس کی جن شقوں کو غیر اسلامی قرار دیا ہے، وہ اب بھی عالمی کفریہ قوانین کا حصّہ ہیں تو کیا ہیومن رائٹس کے واضح کافرانہ قانون کو ماننے اور ان پر دستخط کرنے کے بعد بھی 'مسلمان حکومتیں' اسلامی ہی رہیں؟

☆ کیا اس کافرانہ قانون پر دستخط ثبت کرنا بذات خود کسی ریاست کے غیر اسلامی ہونے کی دلیل نہیں؟

۷۔ لہٰذا دورِ حاضر میں وہ 'اسلامی حکومتُ' ہے ہی کہاں جو مسلمانوں کی طرف سے معاہدہ (وہ بھی غیر شرعی) کرنے کی مجاز ہو اور اس کا کیا گیا معاہدہ مسلمانوں پر لازم ہو؟

۸۔ اسلامی جدوجہد کا مقصد موجودہ سرمایہ دارانہ قانون پر مبنی نظام کی جزوی اصلاح (reform) کرنا ہے یا اسے تبدیل (replace) کرنا؟

☆ اگر مقصد صرف جزوی اصلاحات کرنا ہی ہے تو پھر کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ یہ قانونی نظام اصولاً اسلامی ہی ہے (جو کہ اصلاً نہیں ہے)؟

☆ اور اگر مقصد اسے تبدیل کرنا ہے تو اس قانون کے اندر رہ کر جدوجہد کرنے کا کیا معنی ہوا؟ دنیا کا وہ کون سا قانون ہے جسے 'اپنانے اور اختیار کرنے' کے نتیجے میں وہ تبدیل ہو گیا ہو اور اس قانون پر مبنی نظام تہہ تیغ ہو گیا ہو۔ کیا قانون کے اندر رہتے ہوئے کارروائی کرنے کا مطلب اس قانون کی ابدیت کو ماننا نہیں ہے؟ (۲)

۹۔ بعض علما کرام صرف مجاہدین ہی کے خلاف 'متفقہ فتویٰ' کیوں چھپواتے ہیں:

☆ ایسی کافر ریاست کا 'متفقہ شرعی حکم' کیوں بیان نہیں کیا جاتا جو مسلم علاقوں پر لشکر کشی کر دے؟

☆ ایسے مسلمان حکمران کے بارے میں شریعت کا 'متفقہ حکم' کیوں نہیں بتایا جاتا جو کفار کو معصوم مسلمانوں کے قتل عام کرنے کی اجازت دے (۳) اور اس کے بدلے کے طور پر Friends of Pakistan سے اربوں ڈالر وصول کرے؟

(۲) خودکش حملے کے اطلاق کی بحث پر

جن لوگوں کا خیال ہے کہ خودکش حملہ صرف اسی وقت جائز ہے جب وہ میدان جنگ میں ہو اور اس کا ٹارگٹ تبعاً بھی غیر محاربین نہ ہوں، ان سے سوال ہے کہ:

۱۔ موجودہ جنگی ہتھیاروں کے پس منظر میں میدان جنگ اور میدان امن کے فریق کا تعیّن

کیسے کیا جائے گا؟

الف) موجودہ دور کی جنگی حکمت عملی میں سب سے پہلے اسی چیز کی کوشش کی جاتی ہے کہ دشمن کی سپلائی لائن اور Strategic جگہوں کو توڑا جائے (مثلاً بجلی گھر، پل اور نیٹ ورکنگ کے ادارے وغیرہ تباہ کرنا)۔ کیا یہ چیزیں بھی میدان جنگ کے قدیم تصور میں شامل ہوتی ہیں۔؟ پھر ظاہر ہے اس میں بھی لازماً 'غیر محاربین' ہلاک ہوتے ہیں۔ (ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ بم گرانے سے قبل تمام لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا جائے)، کیا اسلامی فوج کے لیے بھی ایسا کرنا غیر شرعی فعل ہوگا کہ اس میں غیر محاربین ہلاک ہوجاتے ہیں؟

ب) آج کل کے دور میں محارب تلوار لے کر آبادی سے باہر کسی میدان میں تو آتا نہیں، تو کیا اب بھی صرف ایسے ہی فوجی کو مارا جائے گا جو عملاً بندوق اٹھائے ہوا اور دوسرے کسی کو نہیں، چاہے وہ 'میدان امن' میں قائم اپنے آفس میں بیٹھے کمپیوٹر کی مدد سے ہی اصل جنگ کیوں نہ لڑ رہے ہوں؟

ج) اگر دوران جنگ غیر محاربین کا تبعاً مرجانا بھی ہر حال میں غلط ہی ہے تو کیا پھر جدید اسلحہ ترک کر کے مسلمان صرف اور صرف تلوار سے جنگ لڑیں کہ غیر محارب کے مرنے کا احتمال تو تیر چلانے تک میں بھی موجود ہے؟

د) اگر دوران جنگ پاکستانی فوج بھارت پر میزائل چلا دے تو کیا آپ اسے یہی مشورہ دیں گے کہ 'دیکھنا کہیں تمہارا میزائل اور بم کسی غیر محارب کی جان نہ لے؟' اگر ہاں تو پھر ان میزائلوں اور ایٹمی ہتھیاروں کی تعریف و توصیف کے کیا معنی کیونکہ ان ہتھیاروں سے تو ایسی رعایت ممکن ہی نہیں؟

ہ) کیا پاکستانی فوج اس وقت دیر، بونیر، سوات، جنوبی وزیرستان (اور اس سے قبل وانا وغیرہ) میں جو آپریشن کر رہی ہے، وہ وہاں اس باریک فرق کو ملحوظ رکھتی ہے اور کیا اس کے ہاتھوں سیکڑوں غیر محارب نہیں مر رہے؟ سب جانتے ہیں کہ دوران آپریشن وہ معصوم عوام کا قتل کر کے اسے collatral damage کا خوبصورت نام دیتی ہے (۴) تو ایسے فوجی آپریشنز اور ان میں شامل فوجیوں کا شرعی حکم کیا ہے؟

و) امریکہ اور اس کے اتحادی (بشمول پاکستان) اس وقت بغداد، فاٹا، افغانستان، فلسطین وغیرہ پر جہازوں کی مدد سے جو بم گرا رہے ہیں، وہ کس 'میدان جنگ' پر گر رہے ہیں؟ اگر یہ لوگ میدان جنگ اور امن کے قدیم تصورات کی رعایت کرنے کے پابند نہیں تو صرف مسلمان مجاہدین کو ان کی دہائی کیوں دی جاتی ہے؟

۲) درج ذیل کا حکم کیا ہے؟

الف) شریعت میں شب خون مارنے کی جو اجازت موجود ہے، اس کا اطلاق کیا ہے؟

ب) بخاری شریف کی روایت کے مطابق دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دشمن اسلام کعب بن اشرف کو اُس کے گھر میں گھس کر خفیہ طریقے سے قتل کیا گیا (حالانکہ اس وقت مسلمانوں کا مدینہ کے یہود سے معاہدہ بھی تھا)۔ کیا یہ قاتلانہ حملہ میدان جنگ میں کیا گیا تھا؟

۳۔ پھر جو مفکرین موجودہ دستوری و جمہوری پاکستان کو اسلامی قرار دیتے ہیں، ظاہر ہے ان کے مطابق پارلیمنٹ عوام کی نمائندہ ہے اور وہ جو کرتی ہے، اصولاً و قانوناً عوامی خواہشات ہی کا مظہر ہوتا ہے۔

☆ اس وقت پاکستان پر جو امریکی حملے جاری ہیں (اس سے قبل امارات افغانستان پر جو حملے ہوئے) وہ اصولاً ہماری پارلیمنٹ کی اجازت سے ہو رہے ہیں اور پارلیمنٹ محض عوام کی نمائندہ ہے۔ کیا اس منطق سے ساری پاکستانی عوام حربی نہیں ٹھہری کہ وہ ایک حربی کافر کا ساتھ دے رہے ہیں؟ ظاہر ہے پاکستانیوں نے ان امریکی حملوں کے خلاف اتنی چستی بھی نہیں دکھائی جتنی کہ چیف جسٹس کی بحالی کے لیے دکھائی۔

۴۔ جن لوگوں کی رائے یہ ہے کہ خودکش حملے ہر حال میں حرام ہے تو اس کی علت حرمت کیا ہے؟

الف) اگر یہ حرمت اس فعل کے خودکشی ہونے کی بنا پر عمومی ہے اور ہر حال میں ہے تو ۶۵ء کی جنگ میں خودکشی کرنے والے پاکستانی فوجیوں کا حکم کیا ہے؟ راشد منہاس کی خودکشی کو کیا کہا جائے گا؟

ب) اگر یہ حرمت معصوم لوگوں کو مارنے کی وجہ سے ہے تو پھر علت حرمت 'خودکش حملہ' نہیں بلکہ کسی دوسرے انسان کا 'قتل ناحق' ہوئی۔ اس صورت میں خودکش حملے کی تخصیص کیوں کی جاتی ہے؟ جس طرح قتل ناحق خودکش حملے سے حرام ہے، اسی طرح بم بار طیارے اور ہیلی کاپٹر سے بم گرا کر بھی حرام ہے، تو پھر پاکستانی پائلٹ اور فوج پر فتویٰ کیوں نہیں لگایا جاتا؟

۵۔ اگر خود کسی کی علت حرمت اپنی جان لینا ہے اور یہ ہر حال میں حرام ہے، تو جس طرح اپنی جان لینا حرام ہے، اسی طرح بلاوجہ اپنے جسم کے کسی عضو کو کاٹ دینا بھی حرام ہی ہے۔ فرض کریں ایک شخص یہ جانتے ہوئے بھی کہ کسی دوسرے شخص کی جان بچاتے وقت میری ٹانگ یا بازو لازماً کٹ جائے گی، اس کی جان بچا کر اپنی ٹانگ یا بازو کٹوا لیتا ہے تو اس فعل کا شرعی حکم کیا ہوگا؟ اگر یہ جائز ہے تو جس دلیل کی بنا پر یہاں استثنا پیدا کیا گیا ہے، وہی دلیل خودکشی کے لیے کیوں غیر معتبر ہے؟

☆ پھر کیا ایسے حملوں کو 'فدائی حملوں' کی بجائے 'خودکش' کہنا بذات خود ایک مخصوص طرز فکر کی ترجمانی کرنا نہیں ہے؟

۶۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ خودکش حملہ جدید ہتھیاروں (مثلاً ٹینک یا جنگی جہاز) کی عدم دستیابی کی وجہ سے بم دشمن کے علاقے میں پہنچانے کا محض ایک ذریعہ ہے؟ اگر مجاہدین کے پاس بھی جنگی جہاز وغیرہ ہوتے تو کیا انہیں یہ حملے کرنے کی ضرورت پڑتی؟

(۳) بغیر ریاست جہاد پر

جن مفکرین کے خیال میں ریاستی سطح کے علاوہ کسی صورت جہاد جائز ہی نہیں، ان سے سوال ہے کہ:

۱۔ کیا دفاعی جہاد کے لیے بھی یہی شرط عاید کی جائے گی؟ اگر ہاں تو شرعی دلائل اور اقوال فقہا سے اس کی دلیل بتائی جائے۔

☆ دور حاضر میں جاری اکثر و بیشتر جہاد اقدامی ہے یا دفاعی؟

۲۔ کتب فقہ میں شرائط جہاد کے ضمن میں ریاست کا ذکر ملتا ہے یا امیر کا؟

☆ اگر شرط امیر کی ہے تو یہ شرط دور حاضر کے ہر جہاد میں پوری ہوتی ہے یا نہیں، خصوصاً طالبان کے جہاد میں کہ انہوں نے تو ریاست بھی قائم کر دی تھی؟

☆ اگر کہا جائے کہ امیر سے مراد تمام مسلمانوں کا مشترکہ امیر ہے تو اس صورت میں کیا پاکستانی حکومت (بلکہ تمام مسلمان حکومتوں) کا اعلان جہاد بھی غیر معتبر نہیں ہوگا؟ کیوں کہ پاکستان تمام مسلمانوں کی نہیں بلکہ مخصوص جغرافیائی حدود پر قائم ایک قومی ریاست ہی ہے اور اس کے حکمران تمام مسلمانوں کے حکمران نہیں مانے جاتے۔

۳۔ 'جہاد کب لازم ہوگا' یعنی اعلان جہاد کے لیے طالبان کے بجائے پاکستانی ریاست کے حکمرانوں کے اعلان پر اعتبار کیوں ضروری سمجھا جاتا ہے، جبکہ طالبان نے ایک اسلامی ریاست قائم کر کے بھی دکھا دی تھی؟ آخر طالبان کی آواز پر لبیک کہنا کیوں ضروری نہیں؟

☆ کیا فریضہ جہاد کی ادائیگی کے لیے مسلمانوں کو فاسق و فاجر، طاغوتی نظام کے حامی اور استعمار کے ایجنٹ حکمرانوں پر اعتماد کرنا چاہیے؟

☆ کیا اسلام قومی اور وطن پرستانہ ریاستوں کے قیام و بقا کا حامی ہے؟

☆ پھر جن مفکرین کے خیال میں اعلان جہاد کی اصل ذمہ داری پاکستانی حکومت پر ہے، کیا انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے؟ کیا نائن الیون کے بعد پاکستان کھل کر مکمل طور پر استعمار کی ایک باج گزار ریاست کے طور پر سامنے نہیں آ گیا؟

۴۔ پاکستان سمیت دیگر مسلم ممالک جن عالمی قوانین کے پابند ہیں، ان میں واضح طور پر درج ہے کہ مذہب کے لیے کوئی جنگ نہیں لڑی جائے گی اور جہاد تو ہوتی ہی مذہبی جنگ ہے تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ مسلمان ریاستیں اس قانون پر دستخط کر کے جہاد کی منکر ہو چکیں؟ کیا اس کے بعد بھی وہ 'اسلامی ریاستیں' کہلانے کی مستحق رہتی ہیں؟

۵۔ چنانچہ وہ 'اسلامی ریاست' ہے کہاں جو جہاد کا اعلان کرے گی؟ اب سوال یہ ہے کہ جب اسلامی ریاست سرے سے موجود ہی نہ ہو یا وہ اتنی بزدل ہو کہ کفر کے غلبے کے مقابلے میں ذلت کی زندگی کو شہادت پر ترجیح دینے لگے یا کفر کی آلہ کار بن چکی ہو تو ایسی صورت میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و جور کا مداوا کیا ہو؟ نیز اسلامی حکومت کے لیے کیا کیا جائے؟

۶۔ عدم یا انہدام ریاست کے جواب میں:

الف) اگر کہا جائے کہ مسلمانوں کو اسلامی ریاست قائم یا بحال کر کے پھر جہاد کرنا چاہیے تو سوال یہ ہے کہ جب عدم وانہدام اسلامی ریاست کی وجہ غلبہ کفر تھا اور بقول آپ کے بغیر جہاد اسلامی ریاست قائم ہو چکی (یعنی کفر مغلوب ہو گیا) تو پھر جہاد کس لیے کیا جائے گا؟ جہاد کا مقصد کفر کی مغلوبیت ہی تو تھی؟ پھر انقلابی جدوجہد کیے بغیر اسلامی ریاست کیسے قائم ہوگی؟

ب) اگر کہا جائے کہ مسلمانوں کو پرامن جمہوری طریقوں سے تعمیر ریاست کی جدوجہد کرنی چاہیے تو سوال یہ ہے کہ جمہوری و دستوری طریقے سے آج تک کون سی اسلامی ریاست قائم ہو سکی ہے؟ اسلامی ریاست تو درکنار، کیا خود جمہوری ریاستیں دنیا میں جمہوری طریقے سے کہیں قائم ہو سکی ہیں؟ اگر ایسا ہی تھا تو امریکہ، برطانیہ، فرانس، چائنہ، روس وغیرہم کے خونی انقلابات کی ضرورت کیوں پڑی (۵) کیا جمہوریت مسلمانوں کی تاریخ وعلمیت سے خود بخود برآمد ہوئی یا جمہوری ادارے استعمار نے ان پر بالجبر مسلط کیے؟

ج) اگر کہا جائے کہ ایسی جگہیں جہاں غلبہ کفار کی وجہ سے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، انہیں وہاں سے ہجرت کر جانا چاہیے تو سوال یہ ہے کہ یہ حکم کس شرعی دلیل اور منطق سے اخذ کیا گیا ہے کہ جب حملہ آور کافر بذریعہ قوت اسلامی ریاست تباہ کر کے اس پر قابض ہو جائے تو مسلمانوں کو اپنی ریاست پلیٹ میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کر کے خود وہاں سے نکل جانا چاہیے؟ کیا کسی باغیرت قوم کے لیے ایسا کرنا ممکن ہو سکتا ہے؟ اور پھر ہجرت کر کے جائیں تو کہاں جائیں، جب کہ تقریباً ہر مسلم ریاست ہی سرمایہ دارانہ قانون پر مبنی قوم پرستانہ ریاست بن چکی ہو؟

۷۔ یہ بات درست ہے کہ جہاد (خصوصاً اقدامی جہاد) کا درست ترین طریقہ کسی اسلامی ریاست کے ماتحت ہونا ہی ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ جب اسلامی ریاست ہی مفقود ہو تو ان حالات میں کیا کرنا چاہیے؟ کیا درست طریقہ میسر نہ ہونے کا بہانہ بنا کر مقاصد الشریعہ کے فوت ہوتے رہنے کو قبول کر لیا جائے؟ درج ذیل کا حکم کیا ہے؟

الف) عوام کی جان و مال کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے، مگر حکومتی اداروں کی نااہلی کی بنا پر عوام الناس نے اپنی حفاظت کے لیے پرائیویٹ سیکورٹی کا بندوبست کر رکھا ہے۔ کیا یہ ناجائز ہے؟

ب) نظام قضا کا قیام حکومت کی ذمہ داری ہے، مگر حکومت کی عدم توجہ کے باعث علما نے نجی سطح پر یہ کام جاری کر رکھا ہے۔ کیا یہ بھی شرعاً ناجائز ہے؟

ج) مساجد کا انتظام بھی اسلامی ریاست کی اہم ذمہ داری ہے، مگر حکومت کی نالائقی کی بنا پر اب مسجد کمیٹی کی بنیاد پر یہ کام ہونے لگا ہے۔ کیا مسلمانوں کا اس طریقے سے نماز کا بندوبست کرنا شرعاً جائز ہے؟ (جب کہ اس انتظام میں بھی بہت سی خامیاں موجود ہیں)

د) علوم اسلامیہ کی ریاستی سرپرستی ختم ہو جانے کے بعد علما نے نجی سطح پر ان کی حفاظت کے لیے مدارس کا جال بچھا دیا۔ کیا یہ انتظام شرعاً ناجائز ہے؟

ھ) راسخ العقیدہ علما کے اس فتوے کے باوجود کہ جاندار کی تصویر حرام ہے، انہی علما کا یہ کہنا کہ حالات کے تقاضوں کے تحت مجبوراً دفاع اسلام کے لیے ٹی وی پر آنا جائز ہے۔ کیا آپ کے نزدیک یہ بات بھی شرعاً ناجائز ہے؟ اگر نہیں تو جہاد کے لیے ایسی رخصت کیوں نہیں نکل سکتی؟

۸۔ یہ بات بھی درست ہے کہ قتل کی صورت میں فرد کو خود قصاص لینے کے بجائے صبر کرنا چاہیے، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ریاست نہ صرف یہ کہ قتل کرنے والوں سے اغماض کرنے کو اپنی مستقل پالیسی بنا لے بلکہ ان کی پشت پناہی بھی کرے تو پھر فرد کو کیا کرنا چاہیے؟

۹۔ کیا یہ بات فاتر العقلی نہیں کہ ایک طرف تو ریاست نصیحت و اصلاح نہیں بلکہ پوری ریاستی قوت و جبر کے ساتھ کسی نظام باطل کے استحکام و پھیلاؤ میں مصروف عمل ہو مگر اس کا مقابلہ کرنے والے محض نصیحت کو کافی سمجھتے رہیں؟ کیا جہاں اصلاح کے لیے قوت کی ضرورت ہے، وہاں محض نصیحت سے کام چل سکتا ہے؟ انسانی زندگی کی وہ کون سی صف بندی ہے جو محض نصیحت کی بنیاد پر قائم رہ سکتی ہے؟ (۶)

(۴) فرضیت جہاد کی علت پر

جن مفکرین کے خیال میں جہاد کی علت کفر و شرک نہیں بلکہ ظلم ہے ان سے سوال ہے کہ:

۱۔ شرعاً عدل وظلم سے کیا مراد ہے؟

☆ کیا ماورائے اسلام عدل وظلم کی کوئی تعریف کرنا ممکن ہے؟ اگر ممکن ہے تو وہ تعریف بیان کردی جائے۔

۲۔ کیا قرآن کی رو سے کفر وشرک اپنی تمام تر تشریحات میں ظلم کی تعریف میں شامل ہیں یا نہیں؟ اگر شامل ہیں تو کفر وشرک کو علتِ جہاد سے مستثنیٰ کیسے کیا جاسکتا ہے؟

☆ کیا کفر وطاغوت پر مبنی نظامِ اجتماعی بذاتِ خود اس کے ظلم ہونے کی دلیل نہیں ہے؟

☆ کیا اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایسے نظامِ اجتماعی کے قیام وابدی بقا کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

☆ اگر کفر وطاغوت پر مبنی نظام نوعِ انسانی پر مسلط ہو تو کیا اس کے خلاف جہاد کرنا لازم ہوگا یا نہیں؟

۳۔ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ قرونِ اولیٰ میں کسی علاقے پر حملہ کرنے سے پہلے اسلامی فوج کفار کو تین میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیتی ہے: (الف) اسلام قبول کرلو (ب) غلبہ اسلام قبول کرکے چھوٹے ہوکر جزیہ دینے پر راضی ہوجائے یا (ج) جنگ کرو۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ غلبہ کفر فرضیت جہاد کی علت میں شامل ہے؟

☆ کیا کہیں ایسا بھی ہوا کہ اسلامی فوج نے ان تین کے علاوہ محض 'ظلم' ختم کرنے کے آپشن پر جنگ بندی کا اعلان کیا ہو؟

☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ 'ظلم' نہ کہ کفر علت جہاد قرار دینے کا مقصد جدید مفکرین کی پیروی کرتے ہوئے اسلام کو دورِ حاضر کے نام نہاد مہذب عالمی قوانین کے مطابق ثابت کرنا ہے' جن کے مطابق مذہبی جنگ بربریت کی علامت ہے؟ (۷)

۴۔ جہاد کا مقصد کفر کی مغلوبیت ہوتی ہے یا اس کا سرے سے مکمل خاتمہ؟ اگر مقصد مغلوبیت ہوتی ہے تو یہ کہہ کر کہ 'اسلام کفر کو ختم نہیں کرنا چاہتا' کفر کو علت جہاد سے نکالنے کے کیا معنی ہوئے؟

☆ کیا جہاد کسی ایک فرد کے خلاف ہوتا ہے یا کسی باطل نظامِ اجتماعی اور اس کے سرکردہ افراد کے خلاف؟

☆ اگر ایک فرد سے نہیں ہوتا تو پھر علت جہاد میں متعدی ولازم کی تخصیص کرکے کفر کو علت جہاد سے کیسے نکال دیا گیا؟

۵۔ قرآنی آیات: قاتلوهم حتى لا تكون فتنة و يكون الدين كله لله نیز حتی یعطو الجزية عن يدو هم صاغرون کے مطابق جہاد کا مقصد ومنتہا کیا قرار پاتا ہے؟

۶۔ پھر علت کفر کی ساری بحث کا مجاہدین کی جدوجہد کے عدم جواز سے کیا تعلّق ہے؟ کیا اس وقت جو نظام نافذ العمل ہے' وہ 'متعدی ظلم' ہے یا نہیں؟

حواشی:

۱۔ خود مولانا زاہد الراشدی صاحب نے اپنی تحریروں میں متعدد عالمی قوانین کا غیر شرعی و قرآن وسنت کے منافی ہونا واضح کیا ہے۔

۲۔ درحقیقت ناقدین مجاہدین اور مجاہدین کے درمیان بنیادی اختلاف ہی اسی نقطے پر ہے کہ موجودہ نظام کی حیثیت کیا ہے، نیز اس میں کس قسم کی اور کتنی تبدیلی درکار ہے۔ ناقدین چونکہ موجودہ نظام کی ہمہ گیریت سمجھتے ہیں لہٰذا:

☆ وہ موجودہ نظام کی جزوی اصلاح کے قائل ہیں اور ان کے خیال میں پرامن اور اصلاحی سیاست (reformist politics) کے ذریعے اس نظام کی اسلامی اصلاح کرنا ممکن ہے۔

☆ اسی لیے یہ طبقہ نافذ العمل قانون سے ماورا ہر قسم کی انقلابی جدوجہد وصف بندی کا مخالف ہے (ان کے خیال میں صرف وہی جدوجہد شرعاً جائز ہے جس کی نافذ العمل قانون اجازت دیتا ہو، گویا اب شرعی وغیر شرعی کا فیصلہ سرمایہ دارانہ قانون کی روشنی میں ہوگا)۔

اس کے مقابلے میں انقلابیوں اور مجاہدین کا بنیادی مقدمہ ہی یہ ہے کہ:

☆ نافذ العمل نظام اور قانون جاہلیّت خالصہ ہیں اور

☆ ان میں جزوی اصلاحات کی نہیں بلکہ مکمل تبدیلی کی ضرورت ہے۔

☆ لہٰذا نافذ العمل قانون سے ماورا جدوجہد وصف بندی عمل میں لانا منطقی لازمہ ہے۔

درحقیقت کسی نافذ العمل نظام (جسے ہم status quo کہہ سکتے ہیں) میں تبدیلی لانے کے لیے برپا کی جانے والی جدوجہد کی نوعیت، اس کا طریقہ کار اور نافذ العمل قانون کے بارے میں رویے کا انحصار درج ذیل باتوں پر ہوتا ہے:

اولاً) مطلوبہ تبدیلی کی نوعیت: یعنی آپ کس قسم کی تبدیلی لانا چاہتے ہیں، موجودہ نظام کو برقرار رکھتے ہوئے اور اس کے اندر رہتے ہوئے اس کی غلطیوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں یا آپ کا مقصد اس کی جگہ کوئی دوسرا نظام قائم کرنا ہے۔

دوئم) مطلوبہ تبدیلی کی ہمہ گیریت: اگر آپ نظام کی اصلاح چاہتے ہیں یا اسے تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو کس حد تک، یعنی اس اصلاح یا تبدیلی کا مقصد انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر اثر انداز ہونا ہے یا کہ چند ایک پر۔

چنانچہ جو شخص موجودہ نظام کو جتنا حق سمجھتا ہوگا، اتنا ہی وہ اس کے اندر رہنے اور اس کی اصلاح کا بھی قائل ہوگا، اسی قدر وہ نافذ العمل قانون کے دائرے کے اندر رہنے کی بات بھی کرے گا اور اسی نسبت سے کسی انقلابی جدوجہد کے باطل ہونے پر بھی مصر ہوگا۔ اس کے برعکس جس شخص کا تصور تبدیلی جتنا زیادہ ہمہ گیر ہوگا، وہ statusquo سے اتنا ہی دور ہوگا، اسی قدر وہ انقلابی جدوجہد کا بھی قائل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

۳۔ ڈیلی ٹائمز کی ایک خبر کے مطابق اب تک کیے گئے حملوں میں تیرہ اہم طالبان سمیت سات سو بے گناہ مسلمان شہید ہوچکے ہیں۔

۴۔ فوج کے ہاتھوں اسی قسم کے نقصانات کے بدلے کے طور پر ہی حکومت پاکستان نے سوات وغیرہ کے علاقے کے لیے ایک ارب روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

۵۔ قیامِ جمہوریت کے لیے کیے جانے والے ظلم وبربریت کی تفصیلات کے لیے دیکھیے: Michael Man کی کتاب The Dark Side of Democracy۔ آج بھی عراق، افغانستان اور پاکستان وغیرہ میں جمہوری اقدار کی حفاظت وفروغ کے لیے قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے۔ (بقیہ صفحہ ۳۵ پر)



''گراؤنڈ زیرو' (جسے تہذیب مغرب کی لحدِ اول کا عنوان بھی دیا جاسکتا ہے) کفری سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کی دم واپسی کا منظر پیش کر رہا ہے اور اللہ کے باغی امریکی ابھی معرکہ واشنگٹن و نیویارک (نوگیارہ) کے زخموں کو چاٹ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک 'ابابیل' کے ذریعے ابرہۂ عصر کے قلب پر ایک اور 'کنکری' برسانے کا انتظام فرما دیا۔ بلاشبہ سچ فرمایا اللہ رب العزت نے کہ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئاً أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ''اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے'' (سورہ یٰسین: آیت 82)

''فورٹ ہڈ'' سب سے بڑا امریکی آرمی تربیتی مرکز ہے جو کہ امریکی جنوبی ریاست ٹیکساس میں واقع ہے۔ 339 مربع میل پر پھیلے اس آرمی بیس پر ہر وقت 70 ہزار سے زاید فوجی رہ سکتے ہیں۔ میجر حسن نضال اور ان کے دو ساتھیوں نے فورٹ ہڈ ملٹری بیس میں امریکی فوجیوں پر فائرنگ کرکے 13 فوجیوں کو مردار جبکہ 31 کو شدید زخمی کر دیا۔ (یہاں مغربی میڈیا اور اُس کے پیروکار مسلمان ممالک کے ذرائع ابلاغ کے ہاں اپنا عقل وفہم رہن رکھ دینے والے' ان حقائق کو بھی مدنظر رکھیں) کہ کس طرح واقعات کو اُن کے حقیقی رنگ میں پیش کرنے کی بجائے اُنہیں اپنی مرضی ومنشا اور ''بالائی احکام'' کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔

> کفری اور طاغوتی نظام میں رہ کر اپنی آخرت کو خراب کرنے والوں کے لیے نجات و فلاح کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ ان ممالک پر حتی الوسع تباہی مسلط کرنے کی منصوبہ بندی کریں اور ایسی کارروائیاں کریں کہ ان ممالک میں قائم نظام شیطنت کی بنیادیں ہل جائیں۔

اس واقعہ کے فوراً بعد ساری دنیا کے سامنے فورٹ ہڈ اکیڈمی کے ترجمان لیفٹیننٹ جنرل باب کون اور اکیڈمی کے بیس کمانڈر نے کہا کہ ''فائرنگ کرنے والے تین افراد تھے' جن میں ایک جوابی کارروائی میں مارا گیا اور 2 گرفتار کر لیے گئے''۔ لیکن کچھ ہی گھنٹوں بعد ایک نیا پیترا بدلا گیا اور کمال مکاری سے پہلے بیان کے بالکل برعکس' یہ بتایا گیا کہ ''حملہ آور ایک ہی تھا' جو کہ فائرنگ کے تبادلے میں زخمی ہو گیا ہے' اُسے پولیس مین مارک ٹاڈ نے تھوڑی جدوجہد کے بعد گرفتار کرلیا' وہ ہماری تحویل میں زیرعلاج ہے''۔ جبکہ عینی شاہدین کے مطابق جمعرات 5 نومبر کو میجر حسن نضال اور اُن کے 2 ساتھیوں نے مقامی وقت دن ایک بج کر 30 منٹ کے قریب فورٹ ہڈ آرمی بیس میں دخل ہو کر دو اطراف سے فائرنگ کی۔ فائرنگ کا واقعہ اُس جگہ پیش آیا جہاں افغانستان وعراق جانے والے 3 سے 4 سو فوجی طیارے پر سوار ہونے سے قبل اپنے دانتوں اور آنکھوں کا معائنہ کروا رہے تھے'۔ حسن نضال وہاں موجود فوجیوں کی جوابی فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہو گئے اور باقی ماندہ دو افراد میں سے ایک شہید ہو گئے جبکہ دوسرے کو بھی گرفتار کرلیا گیا لیکن بعد میں حسن نضال کے علاوہ اُن دونوں افراد کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا' یہی باور کرایا گیا کہ حملہ آور ایک ہی تھا۔

مسلم سرزمینوں کو اپنی غارت گری کا نشانہ بنا کر خون خون کر دینے والے صلیبیوں کے' اپنے گھر میں گری چند لاشیں دیکھتے ہی' کس طرح ہاتھ پاؤں پھول گئے' اُن کی سٹی گم ہو گئی اور ہوش وحواس کھو بیٹھے۔ ٹیکنالوجی اور جدید ذرائع کے دعوے دار لشکروں کے سردار کس طرح باؤلے پن کی انتہا کو پہنچ گئے' اس کا اندازہ لیفٹیننٹ جنرل باب کون کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''ابتدائی کارروائی کے بعد اس قدر کنفیوژن پھیلی کہ فوج کے خصوصی کمانڈوز یونٹیوں کو یہ پتا چلانا مشکل ہو گیا کہ واردات میں میجر حسن اکیلا تھا یا کوئی اور بھی اس کی معاونت کر رہا تھا''۔ کفار کا یہ مستقل وطیرہ ہے کہ اپنے نقصانات کو کم سے کم ظاہر کرتے ہیں۔ اسی کذب بیانی کا اعادہ یہاں بھی کیا گیا۔ ذہن یہ تسلیم کرنے سے قاصر ہے کہ صرف ایک فرد ہاتھ میں دو پستول لیے' فوجی اڈے میں داخل ہوا اور اندھا دھند فائرنگ کردے' جس کے نتیجے میں 13 افراد ہلاک جبکہ 31 زخمی ہو جائیں۔ اپنی خفت وشرمندگی کو مٹانے کے لیے صرف ایک فرد کو ہی اس واقعہ میں ملوث ظاہر کیا گیا اور باقی دو افراد کے ذکر کو اس سارے منظر سے سرے سے غائب ہی کر دیا گیا۔

حسن نضال کے آباؤ اجداد کا تعلّق فلسطینی علاقے البیرہ سے ہے' اُن کے والدین 1962 میں امریکی ریاست ورجینیا میں آ کر آباد ہوئے۔ میجر ندال کی پیدائش ورجینیا میں 1970 میں ہوئی۔ انہوں نے بائیوکیمسٹری میں گریجویشن کی اور 2001 میں یونیفارمڈ ہیلتھ سائنسز یونیورسٹی سے میڈیکل کی ڈگری حاصل کی۔ وہ PREVENTIVE AND DISASTER PSYCIATRY فیلڈ کے ماہر ڈاکٹر ہیں' جسے اپنی اصطلاح میں ہم ماہر نفسیات کہہ سکتے ہیں۔ رواں برس جولائی میں ہی ان کا تبادلہ ٹیکساس کے فوجی اڈے پر کیا گیا تھا۔ قبل ازیں وہ دارالحکومت واشنگٹن میں والٹر ریڈ آرمی میڈیکل سینٹر میں تعینات تھے۔

والٹر ریڈ آرمی ٹیچنگ ہسپتال میں حسن نضال اپنی باری پر پریزینٹیشن دے رہے تھے۔ ان کو سائیکالوجی سمیت میڈیکل سائنسز کا کوئی بھی موضوع منتخب کرنے کی اجازت تھی' اس پریزینٹیشن میں 30 سے زاید ماہر نفسیات اور دیگر شعبوں سے متعلقہ ڈاکٹرز موجود تھے۔ حسن نضال نے 50 سلائیڈز کی مدد سے ایک گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ پورے ساٹھ منٹ میں انہوں نے میڈیکل سائنس پر ایک لفظ بھی نہیں بولا۔ انہوں نے سلائیڈز کی مدد سے فدائی بم باروں کی بات کی' اسلام کے بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالی۔ آخری سلائیڈ کے اختتامی الفاظ تھے ''ہم موت سے اس سے زیادہ

محبت کرتے ہیں جتنی تم زندگی سے کرتے ہیں'۔

والٹر ریڈ آرمی میں حسن نضال کے ساتھ کام کرنے والے ڈاکٹروں کا اُن کے خیالات اور رجحانات کے بارے میں کہنا تھا کہ ''حسن نضال' متشددانہ خیالات کا مالک تھا، جب وہ سب ڈاکٹر ز میڈیکل کے معاملات پر بات چیت کرتے تو حسن نضال قرآنی آیات کے حوالوں سے بات کیا کرتا تھا''۔اُن کا کہنا تھا کہ حسن نضال کہا کرتا تھا کہ ''اسلام کو نہ ماننے والے جہنمی ہیں اور انہیں مرنے کے بعد آگ میں جلنا پڑے گا۔تمام کفار کی گردنیں اتار دینی چاہئیں اور اُن کے کٹے ہوئے گلوں میں کھولتا ہوا تیل ڈالنا چاہیے''۔اُن کے کلاس فیلوز نے صحافیوں کو بتایا کہ ایک مرتبہ ماحولیات اور انسانی صحت کے موضوع پر ہونے والے سیمینار میں نضال نے عراق جنگ کے خلاف تقریر شروع کر دی اور کہا کہ ''یہ اسلام کے خلاف جنگ ہے جسے وار آن ٹیرر کا نام دے دیا گیا ہے''۔

انہوں نے سلائیڈز کی مدد سے فدائی بم باروں کی بات کی، اسلام کے بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالی۔ آخری سلائیڈ کے اختتامی الفاظ تھے ''ہم موت سے اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں جتنی تم زندگی سے کرتے ہیں''۔

حسن کے پڑوس میں رہنے والے ''ٹوم فیرس''(Tom Faris) کا کہنا تھا کہ ''اس نے فائرنگ کا فیصلہ کرلیا تھا اور اس نے بیس پر جانے سے پہلے اس کو قرآن کا نسخہ دیا اور کہا کہ وہ بڑا کام کرنے جا رہا ہے''۔کارروائی کے دن نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد اپنے ساتھیوں اور احباب سے مصافحہ کیا اور ان سے اپنے سابقہ کسی بھی نازیبا عمل کی معافی مانگی۔حسن ندال نے اپنے ساتھی نمازیوں سے کہا کہ ''وہ ایک لمبے سفر پر جا رہے ہیں اور شاید وہ کل یہاں نہ ہو''۔ذرائع کے مطابق حملہ کرتے وقت حسن نضال نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فائرنگ شروع کر دی''۔مقامی مسجد کے ایک سابق امام کا یہ کہنا ہے کہ ''اس نے اپنی ہونے والی بیوی کی صفات کچھ اس قدر سخت بیان کی تھیں کہ ان کا میرج بیورو اس کی مدد کرنے میں اب تک ناکام رہا تھا''۔

امریکی تحقیقاتی ادارے حسن نضال کے مالی معاملات سمیت ''شدت پسندوں'' سے اُن کے روابط کے بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں۔ان اداروں کے مطابق غیر شادی شدہ حسن نضال کی آمدنی 90 ہزار ڈالرز سالانہ تھی جبکہ وہ ایک ایسے تنگ فلیٹ میں رہائش پذیر تھے' جس کا کرایہ 3 سو ڈالر ماہانہ ہے، اُن کے زیر کفالت کوئی فرد نہیں تھا۔لہٰذا حسن نضال باقی ماندہ رقوم ''شدت پسندوں'' کی مدد کے لیے استعمال کرتے تھے۔اُن کی طرف سے پاکستان میں رقوم کی ترسیل کے ریکارڈ بھی ملے ہیں۔حسن نضال یمن کے معروف مجاہد عالم انور العلوقی سے متاثر تھے۔اس بات کا اظہار شیخ انور العلوقی نے بھی کیا ہے کہ ''وہ ایک باضمیر جوان ہے جو اس تضاد کو گوارا نہ کر سکا کہ وہ ایک مسلمان ہوتے ہوئے ایک ایسی فوج کا ملازم ہو جو اس کے اپنے لوگوں کے خلاف نبرد آزما ہے۔اسلامی نقطۂ نظر سے اگر کسی مسلمان کے لیے امریکی فوج میں شمولیت کی کوئی صورت ہوسکتی ہے تو وہ اسی نیت کے ساتھ کہ نضال جیسے جوانوں کے نقشِ قدم پر چلا جائے''۔

امریکی میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے یہ کارروائی باعثِ تشویش ہونے کے ساتھ ساتھ 'باعثِ ندامت' بھی بن گئی۔امریکی مسلمانوں کی تنظیم ''کونسل فار امریکن مسلم ریلیشن'' (CARE) کے جنرل سیکرٹری ابراہیم ہوپر کا کہنا تھا کہ ''امریکی تفتیش کاروں کو اب بھرپور حق حاصل ہے کہ وہ تحقیقات کریں لیکن اس نکتے کو بھی مدنظر رکھیں کہ ایک مسلمان نام والے امریکی فوجی کی جانب سے کیے جانے والے غلط اقدام کو پوری مسلمان قوم سے منسلک کیا جانا درست طرزِ عمل نہ ہوگا''۔کمیونٹی سنٹرز میں ''آئمہ'' نے خطبات میں اس واقعہ کے حوالے سے کہا ''ٹیکساس فائرنگ کے واقعے کو مسلمانوں سے نہیں جوڑا جانا چاہیے کیونکہ میجر حسن نضال امریکی فوج کا ایک رکن ہے اور اس کی جانب سے کی جانے والی کارروائی اس کی قنوطیت اور ذہنی انتشار کا سبب ہے نا کہ مسلمانوں کی جانب سے امریکیوں کے خلاف کوئی سازش''۔CARE کی جانب سے ٹیکساس کے واقعے پر جمعہ 6 نومبر کو امریکہ بھر کی مساجد میں ''یوم دعا'' منایا گیا اور امریکہ کے باشندوں سے اتحاد و یک جہتی کی دعا کی گئی۔اقبال مرحوم نے اِنہی لوگوں کے بارے میں کہا تھا کہ

؎ عصر حاضر ہے تیرا ملک الموت کہ جس نے
قبض کی روح تیری' دے کے تجھے فکرِ معاش

اسی فکرِ معاش اور ''پیٹ بھرو'' سوچ کا نتیجہ ہے کہ طاغوتِ اکبر کے نظام تلے زندگی گزارنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی۔یہ اپنے آپ کو امتِ مسلمہ کا حصّہ بھی قرار دیتے ہیں اور پھر دنیا بھر میں امت کے جسم کو زخم زخم کرنے والے صلیبیوں کے ممالک میں تعیّشات کی زندگی کے بدلے صلیبیوں کے ہم رکاب وہم پیالہ بننے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔''حب الدنیا و کراھیة الموت''یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک کے الفاظ میں ''وھن'' کی بیماری ان کے قلوب واذہان کو مکمل طور پر ناکارہ بنا کر انہیں 'نفسِ امّارہ' کے سپرد کر چکی ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد ''میں ہر اُس شخص سے بری الذمہ ہوں جو کفار کے درمیان رہتا ہے'' کے باوجود اپنی زندگیوں کو لہو ولعب اور عیش وعشرت کی خاطر کفار کے ممالک میں گزار دینے والوں کا حسن نضال کی کارروائی کے بارے میں ایسا ردِعمل ہونا فطری عمل ہے۔فطرتِ سلیم کو گنوا دینے اور 'فطرت خبیث' کو اپنا لینے کے بعد حسن نضال کی مذمت نہ کی جاتی تو اچنبے اور حیرانگی کی بات تھی!

حسن نضال کے اس عمل نے امریکی وصلیبی ممالک میں موجود مسلمانوں کو بالعموم اور ان ممالک کی افواج میں موجود ''مسلمانوں'' کو بالخصوص (یاد رہے 10 ہزار ''مسلمان'' امریکی فوج میں ''فرائض'' سرانجام دے رہے ہیں) یہ واضح پیغام دیا ہے کہ کفری اور طاغوتی نظام میں رہ کر اپنی آخرت کو خراب کرنے والوں کے لیے نجات وفلاح کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ ان ممالک پر حتی الوسع تباہی مسلط کرنے کی منصوبہ بندی کریں اور ایسی کارروائیاں کریں کہ ان ممالک میں قائم نظامِ شیطنت کی بنیادیں ہل جائیں۔حسن نضال نے ان سب کو ایک راستہ دکھا دیا ہے، ذلتوں سے نکلنے اور دنیا وآخرت کی کامرانیوں اور فلاح وفوز کا راستہ!

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)



وہ ایک باضمیر جوان ہیں جو اس تضاد کو گوارا نہیں کر سکے کہ وہ مسلمان ہوتے ہوئے ایک ایسی فوج کے ملازم ہوں جو ان کے اپنے لوگوں کے خلاف نبرد آزما ہے۔ یہ ایک ایسا تضاد ہے جسے کئی مسلمان ایسے نظر انداز کرتے ہیں جیسے کہ یہ سرے سے موجود ہی نہ ہو۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والا کوئی غیرت مند مسلمان امریکی فوج کے ملازم کی حیثیت سے نہیں رہ سکتا۔ امریکہ مبینہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا سرغنہ ہے جو کہ دراصل اسلام کے خلاف جنگ ہے۔ اس کی فوج دو مسلم ممالک پر براہِ راست حملہ آور ہے اور باقی مسلم دنیا پر اپنے کٹھ پتلیوں کے ذریعے قابض ہے۔

نضال حسن نے ان فوجیوں کو نشانہ بنایا جو افغانستان اور عراق میں تعینات ہونے جا رہے تھے ان کے اس اقدام کے اخلاقی جواز کے بارے میں کیونکر بحث ہو سکتی ہے؟ شریعت کی رو سے اگر کسی مسلمان کے لیے امریکی فوج میں شمولیت کی کوئی صورت ہو سکتی ہے تو وہ اسی نیت کے ساتھ کہ نضال جیسے جوانوں کے نقشِ قدم پر چلا جائے۔

نضال حسن کے دلیرانہ اقدام نے امریکہ میں بسنے والے مسلمانوں کو ایک دوراہے پر کھڑا کر دیا جہاں ان کا مؤقف یا تو ان کو اسلام کا غدار ظاہر کرے گا یا ان کی اپنی قوم (امریکہ) کا۔ اکثر ان میں سے پہلی صورت کا انتخاب کر رہے ہیں۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تنظیمیں کمزور مؤقف کے ساتھ اسلام کے اس عظیم فرزند کے اقدام کی مذمت کر رہی ہیں۔

اس حقیقت سے کوئی اختلاف نہیں کر سکتا کہ امریکی فوج کے خلاف لڑنا ایک فریضہ ہے۔ کوئی عالم دین بھی ان واضح دلائل کو نظر انداز نہیں کر سکتا کہ آج مسلمانوں کا نہ صرف حق ہے بلکہ ان پر فرض ہے کہ وہ امریکی استبداد کے خلاف لڑیں۔ نضال حسن نے ان فوجیوں کو قتل کیا ہے جو افغانستان اور عراق کے لیے تعینات ہونے جا رہے تھے تاکہ مسلمانوں کا قتلِ عام کریں۔ وہ امریکی مسلمان جنھوں نے نضال کے اقدام کی مذمت کی ہے دراصل انھوں نے امتِ مسلمہ کے خلاف غداری کا ارتکاب کیا ہے اور منافقت کا شکار ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً o الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعاًo

''منافقین کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔ وہ لوگ جو اہل ایمان کو چھوڑ کر کفار کو اپنا دوست اور مددگار بناتے ہیں، تو کیا وہ ان سے عزت کے متلاشی ہیں؟ بے شک عزت تو صرف اللہ ہی کے لیے ہے''۔(النساء، ۱۳۸۔۱۳۹)

امریکہ میں بالخصوص اور مغرب میں بالعموم سکونت اختیار کرنے والے مسلمانوں کے لیے وہاں کے ماحول میں جو غیر موافقت موجود ہے وہ انہیں ابھارتی ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے وہاں سے ہجرت کریں۔ ایسے ماحول میں جو مسلمانوں کے ساتھ دشمنی میں بڑھتا جا رہا ہے، اسلام کو تھامے رکھنا ممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی نضال کو صبر و استقامت عطا فرمائیں اور ہم اللہ رب العزت سے ان کے دلیرانہ اقدام کی قبولیت کے لیے دعا گو ہیں۔ آمین

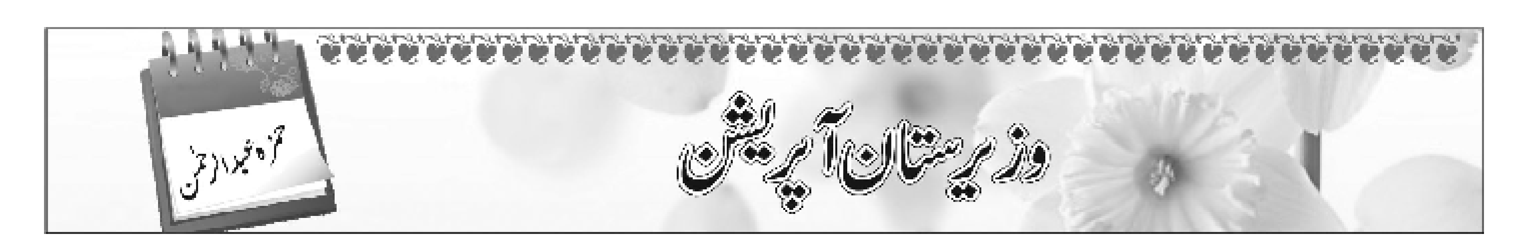
☆☆☆☆☆

بقیہ: حسن نضال کا پیغام! ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے..........

اب جو خوش قسمت بھی اس روشن راستے پر چلے گا، وہ اپنے رب کی رضا و خوشنودی کا مستحق قرار پائے گا۔

اس ایک کارروائی کے بعد کفار کے ذرائع ابلاغ کو بھی احساس ہوا کہ صلیبیوں کی جانب سے مسلمانوں کے گھروں میں لگائی جانے والی آگ اب اُن کے گھروں میں بھی پہنچ گئی ہے۔ عالمی ماہرین اور تجزیہ نگاروں کا دعویٰ ہے کہ ''امریکہ کی جانب سے عراق و افغانستان میں مسلط کی جانے والی جنگ بالآخر خود امریکہ کے اپنے گھر پہنچ گئی ہے''۔ امریکہ میں موجود معروف تجزیہ نگار اور لکھاری 'ظہر جمیل' (Dahr Jamail) نے اپنے ایک تجزیے میں کہا ہے کہ ''امریکی تفتیش کاروں اور بالخصوص ایف بی آئی نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ عراق اور افغانستان میں جاری جنگ امریکہ میں داخل ہو گئی ہے، مستقبل میں بھی جنگ سے بے زار امریکی فوجیوں کی جانب سے بغاوت کی جا سکتی ہے، جس کے نتیجے میں امریکی فوج کا مورال زمین بوس ہو سکتا ہے''۔ امریکی سیکورٹی ماہر اور تجزیہ نگار 'مائیکل کرن' (Michael Kern) کا کہنا تھا ''امریکی بیس پر سیکورٹی اس قدر زاید ہے کہ فورسز کے تمام بیسز پر محافظین ہی نظر آ رہے ہیں اور میں اس بات کو تسلیم کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا کہ ہر امریکی فوجی ایسے ہی کسی اور حملے کا منتظر ہے اور اسی خوف میں مبتلا ہے''۔ امریکی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل جارج کیسے نے کہا کہ ''یہ واقعہ پوری امریکی فوج پر حملہ ہے''۔

اس سارے واقعہ میں مسلم امت کے خوابیدہ اور مدہوش مسلمانوں کے لیے بڑا سبق ہے۔ مسلم نوجوان یاد رکھیں کہ آج کفار کے خلاف جہاد فرض عین ہو چکا ہے، اگر وہ اپنی جانوں کو بچا بچا کر رکھیں گے، اپنے اوپر عاید کردہ فرائض سے لاپرواہی برتیں گے، دنیا کی رنگینیوں اور لذتوں کے حصول کو ہی مقصد حیات بنا لیں گے تو اللہ تعالیٰ غنی عن العالمین ہے، وہ بھی اپنی نظر کرم ان سے ہٹا کر انہیں اِن کے نفس کے سپرد کر دے گا اور کسی ایسی قوم میں سے اپنے دین کے انصار و مددگار پیدا فرما دے گا، جن کے بارے میں گمان بھی نہ کیا جا سکتا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرما دیا ہے کہ إِلَّا تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيماً وَيَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئاً وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ''اگر تم (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بڑی تکلیف کا عذاب دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کر دے گا (جو اللہ کے پورے فرمانبردار ہوں گے) اور تم اُس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے'' (التوبہ: آیت 39)



ایک مرتبہ پھر پاکستان دشمن کی تلاش میں عازمِ وزیرستان ہوا۔ زبردست فوجی لاؤلشکر، ساز وسامان، توپ وتفنگ، فضائی سپاہ لے کر لشکر کشی کی گئی۔ کیونکہ امریکہ کی تاکید تھی کہ پاکستان کا اصل دشمن بھارت نہیں، وزیرستان میں ہے۔ ہندو تو ہمارا ازلی ابدی جگری دوست تھا۔ ہم یونہی ٹہلتے ٹہلتے ۱۹۴۷ میں اِدھر کو نکل آئے تھے۔ بھارتیوں نے ہمارے گلے میں ہار ڈال کر مٹھائی کے ٹوکروں کے ساتھ نئے گھر کی مبارک باد دی تھی، رخصت کیا تھا۔ ۱۹۷۱ میں اُس نے کمال مہربانی سے ہمیں بنگالیوں سے نجات دے کر ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا تھا۔ بچے کم خوشحال گھرانا ہم نے اس تجربے سے ہی سیکھا تھا۔ اب یہی ایجنڈہ ایک مرتبہ پھر ہمیں ہمارے خیر خواہوں نے تھما دیا ہے۔ خوشحال، روشن خیال پاکستان جب تک ان ایمان والوں سے چھٹکارہ حاصل نہیں کرے گا، عیش و طرب کے مزے لوٹے نہیں جا سکیں گے۔

ویسے یہ اتنی ہولناک جنگی تیاری جن کے خلاف کی گئی ہے وہ کتنی قوت اور جنگی صلاحیت کے مالک ہیں؟ بہت بڑی تعداد تو عوام الناس کی وہ ہے جو شدید سردی اور بے سروسامانی میں عورتیں بچے بوڑھے لیے پیدل دو تین دن کے سفر کر کے محفوظ علاقوں کی تلاش میں در بدر ہوئے ہیں۔ یہ غربت کا مارا علاقہ گاڑیوں کے بھاری بھرکم کرائے بھرنے پر بھی قادر نہیں۔ بے شمار ابھی وہ ہیں جو سفر کے متحمل نہیں، ضعیفوں یا جانوروں اور گھر بار کی خاطر وہیں بیٹھے بیٹھے پاکستان کی فوجی قوت کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ جہاز آتے ہیں، بے خوفی سے نیچی اڑان کرتے ہیں اور بم گراتے ہیں کیونکہ مقابل دشمن کے پاس نہ راڈار ہے، نہ جہاز گرانے کا موثر سامان۔ غلیل سے تو نشانہ باندھنے سے رہے۔ لہذا پہلے ڈرون حملوں کا ذائقہ چکھا تھا، اب جیٹ جہازوں کی اڑان بھگت رہے ہیں۔ گھر کچے ہیں۔ ان کو ملبہ بنتے دیر نہیں لگتی، جہاز کی نیچی اڑان کے آگے ہی دم توڑ دیتے ہیں۔ عورتیں بچے پہاڑوں میں کئی گنا گونج کے ساتھ خوفناک آوازوں سے پھٹتے کان اور بند ہوتی دل کی دھڑکنوں سے نمٹتے ہیں۔ ٹینکوں، توپوں، بکتر بند گاڑیوں کے مقابل کتنے مسلح لشکر ہیں؟ اتنی ہیبت اور خوف اور میڈیا کے بقول سخت مزاحمت کا سامنا' کرتے جہازوں اور پاکستان کی بھرپور جنگی قوت کو کس کا ہے؟ آنکھوں پر چڑھی امریکی عینک جب تک اتار نہ دی جائے حقیقت نظر نہیں آسکتی۔

> نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق ان کو
> آنکھ جن کی ہوئی محکومی وتقلید سے کور

محکومی امریکہ کی تقلید اندھی لیفٹ رائیٹ والی سرکار کی اور کور تو 'کور' ہوتی ہے جس سے نگاہ کور ہو جایا کرتی ہے۔ کیونکہ یہ کور (Corp) خالد بن ولیدؓ، ابوعبیدہؓ بن جراح والے لشکروں کی کور تو ہے نہیں۔ بظاہر امریکی عینک رات کے اندھیرے میں دیکھنے کی صلاحیت دیتی ہے لیکن یہ صرف بصارت دیتی ہے۔ بصیرت کی آنکھ کو اندھا کر دیتی ہے، جس سے چڑھے دن کی روشنی کے سے حقائق سامنے ہوتے ہیں مگر ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ مثلاً یہ ایسا تسلسل سے کیوں ہو رہا ہے کہ آپریشن میں 'دہشت گردوں' کے جسدِ خاکی تروتازہ، روشن چہرے والے اور خوشبوؤں سے مہک رہے ہوتے ہیں اور سرکاری لاشوں کا تعفن اور مسخ چہرے لرزا طاری کر دیتے ہیں۔ پچھلے آپریشن میں ایک مقام پر گنتی کے چند مجاہدین فوجی کانوائے کے سامنے آگئے۔ انہوں نے سوچا کہ اتنے بڑے کانوائے کے آگے فتح تو ممکن نہیں تاہم لڑ کر آگے جانا ہی زیادہ بہتر ہے۔ لہذا لشکر کے سپہ سالار کو جا کر گھیر لیا اور ہتھیار ڈالنے کو کہا۔ نا صرف موصوف نے ہتھیار ڈالے بلکہ پورے کانوائے سے بھی ہتھیار ڈلوائے۔ اب مجاہدین بھی حیران کہ اتنی تھوڑی تعداد کے آگے پورا کانوائے ڈھیر ہو گیا۔ یہ لشکرِ جرار سنبھالا سمیٹا باقی مجاہدین نے آکر۔ جب بڑے میاں سے پوچھا کہ آپ نے اتنے بڑے لشکر کو چند مجاہدین کے ہاتھوں کیونکر یرغمال بنوا دیا تو کہنے لگے کہ ہم جس طرف نگاہ دوڑاتے ہر پہاڑی، ہر رستے پر ہتھیار بند مجاہدین نظر آرہے تھے۔ اب آپ اسے کیا کہیں گے؟ امریکی نائٹ ویژن کا کمال۔۔ ایک کے سو نظر آنا؟ یا پھر نصرتِ الٰہی؟ نصرت کس کے ساتھ ہوا کرتی ہے؟ نصرت بالرعب کا وعدہ کن کے ساتھ ہے؟ لو کانوا یعلمون۔۔!

> نماز، داڑھی، حجاب، قرآن، سمیت اگر صلیبی جھنڈے تلے کھڑے پائے گئے تو اللہ کے غضب سے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ تمام تر اعمال بھسم ہو جائیں گے۔ پوری انسانی تاریخ میں حزب اللہ کو ایذا دے کر، ہجرت پر مجبور کر کے کوئی بھی قوم پھر بچ نہ پائی۔

وزیرستان آپریشن کی حقیقت سمجھنے کی صلاحیت یہ قوم نہیں رکھتی۔ ٹیلی ویژن کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیے بیٹھنے والے 'امنت بالله و ملئکته ۔۔' کہنے کی بجائے 'امنت باالامریکه و جنوده و اعلامه' (میں ایمان لایا امریکہ پر، اس کے لشکروں پر اور میڈیا پر۔۔۔) کہنے والے حق کو کیونکر پہچان سکتے ہیں۔ انہیں ایمان سے لبریز مجاہدین' گل دستہ اسلام کے گل ہائے رنگا رنگ کی بجائے بھارتی، اسرائیلی ایجنٹ دکھائی دیتے ہیں۔ وہ مجاہدین جو امریکہ اور کفر کا سر توڑنے نکلے تھے، انہیں پاکستان نے کہا ''ہماری لاشوں پہ سے گزر کے ہی تم امریکہ، نیٹو پر برسو گے۔ آؤ پہلے ہمارے ساتھ دو دو ہاتھ کرو۔'' سو وہ ہو رہے ہیں۔ حقیقیت تمام تر روزِ اول سے اسی ایک جملے میں موجود ہے لیکن عوام الناس کو باور کروانے کی خاطر لمبی لمبی کہانیاں سنانی پڑتی ہیں۔ پاکستانی عوام کی نفسیات یہ

ہیں کہ فوج کو پیٹ کاٹ کر پیسہ اور دل پر پتھر رکھ کر' بیٹے بھارت سے لڑنے کے لیے دیے جاتے رہے۔ اب جب تک عوام اور اس کے بیٹوں کو جیسے تیسے باور نہ کروایا جائے کہ ہر جگہ بھارتی ایجنٹ ہیں، رائے عامہ ہموار نہ ہوگی۔ لہٰذا اسی لیے ۶۵ء کے جنگی ترانے الاپ کر اور بھارتی ایجنٹوں کا واویلا مچا کر یہ 'جہاد' فرمایا جا رہا ہے! حیرت ناک بات ہے تو صرف یہ کہ دینی عناصر بھی اسی رو میں تنکوں کی طرح بہہ گئے۔ اور وہ بھی جن کے رہنما کے الفاظ یہ تھے:

> ایسا تسلسل سے کیوں ہو رہا ہے کہ آپریشن میں 'دہشت گردوں' کے جسدِ خاکی تر و تازہ، روشن چہرے والے اور خوشبوؤں سے مہک رہے ہوتے ہیں اور سرکاری لاشوں کا تعفن اور مسخ چہرے لرزا طاری کر دیتے ہیں۔

''یہ شریعت بزدلوں اور نامردوں کے لیے نہیں اتری ہے۔ نفس کے بندوں اور دنیا کے غلاموں کے لیے نہیں اتری ہے۔ ہوا کے رُخ پر اڑنے والے خس وخاشاک اور پانی کے بہاؤ پر بہنے والے حشرات الارض اور ہر رنگ میں رنگے جانے والے بے رنگوں کے لیے نہیں اتری ہے۔ یہ ان بہادر شیروں کے لیے اتری ہے جو ہوا کا رُخ بدل دینے کا عزم رکھتے ہوں، جو دریا کی روانی سے لڑنے اور اس کے بہاؤ کو پھیر دینے کی ہمت رکھتے ہوں۔ جو صبغۃ اللہ کو ہر رنگ سے زیادہ محبوب رکھتے ہوں۔ اور اسی رنگ میں تمام دنیا کو رنگ دینے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔''

(تنقیحات از سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ)

اب جو شیروں کا شکار شروع ہوا تو اس تربیت کے ورثا بھی سخن طرازیوں کے پتھر تاک تاک کر ان بہادر شیروں ہی کو نشانہ بنانے لگے! درج بالا پیراگراف کی رو سے پوری امتِ مسلمہ حشرات الارض اور خس وخاشاک بن کر 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' کے دھارے پر بہہ رہی ہے۔ ہر خطے میں 'وزیرستان' کی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ خواہ صومالیہ ہو یا یمن، الجزائر، مصر، ملائیشیا، انڈونیشیا، سعودی عرب ہو یا پاکستان۔ ہر ملک میں ایک وزیرستان ہے۔ اللہ کے وزیروں (نائبوں)، انصار اللہ کا ایک خطہء زمین۔ صبغت اللہ میں رنگا ہوا۔ دنیا کو اس رنگ میں رنگ دینے کی خاطر لہو رنگ ہوا ہوا۔ دنیائے کفر، منافقوں، مرتدوں کو آگے لگائے، ان پر ڈالروں (کی گاجریں) اور ڈنڈے کے ذریعے شیروں کا شکار مسلط کیے ہوئے ہے۔ کہانی ہر جگہ ایک ہے۔ ایک طرف 'حتی لا تکون فتنة' کی پکار ہے جس کو توڑنے کے لیے کفر اپنی پوری قوت سے فتنہ برپا کر رہا ہے۔ وہ فتنہ روشن خیالی کی صورت سعودی عرب تا شرق وغرب نظامِ تعلیم کی بربادی، حیا باختگی، سود خوری، اختلاطِ مردوزن کے ذریعے حملہ آور ہے۔ دوسری جانب اللہ چھانٹی کے لیے ہر خطۂ زمین میں چھلنیاں لگا چکا ہے۔ 'پس ضرور ہے کہ اللہ دیکھے کہ ایمان کے دعوے میں سچّے کون ہیں اور جھوٹے کون۔' (العنکبوت)

'۔۔۔مگر وہ ضرور دیکھ کر رہے گا کہ مومن کون ہے اور منافق کون۔' (العنکبوت)

'اللہ کی حکمت کے خلاف ہے کہ مومنوں کو اسی طرح رہنے دے جس طرح وہ اب ہیں (کہ سچّے اور جھوٹے مدعیانِ ایمان خلط ملط رہیں)۔ وہ نہ چھوڑے گا جب تک کہ خبیث اور طیب کو چھانٹ کر الگ الگ نہ کر دے۔' (آل عمران)

'کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی اللہ نے نہیں دیکھا کہ تم میں سے کون ہیں جنہوں نے جہاد کیا اور کون ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو چھوڑ کر دوسروں کو ولی [دوست] نہیں بنایا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔' (توبة: ۱۶)

حزب الشیطان۔۔ اس کی پہچان سورۃ مجادلۃ میں بتا دی گئی ہے۔ مفاد کے یہ بندے مغضوب قوم کے ولی و دوست بن کر شیطان کی پارٹی کی رکنیت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ان کی شکست کا اللہ اعلان کر رہا ہے۔ آیاتِ بالا کی روشنی میں دونوں گروہ واضح ہیں۔ حق و باطل ہی کے سارے معرکے ہیں۔ سیکولر سیاست سے نکل کر دیکھیے۔ فاسق میڈیا کے پراپیگنڈے سے آزاد ہو کر سمجھیں۔ حق قرآن کی روشنی میں بالکل واضح ہے۔ فیصلہ ہر فرد، گروہ، جماعت، قوم کو کرنا ہے۔

بتاؤ تم کس کا ساتھ دو گے۔

یہی اس صدی کا نعرہ ہے۔ اسی کی خاطر سب جنگیں ہیں۔ نماز، داڑھی، حجاب، قرآن، سمیت اگر صلیبی جھنڈے تلے کھڑے پائے گئے تو اللہ کے غضب سے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہ ہو گی۔ تمام تر اعمال بھسم ہو جائیں گے۔ پوری انسانی تاریخ میں حزب اللہ کو ایذا دے کر، ہجرت پر مجبور کر کے کوئی بھی قوم پھر بچ نہ پائی۔ آج پاکستان کا مستقبل بھی اسی سے وابستہ ہے۔ اس کے وجود کا فیصلہ امریکہ، بلیک واٹر نہیں، عاد وثمود کے فیصلے کرنے والے ہی نے کرنا ہے۔ اللهم احفظنا۔

☆☆☆☆☆



[امریکی تھنک ٹینک 'رینڈ کارپوریشن' نے یہ رپورٹ مئی ۲۰۰۹ء میں شائع کی ہے۔ جسے کرسٹین فیئر نے مرتب کیا۔ ۵ مئی ۲۰۰۹ء کو امریکی کانگریس کی امورِ خارجہ پر مشتمل کمیٹی کے سامنے اسے پیش کیا گیا۔]

''پیس ایکٹ ۲۰۰۹'' (HR 1986) کے مطابق امریکہ کو اس وقت پاکستان کے حوالے سے متوازن، جامع اور ملک گیر حکمتِ عملی بنانے کی ضرورت ہے جو کہ باہم تعاون سے مخصوص علاقوں پر توجہ دینے کے ہدف کو حاصل کر سکے۔ ہماری یہ سوچ پاکستان کے حوالے سے سابقہ حکمت عملیوں سے زیادہ بہتر اور قابل قبول ہے اور یقیناً اس سے پاکستان میں جمہوری اداروں کو مضبوط کرنے میں مدد ملے گی۔ اس بات پر سب متفق ہیں کہ پاکستان اور اس کے شمالی علاقوں میں امن قائم کرنے کا واحد راستہ ریاست میں عوامی حکومت کے قیام کی یقین دہانی ہے نا کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ فوج کی پشت پناہی حاصل کی جائے۔ میں بہت خوش ہوا ہوں کہ پاکستان میں امریکی معاونت اور امداد کے معاملات کو شفاف اور موثر احتساب کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے۔

پیس ایکٹ ۲۰۰۹ء کے کافی نکات پاکستان کی پارلیمنٹ، سیاسی تنظیمیں، جمہوری ادارے اور سیاسی نظام کو مستحکم بنانے کے حوالے سے مناسب نظر آتے ہیں اور پاکستان کو بحیثیت عوامی ریاست بحال کرنے میں بہت اہم ہیں۔ البتہ کچھ نکات ایکٹ کے مقاصد میں رکاوٹ ہیں اور پاکستان کی پالیسی کو اثر انداز کرنے کی امریکی صلاحیت کی بھی تخفیف کرتے ہیں، اُن ایشوز کے حوالے سے کہ جو صرف پاکستان کے مفاد میں نہیں بلکہ اس خطہ کے دیگر ممالک اور امریکی مفاد میں ہیں۔

میں آج اپنے بیان میں کچھ ایسے چیلنجز کو واضح کرنا چاہتا ہوں جو کہ میں نے پیس ایکٹ ۲۰۰۹ء کی حکمت عملی سے لے کر اس کی تکمیل تک محسوس کیے ہیں۔ خصوصاً میں ان پانچ ضرورتوں کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا جو کہ مجھے مشاہدے سے حاصل ہوئیں۔

(۱) تقاضوں کے مطابق تبدیلی کی ضرورت (۲) پاکستان کی ترجیحات کے مطابق امریکہ کو اپنے اقدامات بڑھانے کی ضرورت (۳) پاکستان کو از خود مالی وسائل پیدا کرنے کی ضرورت (۴) پاکستان میں پولیس فورسز کی تمام خطروں سے نمٹنے کی صلاحیت کو بڑھانے کی ضرورت (۵) امریکی سیکورٹی معاونت کے حوالے سے واضح اور باوثوق ذرائع سے پاکستان کے احتساب کی ضرورت

تقاضوں کے مطابق تبدیلی کی ضرورت:

تجویز کیے گئے بہت سے ایسے شعبہ جات ہیں جو کہ پاکستان کی غیر عسکری صلاحیت کو مستحکم کرنے کے حوالے سے سامنے آئے ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ حصّہ اس کامیاب شراکت کا ہے جو کہ ان پاکستانیوں کے ساتھ کی گئی کہ جنھوں نے اس تبدیلی سے اپنے آپ کو وابستہ رکھا گو کہ ایسے اصلاح پسند بہت کم نظر آتے ہیں۔ تبدیلی کے لیے ایسے مددگار اور معاونین کے بغیر اس بات کا اندیشہ ہے کہ ہماری تمام تر محنتیں رائیگاں ہو جائیں۔ خصوصاً پاکستان کا نظام تعلیم ایک مشکل ترین شعبہ ہو سکتا ہے کہ جہاں سرکاری طور پر اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس شعبہ کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیمی نظام کو بہتر بنانے میں اور نصاب میں نئی اصلاحات کے نفاذ میں ہمارے اقدامات کا ایک حصّہ متوجہ ہوا ہے' جسے یقیناً عوامی سطح پر سخت مزاحمت کا سامنا ہو گا۔ جیسا کہ پہلے ہی پاکستانیوں نے پاکستان کے اسکولوں کو لادین کرنے کی امریکی کوششوں کے خلاف اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے اور یہ ان کا قابلِ جواز حق ہے۔

تجویز کردہ کاموں کے لیے وزارتِ تعلیم سے معاملات طے کرنے کی ضرورت ہے جو بدستور ان کوششوں کی مزاحمت کر رہی ہے۔ اس صورتحال میں امریکہ کو چاہیے کہ وہ جائزہ لے کہ وہ کون سا کام سب سے بہتر کر سکتا ہے۔ ورلڈ بینک کے کچھ اسکالرز کے مطابق نجی اسکول زیادہ موثر ہوتے ہیں اور سرکاری اسکولوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرتے ہیں۔ نجی اسکولوں کے اقدامات کو سراہ کر ان کو فروغ بھی دیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح امریکہ کا مدرسوں میں نئی اصلاحات کے نفاذ پر زور دینا، اُن افراد کی راہ میں رکاوٹ ہے کہ جو پہلے ہی مدرسوں کی بحالی کے لیے کوشاں ہیں اور ایسے مذہبی اسکالرز پیدا کر رہے ہیں کہ جو ماڈرن اور جدید پاکستان کے حامی ہیں۔ اس حقیقت کے سامنے ہمارا یہ اصرار ضائع ہو جاتا ہے کہ مدرسے پاکستان کے تعلیمی حلقہ میں صرف محدود اور کمزور حصّہ کے لیے مختص ہیں جبکہ نجی اسکول ۹۰ فیصد کُل وقتی انرولمنٹ ظاہر کرتے ہیں اور سرکاری اسکول صرف ۳۰ فیصد۔

تعلیمی سفارشات سے تعلّق رکھنے والی یہ تمام مثالیں قانون سازی میں محض تمثیلی ہیں اور اسی طرح عدالتی اصلاحات کی سفارشات بھی ایسی ہی محسوس ہوتی ہیں۔ پاکستان کی معاونت کے لائحہ عمل میں کسی چیز کی کمی ہے تو وہ مشاورتی سوچ ہے، امریکہ کو چاہیے کہ پاکستان کے ساتھ مل کر ان شعبہ جات اور اداروں کی نشان دہی کرے کہ جہاں امریکی معاونت زیادہ سے زیادہ تعمیری ہو۔

> امریکہ کو اتنی امداد دینے کے عوض کسی حد تک تھوڑے بہت نتائج حاصل ہوئے جبکہ پاکستانی شہریوں کو دیے گئے فوائد کے موثر اور زیادہ ہونے کے حوالے سے امریکیوں اور پاکستانیوں کی مایوسی زیادہ حاصل ہوئی۔

موجودہ حکمت عملی سے متعلّق مکالمہ نہ تو حکمت عملی ہے اور نہ ہی کوئی مکالمہ۔ایک ایسی مضبوط اور مستحکم حکمت عملی اور مکالمہ کی ضرورت ہے کہ جس سے بڑی تعداد میں پاکستانیوں کو قائل کیا جائے اور پھر اصلاحات کے نفاذ کا مطالبہ کیا جائے۔یہ تعمیری سوچ بہ آخر کار نتیجہ خیز ثابت ہوگی اور ہمارے دخل اندازی کرنے کے اقدامات کو اقتدار و اختیار کی بنیاد پر مسترد کرنے کے رجحان کو کم کرے گی۔میں نہیں سمجھتا کہ پاکستان کے ساتھ پیشگی وابستگی اور اعتماد کے بغیر اس امداد سے کوئی سودمند نتائج حاصل ہو سکیں گے۔

پاکستان کی ترجیحات کے مطابق امریکہ کو اپنے اقدامات بڑھانے کی ضرورت:

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ امریکہ کے پاس اتنی صلاحیت نہیں کہ وہ یہ تمام پروگرام اچھے انداز میں اور نتیجہ خیز طور پر لاگو کر سکے جبکہ پاکستان میں امریکہ کو افرادی قوت کے حوالے سے چیلنجز درپیش ہوں، جہاں سیکورٹی سے جکڑا ہوا ماحول ہو، امریکی عملے کو خطرات درپیش ہوں اور جہاں با اعتماد پاکستانیوں کی کمی موجود ہو کہ جنہوں نے قانون سازی میں موجود صلاحیت اور قابلیت بڑھانے کے اقدامات کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے۔

اس پر عزم لائحہ عمل کو عملی جامہ پہنانے کے لیے امریکی سفارت خانہ کو ان تمام حالات سے نمٹنے کے لیے زیادہ سے زیادہ قابلیت و صلاحیت کی ضرورت ہے اور خطرات سے دور رہنے کے بجائے ان کا زیادہ سے زیادہ سامنا کرنے اور حل کی ضرورت ہے۔قانون سازی میں احتساب کے ساتھ مالی معاونت پر توجہ کے باوجود بھی ایسا کرنے کے بعد یا تو پیسہ غائب ہو جاتا ہے یا پھر تھوڑا بہت صحیح استعمال ہوتا ہے۔

مزید یہ کہ US Aid کا نظام ان نمائندوں پر پوری طرح سے انحصار کرتا ہے کہ جو آگے خدمات فراہم کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں امریکہ کو اتنی امداد دینے کے عوض کسی حد تک تھوڑے، بہت نتائج حاصل ہوئے جبکہ پاکستانی شہریوں کو دیے گئے فوائد کے موثر ہونے کے حوالے سے امریکیوں اور پاکستانیوں کو خاصی مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔یہاں تک کہ میں نے گزشتہ سالوں میں پاکستان کے کئی دورے کیے اور میں نے یہ جانا کہ پاکستانی ابھی تک نہیں سمجھ پائے ہیں کہ امریکہ پاکستان پر اتنے پیسے کیسے خرچ کر سکتا ہے جبکہ بذات خود انہوں نے صرف چند فوائد دیکھے ہیں۔زیادہ تر پاکستانی یہ یقین رکھتے ہیں کہ بجائے نفرتوں کو ختم کرنے کی بجائے امریکہ نے پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے بامقصد طور پر یہاں فساد برپا کیے رکھا ہے۔اس کی وجہ سے بے اعتمادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔وہاں یہ بھی احساس پایا جاتا ہے کہ امریکہ پاکستان کو ضرورت کے مطابق اور کارآمد منصوبہ فراہم نہیں کرتا جبکہ پاکستان اس وقت بجلی کے شدید بحران سے گزر رہا ہے جہاں بڑے بڑے شہروں کو روزانہ کئی گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ کا سامنا ہے۔''ڈیولپمنٹ اور تعلیم'' کی اہمیّت افراطِ زر، غربت اور پانی و بجلی کے بحران سے کم ہوتی ہے۔

پاکستان کو از خود مالی وسائل پیدا کرنے کی ضرورت:

اس قانون سازی میں ایسا کوئی نکتہ میری نظر سے نہیں گزرا جس میں پاکستان کو ٹیکس اصلاحات کے نفاذ کے ذریعے اور تمام سابقہ واجب الادا ٹیکس کے معاہدوں کے ذریعے اپنے ڈومیسٹک ریونیو بڑھانے کی صلاحیت پر زور دے جبکہ پاکستان کے منتخب ارباب اختیار جن میں اکثر جاگیردار اور زمیندار ہیں سرمائے اور ملکیت پر ٹیکس کے حوالے سے ریونیو بڑھانے کے اقدامات، نتیجہ خیز ٹیکس اصلاحات اور بھرپور ٹیکس جمع کرنے کی کوششوں سے متنفر و بے زار ہیں۔

پاکستان کافی عرصہ سے امداد وصول کر رہا ہے، اس تناظر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تمام امداد عمومی طور پر غیر موثر کیوں نظر آتی ہے۔درحقیقت پاکستانی حکومت کو خدمات فراہم کرنے اور مالی مدد کرنے کے حوالے سے طویل المیعاد امدادی منصوبوں نے حکومت پاکستان اور عوام کے سماجی معاملات کو کمزور کیا ہے کیونکہ ریونیو کو بڑھانے اور خدمات فراہم کرنے کے لیے امداد کی ترسیل کے حکومتی اقدامات بہت کم نظر آتے ہیں۔پاکستان میں بھرپور جمہوریت کے قیام کے لیے یہ معاشرتی و سماجی توجہ بہت ضروری ہے۔پاکستان سمجھتا ہے کہ اس کے بڑھتے ہوئے عدم استحکام اور بحران نے یہ ناممکن بنا دیا ہے کہ وہ انٹرنیشنل کمیونٹی کی خاطر مزید معاشی، سماجی اور سیاسی تنزلی کی طرف جانے کی غلطی کرے۔

پاکستان اور اس کے شمالی علاقوں میں امن قائم کرنے کا واحد راستہ ریاست میں عوامی حکومت کی یقین دہانی ہے۔

اس کا اجتماعی اثر یہ ہے کہ انٹرنیشنل کمیونٹی کے پاکستان کو اپنے وسائل پیدا کرنے سے دور رکھنے کے مفادات نے ریاست کو اپنے مالی معاہدوں کی مضبوط اور مستحکم منصوبہ بندی سے دور رکھا اور ہیومن ڈیولپمنٹ کی اساس اور دیگر فلاح و بہبود کے حوالے سے سرمایہ کاری پر زور دیا۔پاکستان اس قابل ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ڈومیسٹک ریونیو بڑھانے کی صلاحیت میں اضافہ کرے اور اپنی عوام کے لیے وسائل مہیا کرے اور اس عمل کو سراہنے کی بھی ضرورت ہے۔

پاکستان پولیس فورسز کی تمام خطروں سے نمٹنے کی صلاحیت کو بڑھانے کی ضرورت:

پاکستان اس وقت علیحدگی پسند باغیوں اور دہشت گردوں کی طرف سے سنگین خطرات سے دوچار ہے۔گو کہ پاکستانی آرمی ان باغیوں اور دہشت گردوں کا قبائلی علاقوں میں مقابلہ کرنے میں امریکہ کا ساتھ دے رہی ہے تاہم پالیسی پر مبنی لٹریچر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پولیس کے زیر انتظام معاملات چلانے کا طریقہ آرمی کے زیر انتظام کی نسبت زیادہ موثر ہوتا ہے۔پولیس کو ترجیح دینے کی حکمت عملی سے پولیس کا نمایاں کردار سامنے آتا ہے جو کہ سویلین انٹیلی جنس کے استعمال میں بھی موثر ہوتا ہے جبکہ آرمی کو خاص امور پر استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً اہم اور ریڈ الرٹ مقامات کو تحفظ دینے کے لیے۔پولیس کی باغیوں اور دہشت گردوں کے خلاف کامیاب کارروائیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے اس قانون سازی میں پاکستان کی پولیس فورس کے حوالے سے ناکافی بات کی گئی ہے۔جو علاقے پولیس کے سپرد کیے گئے وہاں بھی پاکستان پولیس کی ان خطرات سے نمٹنے کے حوالے سے فوری صلاحیتیں بڑھانے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔جبکہ امریکہ افغانستان سے یہ سیکھ چکا ہے کہ وہاں بھی پولیس کی تعداد اور ان کی صلاحیت کو بڑھانے کی فوری ضرورت ہے۔

تا حال امریکی امداد کا بہت ہی چھوٹا حصّہ پاکستان پولیس پر خرچ کیا گیا ہے جبکہ کثیر رقم ملٹری کی مدد کے لیے مسلسل خرچ کی جا رہی ہے۔۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۸ء کے دوران ''انٹرنیشنل نارکوٹکس کنٹرول اینڈ لاء انفورسمنٹ'' کے پروگرامات پر خرچ کی گئی رقم تقریباً ۲۶۷ملین ڈالر ہے جس میں بارڈر سکیورٹی پروگرام کا صرف ۲.۲ فیصد حصّہ شامل رہا۔جبکہ ملٹری امداد کی مد میں کولیشن سپورٹ فنڈ

پروگرام کے تحت ۱۲ ملین ڈالر کی ادائیگی کی گئی۔تاہم پاکستان آرمی‘فوجی اداروں کی اصلاحات کے حوالے سے غیر سنجیدہ رہتی ہے جبکہ پولیس کے اہم (موجودہ اور ریٹائرڈ) ذمہ داران پولیس میں بہتری اور اصلاح کی کوشش کرتے رہے ہیں اور کام کے حوالے سے مطالبہ بھی کرتے رہے ہیں لیکن یہ اچھا موقع کھو دیا گیا ہے۔اگر سیکورٹی اور سیاسی حالات ایسا کرنے میں مشکلات پیش کررہے ہیں تو امریکہ کو چاہیے کہ وہ اچھے آلات اور تربیت کے نفاذ کے لیے دوسرے لوگوں سے معاہدے کرے۔

۲۰۰۵ء سے لے کر اب تک ان باغی گروہوں اور دہشت گردوں نے کئی بار پولیس کو خود کش حملوں،قتل و غارت اور دوسرے وحشیانہ جرائم کا نشانہ بنایا۔اس دوران تقریباً ۴۰۰ پولیس اہل کار مارے گئے۔کیونکہ نہ وہ جدید اسلحہ رکھتے ہیں،تعداد میں کم ہیں،غیر موثر تربیت یافتہ ہیں اور غیر پیشہ وارانہ ہیں،اس لیے وہ با آسانی نشانہ بنائے جاتے ہیں۔

آرمی کا مستقل بنیادوں پر اپنے ہی شہریوں کے خلاف استعمال ہونا عام طور پر آرمی کے خلاف جذبات کو پیدا کرتا ہے۔پاکستانی افسران نے اپنے اس احساس کا بھی اظہار کیا ہے کہ انہوں نے اپنے شہریوں کو مارنے کی وجہ سے پاکستان آرمی کو نہیں اختیار کیا۔اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دہشت گردی کے مقابلے میں آرمی کا مستقل استعمال ان کے ہمت و حوصلہ اور دیگر اہم ذمہ داریوں پر منفی اثرات مرتب کررہا ہے۔لہٰذا میں تجویز دیتا ہوں کہ اس دہشت گردی اور بغاوت کا مقابلہ کرنے کی حکمت عملی کے حوالے سے دوبارہ سوچا جائے اور پاکستان کو تحفظ دینے کے معاملے میں پولیس کے کردار کو اہمیّت دی جائے مجھے پوری طرح سے اندازہ ہے کہ یہ ایک طویل المیعاد تبدیلی ہے لیکن یہ تبدیلی اسی وقت ممکن ہے کہ جب اس کی تیاری آج سے شروع کی جائے۔

امریکی سیکورٹی معاونت کے حوالے سے واضح اور باوثوق ذرائع سے پاکستان کے احتساب کی ضرورت:

اس قانون سازی میں میری توجہ خاص کر سیکشن ۲۰۶ کے نکات پر ہے جو کہ سیکورٹی معاونت کے حوالے سے بنیادی شرائط پر مبنی ہیں۔میں ان شرائط کو اچھی طرح سمجھتا ہوں اور اس کے مقاصد کی بھرپور حمایت بھی کرتا ہوں۔امریکہ کے پاکستان کی سابقہ جوہری ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ،اس قسم کی سرگرمیوں کے بند ہونے اور مستقبل میں ایسا نہ ہونے کی یقین دہانی کے حوالے سے تحفظات بالکل درست ہیں۔پاکستان کے مختلف عسکری گروہوں کو جاری حمایت کو ضرور ختم ہونا چاہیے کہ جو ہمارے مفاد،اس کے خطے اور انٹرنیشنل کمیونٹی کے تحفظ کے لیے خطرہ ہیں۔لیکن میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان اہم معاملات پر زیادہ سے زیادہ تعاون حاصل کرنے سے کم سے کم دو طریقے ہو سکتے ہیں۔

پہلی حکمت عملی تو پاکستان کی سابقہ مایوس کن کارکردگی کے بدقسمت حقائق کو سمجھنا ہے اور امریکہ میں پاکستان کے ساتھ صحیح طریقہ سے معاہدہ کرنے کی بڑھتی ہوئی متفقہ رائے کو ترتیب دینا چاہتا ہے۔اس کے مطابق شرائط کو ہٹانے سے زیادہ بہتر نتائج حاصل ہوسکیں گے یہ شرائط کا طریقہ شاید اس وقت حق بجانب ہوتا کہ جب قانون سازی میں پاکستان کو بھارت کے مقابلے میں روایتی جنگ کے لیے سیکورٹی معاونت کے حوالے سے بات کی جاتی۔بہرکیف جہاں تک میں اس قانون سازی کو اچھی طرح سمجھ سکا ہوں اس کے مطابق اس نے ہماری توجہ کو ایسی سیکورٹی معاونت کے حوالے سے بہت محدود کر دیا ہے کہ جو باغیوں اور دہشت گردوں کو ختم کرنے کی پاکستانی صلاحیت کو بڑھا سکے۔لہٰذا اس تناظر میں ان مخصوص شرائط کی کوئی ضرورت نہیں البتہ سیکورٹی معاونت کے مقصد اور اہمیّت کو نظر انداز نہیں ہونا چاہیے۔

جو افراد جوہری پھیلاؤ میں شامل تھے‘ان تک رسائی کی شرائط نے درحقیقت بہت منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔یہ بات بھی شاید ہی ممکن ہو کہ پاکستان با آسانی ہمارے مطالبات اور شرائط مان لے جس کے بعد امریکہ ایسی صورت حال پر ہوگا کہ اسے اپنے اختیارات کو کم کرتے ہوئے پاکستان کی امداد کو جاری رکھنا پڑے گا۔اس کے بعد امریکہ کا پاکستان سے تعلّق اور اس کی اہمیّت کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے تمام تر اصولوں اور قوانین سے پیچھے ہٹنے کا فرسودہ سلسلہ شروع ہوجائے گا۔اس طرح سے امریکہ کی سنجیدگی پر پاکستانی حوصلہ افزائی بھی ختم ہوتی ہے کیونکہ پاکستان ہمیشہ پر اعتماد رہا ہے کہ واشنگٹن پاکستان جیسے اہم اتحادی سے کبھی تعلّق نہیں توڑ سکتا۔اس سے قطع نظر کہ قومی ترجیحات اور پالیسی کتنی ہی منتشر ہوں اگر کوئی ان شرائط پر مبنی طریقہ کار کو ترجیح بھی دینا چاہے تو زیادہ تر شرائط جو قانون سازی میں موجود ہیں ناقابلِ نفاذ ہیں اور بڑی صفائی کے ساتھ ناکارہ اور بے اثر کی جاسکتی ہیں۔کوئی نکتہ بھی ایسا نہیں کہ جو معاملات کی توثیق کے لیے کوئی نظام مہیا کرسکے جس سے معاہدوں کے عملدرآمد کو جانچنے کا کوئی طریقہ اختیار کیا جاسکے،ان ایشوز کے حوالے سے پاکستان کے ساتھ رجوع کرنے کا باقاعدہ طریقہ کار تشکیل پاسکے۔ایک ایسے نظام کی تشکیل کے لیے جو پاکستان اور پاکستانیوں کے لیے شفاف ہو یہ سب نکات بہت اہم ہیں۔

بہرحال یہاں اس بات کے احتساب کی بھی ضرورت ہے کہ امریکی سیکورٹی معاونت پاکستان میں موجود دہشت گردوں اور باغی گروہوں‘ جنہیں پاکستانی مدد بھی حاصل ہے‘ کے مقابلے میں اور جوہری ٹیکنالوجی کے حوالے سے اپنے مقاصد کو کتنا حاصل کررہی ہے۔

دوسری حکمت عملی جو کہ میں سمجھتا ہوں زیادہ شفاف اور نتیجہ خیز ہے‘ کے مطابق تمام تر طریقہ کار اور معاملات پاکستانی حکومت کے ساتھ اتفاق پر مبنی ہونا چاہیے۔آپس میں بات چیت کے بجائے ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرکے ہم بہت سا وقت اور بہت زیادہ وسائل ضائع کرچکے ہیں۔دونوں ملکوں نے آزادی سے اب تک امن کا تجربہ نہیں کیا،۶۲ سال تک اجنبیت اور ہر وقت جنگ کے خوف کے ساتھ رہنا ایک طویل عرصہ ہے۔

ہمارے فہم‘ حقائق کے برعکس ہیں۔کہا جاتا ہے کہ من موہن سنگھ کے سخت لب و لہجے پر زرداری کافی خفت کا شکار دکھائی دیتے تھے۔بھارت میں زیادہ تر لوگ جس طرح پاکستان کے بارے میں بات کرتے ہیں اسے سن کر تو زرداری اور زیادہ خفت کا شکار ہوجائیں گے۔یہ لوگ تو آپے سے باہر ہورہے ہیں،انہیں پاکستان پر شبہ ہے۔بہرحال سیاسی طور پر تو ہم ایک جیسے ہیں۔لوگوں کے درمیان زیادہ اور وسیع روابط کا موقع ملنا چاہیے‘اس سے یقیناً مدد ملے گی۔

من موہن سنگھ اور زرداری کے درمیان ملاقات کو ایسی توتوں کے درمیان سمجھوتے کے طور پر نہیں لیا جانا چاہیے جو لبرل سوچ کی جگہ کٹر پسندانہ سوچ پر ٹکے ہوئے ہیں۔یہ ملاقات ایسا اقدام ہے جس کا ایک مدت سے انتظار تھا اور اس سے شاید مخالفین اور عقابی سوچ رکھنے والوں کو بھی تسلی ہوئی ہوگی اور یہ بہرحال ایک لائق تحسین پیش رفت ہے۔

☆☆☆☆☆



سرزمین افغانستان میں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے طالبان مجاہدین نے صلیبی اتحادیوں کو ایسے چرکے لگائے ہیں کہ وہ حالت نزع میں ہیں۔جنوبی افغانستان میں تو مجاہدین کی کامیابیوں اور فتوحات میں ایسا تسلسل ہے کہ خود آئمۃ الصلیب بھی بلبلا اٹھے ہیں۔سقوط امارتِ اسلامیہ افغانستان کے بعد ان جنوبی علاقوں کو صلیبی اتحادیوں میں سے کینیڈا، برطانیہ جیسے ممالک کی فوجوں کے ''سپرد'' کیا گیا تھا۔یہاں طالبان کو شکست دینے کے خواب دیکھتے ہوئے کئی بار مختلف فوجی آپریشنز کیے گئے جن میں Mountain Thrust,Herrick, Silicone قابل ذکر ہیں۔لیکن گذشتہ آٹھ سالوں سے طالبان نے ان کفریہ افواج کو بے بس کر رکھا ہے۔امریکی افواج کی طرف سے شروع کیا گیا ''آپریشن خنجر'' اور برطانوی افواج کا ''چیتے کا پنجہ'' نامی آپریشن ناکامی سے دوچار ہو چکے ہیں اور ان تمام فوجی کارروائیوں میں ذلت وشکست کے علاوہ صلیبیوں کے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔

مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق 2 جولائی 2009ء کو شروع ہونے والے آپریشن خنجر میں 4500 امریکی، 800 برطانوی اور 650 مرتد افغان فوج شریک رہے۔گذشتہ سہ ماہی میں افغانستان کے ان علاقوں میں امیر المومنین ملا محمد عمر کے اعلان کردہ ''آپریشن فولادی جال'' کے نتیجے میں طالبان مجاہدین کے حملوں میں ۔۔۔صلیبی مردار ہوئے،۔۔۔۔ٹینک تباہ کیے گئے جبکہ 2 ہیلی کاپٹر مارگرائے گئے،صلیبی افواج کے مراکز پر حملے اور رسد کے سپلائی قافلوں پر کمین کارروائیاں اور دیگر مالی نقصان اس کے علاوہ ہے نیز مرتد افغان فوج کو پہنچنے والے نقصانات بھی ان میں شامل نہیں ہیں(یاد رہے کہ یہ وہ کارروائیاں ہیں جو کہ رپورٹ ہو سکی ہیں،ان کے علاوہ متعدد کارروائیاں ایسی ہیں جو جنگی حالات کی وجہ سے رپورٹ نہیں ہو سکیں)

لشکر کفار اپنی شکست وریخت کے عمل کو جتنا بھی چھپانے کی کوشش کرے،اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنی عوام اور فوج کا ''مورال اپ'' رکھنے کے لیے لاکھ جتن کر لے لیکن اپنی فوج کی دگرگوں حالت اور معیشت کی ڈوبتی ناؤ کی طرف نظر دوڑاتے ہوئے آئمۃ الصلیب نے برملا دہائی دینا شروع کر دی ہے کہ ''ہم ہار رہے ہیں''۔جولائی 2009ء میں اوباما نے صراحتاً کہا کہ ''افغانستان میں اپنی فوجیں نہیں رکھنا چاہتے،اس جنگ کو جاری رکھنا مہنگا اور مشکل ہے''۔جنرل اسٹینلے میک کرسٹل نے اپنا رونا روتے ہوئے صلیبی اتحادیوں کو متنبہ کیا کہ ''امریکہ اور نیٹو نے مزید فوج نہ بھیجی تو افغانستان میں ایک سال میں شکست ہو سکتی ہے''۔امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے اگست 2009 میں کہا تھا کہ ''امریکی فوج اور عوام دونوں تھک چکے ہیں، جنگ جیتنے یا ہارنے کا فیصلہ آئندہ 18 ماہ میں ہو جائے گا''۔افغانستان میں ایساف کے کمانڈر انچیف میک کرسٹل کے مشیر ڈیوڈ کل کلن نے کہا کہ ''دو سال میں افغانستان چھوڑ دیں گے، چاہے فتح ہو یا شکست''۔

اینڈرسن فوگ راسموسین(جو کہ صلیبی ڈنمارک کا وزیر اعظم تھا اور جس نے ڈنمارک کے اخبارات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے بعد اس رذیل اور نجس حرکت کا پورا پورا دفاع کیا) کو نیٹو کا سیکرٹری جنرل بنایا گیا تو یہ کٹر اور متعصب صلیبی بھی افغانستان میں لگے اپنے زخموں کی ' نمائش' کرتے ہوئے بولا ''نیٹو ممالک افغانستان میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔مجھے قطعاً امید نہیں کہ امریکہ اور نیٹو مل کر طالبان اور دوسرے ''دہشت گردوں'' کو افغانستان میں محفوظ پناہ گاہیں بنانے سے روک سکیں گے''۔اسی طرح امریکہ کے قومی سلامتی کے مشیر جیمز جونز نے کہا ہے کہ ''افغانستان میں لاکھوں فوج بھیجیں تو اُنہیں بھی نگل جائے گا''۔

امریکی تھنک ٹینکس کی رپورٹوں کے مطابق اس جنگ (عراق وافغانستان) میں 75134 صلیبی ومرتد اتحادی فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔امریکی ایسٹرن ہیلتھ ایڈمنسٹریشن نے تصدیق کی ہے کہ ہر سال 6552 افراد اس جنگ کے خوف سے خودکشی کرتے ہیں۔رینڈ کارپوریشن کی رپورٹ کے مطابق 3 لاکھ امریکی فوجی اس قدر شدید ڈپریشن کا شکار ہو چکے ہیں کہ کسی قسم کا کوئی کاروبارِ زندگی کرنے کے قابل نہیں رہے جبکہ تین لاکھ ستر ہزار امریکی فوجی ایک ایسے صدماتی بحران کا شکار ہوئے ہیں کہ ان کے دماغ پر ناقابلِ تلافی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔یورپی یونین کے ایک سینئر اہلکار ریپڈی ایش ڈاؤن نے کہا کہ:''مغرب کی فوجوں کو افغانستان میں واضح شکست ہو چکی ہے ہمیں امریکی جنگ میں اپنے لوگ ہلاک کروانے کی بجائے اس جنگ سے کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے''۔اب تو خود مغربی مفکرین جابجا اس بات کا اظہار کر رہے ہیں اور اُن کے تھنک ٹینکس واویلا کر رہے ہیں کہ ''افغانستان کے 80 فیصد سے زاید علاقے پر عملاً طالبان کا کنٹرول ہے''۔فتح ونصرت کا سورج سرزمینِ خراسان سے طلوع ہو رہا ہے اور یہ 'طلوع آفتاب' عقل والوں کو دعوتِ فکر دے رہا ہے کہ اس کے اجالے میں امت کے بیٹوں کی قربانیوں اور بے مثال جرأت واستقامت کے نتائج کو دیکھیں اور پرکھیں' جنہوں نے شاعر کی تخیلاتی بات کو حقیقت کا روپ دیا ہے کہ

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اس فتح وکامرانی میں جنوبی افغانستان میں موجود طالبان قیادت نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔سقوطِ امارت اسلامیہ کے فوراً بعد ہی قندھار کے بوریا نشین اور اُن کے سرفروش ساتھیوں نے یہ فیصلہ کیا کہ طاغوتِ اکبر امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے لیے سرزمین افغانستان سے کچھ ''تحائف'' بھیجنے کا بندوبست ہونا چاہیے' وہ ''تحائف'' تابوتوں میں بند صلیبیوں کی لاشوں کے سوا کچھ نہیں ہو سکتے۔اللہ رب العزت کو بھی یہی منظور تھا کہ یہی خطہ ہو گا جہاں سے مغربی دجالی تہذیب کا تابوت بھی اٹھایا جائے گا۔اس عزم کو لے کر یہ مجاہدین اپنے امیر کی اطاعت میں نکلے اور تاریخ کے اس اہم ترین باب کو اپنے پاکیزہ لہو کی بوندوں سے مرتب کرنے لگے۔یہی ہلمند وقندھار کے جانباز تھے جنہوں نے اول روز سے ہی صلیبیوں کو ناکوں چنے چبوائے اور پھر ''ہم سفر ملتے گئے' کارواں بنتا گیا'' کے مصداق جہاد فی سبیل اللہ اور جذبہ شہادت کی اس تحریک نے افغانستان کے چہار جانب اپنے آپ کو

منوایا۔صلیبی حملے کے بعد ہلمند کا نام ہی مجاہدین کے مضبوط گڑھ کے طور پر سامنے آیا اور یہیں سے امریکہ کے خلاف گوریلا جنگ کا آغاز ہوا۔سب سے پہلے امریکی زمینی افواج ہلمند کے وسیع وعریض صحرا ''ریگ'' میں اتریں۔امریکہ کا مقصد یہ تھا کہ وہ ہلمند کو کنٹرول میں لے لے اور مستقبل میں یہاں سے تحریک اٹھنے اور ہلمند کے مجاہدین کا مرکز بننے کے امکانات ختم کردے لیکن اس کی توقعات کے برعکس ہلمند نہ صرف مجاہدین کا مضبوط گڑھ بن گیا بلکہ اسے ملک بھر میں چلنے والی تحریک کا مرکز اور محور مانا جانے لگا۔

جنوبی افغانستان سے ملحق پاکستان کا صوبہ بلوچستان اس ساری صورت حال میں خاص اہمیّت رکھتا ہے۔افغانستان کے جنوب مغربی صوبوں قندھار، ہلمند، زابل اور نمروز کی سرحدیں بلوچستان سے ملتی ہیں۔۔بلوچستان اور افغانستان کے درمیان زیادہ تر آمدورفت چمن کے سرحدی علاقے سے ہوتی ہے جو خیبرایجنسی کے بعد دوسرا بڑا اہم زمینی راستہ ہے۔ایک اندازے کے مطابق چمن سے روزانہ آٹھ سے دس ہزار افراد آتے جاتے ہیں جبکہ بارہ سے پندرہ سو تک گاڑیاں بھی نقل و حمل کرتی ہیں۔ اب لشکر صلیب نے ایک نیا پینترا بدلا اور سرزمین افغانستان میں بالعموم اور جنوبی افغانستان میں بالخصوص اپنی ناکامیوں اور ذلت آمیز شکست کا جواز ڈھونڈنے کے لیے ان علاقوں سے متصل بلوچستان کو اپنے 'اہداف' میں سرفہرست رکھا ہے۔بلوچستان اور افغانستان کے درمیان مجموعی طور پر 800 کلومیٹر طویل سرحد ہے۔لیکن طالبان مجاہدین تو صلیبیوں کی کھینچی ہوئی کسی ایسی مصنوعی سرحد کے قائل سرے سے ہی نہیں ہیں۔ان کا تو نظریہ ہی یہ ہے کہ

ہر ملک، ملکِ ما است، کہ ملک خدائے ما است

لہٰذا گذشتہ آٹھ سالوں کے دوران پاکستان کے مختلف علاقوں سے تعلّق رکھنے والے ہزاروں بہادر اور غیور مجاہدین 'من انصاری الی الله' کی پکار پر لپکتے ہوئے افغانستان کے دشت و جبل میں اس پکار کا جواب دے رہے ہیں کہ 'نحن انصار الله'۔کوئی بھی رکاوٹ ان نوجوانوں کی راہ میں حائل نہ ہوسکی اور وہ تمام تر دنیاوی آسائشوں، بھرے پُرے گھروں، عزیز والدین اور اہل و عیال کو چھوڑ کر اپنے بھائیوں کی نصرت اور ایمان کے بعد اہم ترین فرض عین کی ادائیگی کے لیے افغانستان میں آموجود ہوئے۔گذشتہ آٹھ سالوں میں بلوچستان نے ہی مجاہدین کے اُس اہم ترین مرکز اور راہ داری کا کام سرانجام دیا' جس کے ذریعے اللہ کے یہ بندے جنوبی افغانستان میں صلیبیوں کے لیے پیغام اجل بن رہے ہیں۔

آخر امریکہ اور صلیبی اتحادی اس بات کو کب تک برداشت کرسکتے تھے؟ پہلے پہل اُنہوں نے (اپنی فطرت کے عین مطابق) دبے دبے لہجے میں اس بات کو ہر دوسرے تیسرے مہینے دہرانا شروع کیا کہ بلوچستان سے افغانستان کے علاقوں میں 'دراندازی' ہو رہی ہے۔جون 2007 میں اُس وقت کے امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر نے کہا تھا کہ ''بلوچستان کو دہشت گردوں کا مرکز نہیں بننے دیا جائے گا' پاکستانی حکومت کو چاہیے کہ وہ ان عناصر کے خلاف بھرپور کارروائی کرے''۔لیکن بے چاری پاکستانی حکومت آخر کن کن کے خلاف 'بھرپور' کارروائی کرے......!!؟ اُس کے لیے تو مالاکنڈ، سوات اور قبائلی علاقے ہی گلے کا پھانس بنے ہوئے ہیں کہ نہ اُگلے بنتی ہے، نہ نگلے! اب وہ کس طرح ایسے علاقے میں طالبان کے خلاف کارروائی کرے کہ جس سے ملحق افغانستان کے علاقے میں طالبان کا مضبوط ترین نیٹ ورک موجود ہے اور اگر اُن کے لیے سرحد کے اِس پار سے کوئی مشکل کھڑی کی جاتی ہے تو اُنہیں پاکستانی فوج وسکیورٹی اداروں کی ''مٹی پلید'' کرنے کے لیے زیادہ جتن ہرگز نہیں کرنے پڑیں گے کیونکہ وہ تو محض اللہ کی مدد و نصرت سے ''جدید ترین ٹیکنالوجی کے عفریت'' کو چاروں شانے چت کیے بیٹھے ہیں تو بھلا یہ پاکستانی سکیورٹی ادارے اُن کے آگے کیا بیچتے ہیں؟؟؟

اب امریکی اپنے مستقبل کے عزائم کا تواتر سے برملا اظہار کر رہے ہیں کہ کوئٹہ و بلوچستان میں طالبان شوریٰ موجود ہے اور وہ ہمارے 'اولین ہدف' پر ہے۔امریکی قونصل جنرل برائے کراچی اسٹیفن فیکن نے کہا ہے کہ ''بلوچستان میں طالبان اور القاعدہ کے مضبوط اڈے نہیں دیکھنا چاہتے۔ بلوچستان میں طالبان کی موجودگی کو جھٹلایا نہیں جاسکتا، کوئٹہ شوریٰ کی موجودگی باعث تشویش ہے، کوئٹہ شوریٰ افغانستان میں طالبان کیلئے منصوبہ بندی کرتی ہے۔ بلوچستان اور افغانستان کے درمیان طالبان آزادانہ نقل وحرکت کرتے ہیں' بعض پاکستانی ذرائع نے انہیں بتایا کہ طالبان ملک کے دیگر حصوں بشمول کراچی اور اسلام آباد تک بھی باآسانی نقل وحرکت کر رہے ہیں''۔اسلام آباد میں متعین نائب امریکی سفیر جیرالڈ فیئرسٹین نے پاکستانی صحافیوں کے ایک گروپ سے گفتگو کے دوران کہا کہ 'ملاعمر کی قیادت میں طالبان شوریٰ نے صوبہ بلوچستان میں پناہ لے رکھی ہے پاکستان ان کے خلاف کارروائی کرے'۔

> اگر امریکہ بلوچستان کو اپنے 'اہداف' میں سرفہرست رکھتا ہے تو مجاہدین اس محاذ پر بھی مستعد و تیار ہیں۔اس طرح امریکہ ایک نئے محاذ میں پھنسے گا اور مجاہدین کی کامیابیوں کے لیے کئی نئے باب کھلیں گے۔

برطانوی اخبار ''سنڈے ٹائمز'' نے دعویٰ کیا ہے کہ ''امریکا نے کوئٹہ میں طالبان قیادت کو نشانہ بنانے کی دھمکی دی ہے''۔برطانوی اخبار کی امریکی حکام کے حوالے سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''امریکا نے پاکستان سے کہا ہے کہ طالبان کے رہنما ملاعمر اور طالبان شوریٰ کے رہنما بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں چھپے ہوئے ہیں۔انہیں زمینی فوج اور ڈرون کے ذریعے نشانہ بنایا جائے گا''۔ پاکستان میں نائب امریکی سفیر جیرالڈ فیرسٹن نے یہاں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ طالبان کا کمانڈسسٹم کوئٹہ میں موجود ہے اور کوئٹہ کے گردونواح سے کارروائیاں کر رہے ہیں، حکومت پاکستان طالبان قیادت کو گرفتار کرے۔ پاکستان میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کہا ہے کہ ''دہشت گردوں کے اڈوں سے متعلّق امریکا کی فہرست میں کوئٹہ سب سے اوپر ہے''۔ذرائع کے مطابق امریکہ' کوئٹہ، لورالائی، قلعہ سیف اللہ، ژوب، پشین اور قلعہ عبداللہ سمیت ضلع نوشکی و خاران اور چاغی میں بھی اس نوعیت کی (یعنی ڈرون میزائل حملوں جیسی) کارروائی عمل میں لاسکتا ہے۔

اس حوالے سے پاکستانی صدر زرداری، آرمی چیف کیانی، آئی ایس پی آر کے ترجمان اطہر عباس کا یہ بیان سامنے آیا کہ بلوچستان پر ڈرون حملوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔اس کے ساتھ ساتھ مختلف مذہبی و سیاسی جماعتوں کے راہ نماؤں نے بھی بیانات داغے کہ بلوچستان میں ڈرون اٹیک قطعاً

نا قابل قبول ہیں۔ گویا دوسرے الفاظ میں وزیرستان، باجوڑ اور دیگر قبائلی علاقوں میں تو ڈرون میزائل حملے ہو رہے ہیں، وہ ان تمام ''ذمہ داران'' کی باہمی رضامندی سے ہو رہے ہیں، اسی لیے حکمرانوں کی طرف سے کبھی نہیں کہا گیا ان ڈرون حملوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور اسی طرح یہ سارے حملے تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے لیے بھی ''قابل قبول'' ہیں۔ (خیر یہ تو جملہ ہائے معترضہ تھے)

یہاں ہم اختصار سے عالمی تحریک جہاد میں بلوچستان کے کردار کا جائزہ لیتے ہیں۔ بلوچستان کئی حوالوں سے تحریک جہاد کے لیے اہم ہے۔ امت کے بطلِ جلیل خالد شیخ محمد کا تعلّق سرزمین بلوچستان ہی سے ہے۔ چمن سے ملحقہ افغان سرحد کے اُس پار امیر المومنین ملا محمد عمر کا تعلّق بھی قندھار سے ہے اور طالبان مجاہدین کے مضبوط ترین مرکز ہلمند کی سرحد بلوچستان کے شہر دال بندین کے ساتھ لگتی ہے۔ چمن قندھار سرحد سے مجاہدین کی آمد و رفت سارا سال عموماً اور ماہِ گرما میں خصوصاً جاری رہتی ہے۔ پاکستانی فورسز 'حق نمک' ادا کرنے کے لیے مجاہدین کے راستوں کو مسدود کرنے کی تگ و دو کرتی رہتی ہیں لیکن یہ قدم کسی کے روکے کہاں رکتے ہیں بھلا!!؟

اس سال کوئٹہ چمن روٹ پر نیٹو کو رسد پہنچانے والے قافلوں کو متعدد بار نشانہ بنایا گیا۔ 3 جون 2009ء کو بلوچستان کے ضلع قلات کے علاقے سوراب میں نیٹو سپلائی کنٹینر پر حملہ ہوا۔ اس واقعہ میں چار افراد ہلاک اور گیارہ زخمی ہوئے جبکہ نیٹو کے لیے سامان لے جانے والے تین ٹرالرز تباہ ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق اس سے پہلے بھی ان علاقوں میں ٹرالروں پر فائرنگ کے واقعات رونما ہو چکے ہیں اور ایک ٹرالر ڈرائیور بھی ہلاک ہوا۔ 31 اگست 2009ء کو مجاہدین نے چمن میں نیٹو ٹرمینل پر حملہ کر کے 25 کنٹینر تباہ کر دیے، 9 ستمبر 2009ء کو چمن ہی میں نیٹو ٹرمینل پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 8 کنٹینر تباہ ہو گئے، 13 نومبر 2009ء کو بولان میں مچھ کے مقام پر نیٹو رسد کے قافلہ پر حملہ کیا گیا جس میں 8 کنٹینر تباہ ہوئے۔

کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ اُنہیں قلعہ سیف اللہ کی گرال پوسٹ کے قریب شدید مقابلے کے بعد سخت زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا، اور آج کل وہ راولپنڈی میں پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کی قید میں ہیں۔ اسی طرح عبداللہ محسودؒ کو 24 جولائی 2007ء کو پاکستان کی ناپاک فوج نے ژوب کے مقام پر شہید کیا۔ ''دنیا نیوز ٹی وی'' کی رپورٹ کے مطابق پچھلے ایک سال میں حکومت کی طرف سے طالبان کو ختم کرنے کے لیے بلوچستان میں 50 آپریشنز کیے گئے۔ جبکہ باوثوق ذرائع کے مطابق ''برطانیہ طالبان کے خلاف جنگ کے لیے فرنٹیئر کور کی تربیت کے لیے تربیتی کیمپ کوئٹہ میں تعمیر کرے گا۔ برطانوی اخبار کی رپورٹ کے مطابق صوبہ بلوچستان میں طالبان کے خلاف لڑائی میں چوبیس برطانوی اور چھ امریکی عسکری ماہرین' فرنٹیئر کور کے تین سو ساٹھ اہلکاروں کی تربیت کریں گے۔ کیمپ کی تعمیر مکمل ہونے پر آئندہ سال اگست سے تربیت کا آغاز کیا جائے گا جو تین سال تک جاری رہے گی''۔ اطلاعات کے مطابق اس منصوبے کو خفیہ رکھا جا رہا ہے کیونکہ پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد پہلی دفعہ بلوچستان میں غیر ملکی فوجیوں کا قیام ہو گا۔

''پتھر کے دور میں بھیج دینے'' کی دھمکی کے نتیجے میں ڈر کے مارے ٹھٹھر اور سہم جانے والے پاکستانی حکمرانوں نے گیارہ ستمبر کے مبارک معرکوں کے بعد بلوچستان کو بھی پاکستان کے دیگر علاقوں کی طرح صلیبیوں کے لیے وقف کر دیا۔ امریکی سینٹ کے انٹیلی جنس کمیٹی کی چیئرمین ڈیانی فین سٹائین نے ایک بیان میں کہا کہ ڈرون طیارے پاکستان ہی سے اڑتے ہیں اور اپنے ہدف کو نشانہ بنانے کے بعد اُنہی ایئر بیسز پر لینڈ کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے قبل لندن گوگل میں بلوچستان کے شمسی ایئر بیس پر ڈرونز کی موجودگی کے حوالے سے تصاویر بھی شائع ہوئی تھیں۔ امریکی جاسوس طیارے ڈرون کے بارے میں مصدقہ اطلاعات ہیں کہ شمسی ایئر پورٹ سے اڑ کر قبائلی علاقوں میں ہدف کو نشانہ بناتے ہیں۔ کوئٹہ اور گرد و نواح میں ڈرون حملوں کے لئے شمسی ایئر پورٹ بہت قریب ہے، قندھار اور کابل بھی اس مقصد کے لئے چنداں فاصلے پر نہیں ہے۔ شمسی ایئر بیس بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ کے جنوب مغرب میں تقریباً سو کلومیٹر دور ضلع واشک میں واقع ہے۔ کئی کلومیٹر پر پھیلے ایئر بیس کے مغرب میں تقریباً دو سو کلومیٹر دور ایران کی سرحد واقع ہے۔

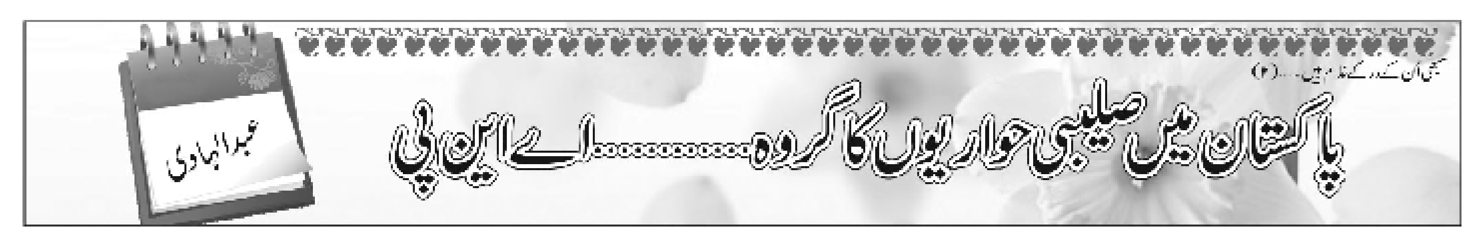
> جنرل اسٹینلے میک کرسٹل نے اپنا رونا روتے ہوئے صلیبی اتحادیوں کو متنبہ کیا کہ ''امریکہ اور نیٹو نے مزید فوج نہ بھیجی تو افغانستان میں ایک سال میں شکست ہو سکتی ہے''۔

یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ طالبان کی متذکرہ بالا کامیابیوں اور جنوبی افغانستان میں فتوحات کے پیچھے آئی ایس آئی یا ''پاکستانی ہمدردوں'' کا ہاتھ ہے۔ مجاہدین کی کامیابیوں کو گہنانے کے لیے ہمیشہ سے یہ زہریلا پراپیگنڈا کیا جاتا رہا ہے کہ ''صاحب! یونہی تو نہیں ہو جاتا نا سب کچھ! آخر کوئی نہ کوئی تو پیچھے ہوتا ہی ہے...... اور پھر آئی ایس آئی بھی اندر خانے کچھ نہ کچھ ضرور مدد کرتی ہے طالبان کی.........'' وغیرہ وغیرہ۔ جو کچھ یہ گروہِ خبیثہ پاکستان بھر میں مجاہدین کے ساتھ کر رہا ہے اور جس طرح مجاہدین آئے روز ان پر کاری سے کاری ضربیں لگا رہے ہیں' کیا یہ سب کچھ دیکھ کر بھی کوئی عقل مند فرد یہ سوچ سکتا ہے کہ ''امداد باہمی کا سلسلہ تو منقطع نہیں ہو سکتا''۔ کیا اب بھی یہ امر تحقیق طلب ہے کہ آئی ایس آئی اور تمام پاکستانی ادارے اس قدر بدبخت ٹولے ہیں کہ مجاہدین جن کو ایک آنکھ نہیں بھاتے، جہاد کا لفظ کانوں میں پڑتے ہی ان کے باؤلے پن کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ منہ سے باقاعدہ جھاگ نکلنا شروع ہو جاتی ہے لیکن مجاہدین کی تمام تر کامیابیوں کا سہرا بھی انہی کے سر ہوتا ہے۔ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ

معروف طالبان کمانڈر ملا منصور داد اللہ 11 فروری 2008ء کو پاکستانی سیکورٹی فورسز

شمسی ایئر بیس کے ایک جانب ریگستان اور ایک طرف پہاڑی علاقہ ہے اس کے مشرق میں ضلع قلات اور ضلع خضدار جنوب میں جنوب مشرقی ضلع پنجگور اور ضلع آواران جبکہ شمال مغرب میں ضلع خاران اور ضلع چاغی واقع ہے۔ افغانستان پر صلیبی یلغار کے بعد شمسی ایئر پورٹ امریکی فوج کو دے دیا گیا اسی دوران ایئر بیس کے رقبے میں مزید اضافہ کر دیا گیا اور اس کے ارد گرد باڑ لگائی گئی۔ شمسی ایئر بیس کے قریب رہنے والے کئی گھروں کو بیس سے دور منتقل کر دیا گیا۔ مقامی افراد کے مطابق شمسی ایئر بیس جسے اب شمسی کہا جاتا ہے' رات نو بجے سے بارہ بجے تک کسی بھی فرد کو اس ایئر بیس کی حدود یا قریبی علاقے میں جانے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے

(باقی صفحہ ۵۴ پر)



مشرقی پاکستانی میں عوامی لیگ کے اندرونی خلفشار اور نااتفاقیوں کے باعث ۲۵ جولائی ۱۹۵۷ء کو نیشنل عوامی پارٹی (NAP) کی شکل میں اشتراکیوں کا ایک نیا اتحاد وجود میں آیا۔مولانا بھاشانی کی سربراہی میں قائم ہونے والے اس اتحاد میں مغربی پاکستان کی بائیں بازو کی جماعتوں کی اکثریت نے شمولیت اختیار کی۔نیشنل عوامی پارٹی میں ادغام کرنے والی جماعتوں میں پاکستان نیشنل پارٹی (جو آزاد پاکستان پارٹی ،سرخ پوش،سندھی وعوامی اور دیگر چھوٹی جماعتیں شامل تھیں) بھی شامل تھی۔نیشنل عوامی پارٹی کے نمایاں کرتا دھرتاؤں میں عبدالغفار خان ،عبدالصمد اچکزئی،مولانا بھاشانی،شہزادہ عبدالکریم،جی ایم سید شامل تھے۔

اشتراکیت ،علاقیت اور دین بیزاری کے اس شتر بے مہار قبیلے کے سرکردہ عبدالغفار خان عرف باچا خان نے اپنے آپ کو پختونوں کا نام نہاد نجات دہندہ قرار دیتے ہوئے شروع دن سے اس بہادر اور جری قوم کو ایک نئی راہ پر گامزن کرنے کی کوشش کی۔باچا خان کے مذموم مقاصد میں نمایاں ترین مقصد یہ تھا کہ کسی طرح اس نڈر اور دین اسلام پر مرمٹنے والی قوم کو بزدلی اور دین سے لاتعلقی کا سبق پڑھایا جائے اور دین بیزار اور لامسجد 'لا الہ' کے مکروہ نعرے پر چلنے والی اشتراکی تحریک کی راہ پر چلا دیا جائے۔اپنے اسی مکروہ مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

ہندوستان میں کفار سے مرعوب ومغلوب سرسید احمد نے تہذیبِ مغرب کے شکنجے میں امتِ مسلمہ کو جکڑنے کے لیے نام نہاد علی گڑھ تحریک شروع کی۔جب کہ باچا خان نے بھی 1929ء میں اہل اسلام سے محبت اور مضبوط تعلّق کو اپنی زندگی کا جزولاینفک سمجھنے والے پختونوں کو اسلام کے آفاقی پیغام سے بے زار کرنے اور مدارسِ دینیہ سے دور کرنے کے لیے نام نہاد ''آزاد اسکول'' کی بنیاد رکھ کر یہ نعرہ لگایا کہ ''انقلاب کا واحد راستہ عصری تعلیم کا حصول ہے''۔

سرحدی گاندھی کے نام سے پہچانا جانے والا باچا خان بظاہر اسٹیبلشمنٹ سے لڑنے کو جزو ایمان خیال کرتا تھا لیکن اندرون خانہ حکومتی سیف ہاؤسوں کی راہداریوں میں دکھائی دیتا تھا۔وہ عوام کے سامنے کشمکش پیہم کو اپنا اعزاز گردانتا تھا' حقیقتاً غیور پختونوں کو سودے بازی اور ساز باز کے انداز و اطوار سکھانے میں مگن رہتا تھا۔اگرچہ وہ بظاہر کفری جمہوریت کا ہی پرچم اٹھائے دِکھتا تھا مگر درپردہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے میل جول بڑھانے اور اس کے عزائم میں رنگ بھرنے لگا رہتا تھا۔فروری 1975ء میں بھٹو نے پی پی پی کے حیات محمد شیرپاؤ کے قتل پر نیشنل عوامی پارٹی پر پابندی عاید کر دی۔پابندی کے بعد نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے نام سے نئی جماعت تشکیل دے دی گئی۔ ماضی کی طرح یہ بے ذوق سرکس بھی جلد ہی ذاتی مفادات اور اندرونی نااتفاقیوں کے باعث ختم ہوگیا۔باچا خان کے بیٹے ولی خان سمیت 52 دیگر افراد پر ملکی بغاوت کا مقدمہ 'حیدرآباد ٹریبونل' میں چل رہا تھا کہ ضیاء الحق نے مارشل لاء لگا کر' اپنی حمایت اور ایجنڈے کی تکمیل کے لیے ولی خان اینڈ کمپنی پر عاید تمام مقدمات ختم کر دیے اور تمام لوگوں کو 'حب الوطنی' کے سرٹیفکیٹ دے دیے۔ 1986ء میں ۴ اشتراکیت پسند جماعتوں' عوامی تحریک ،کسان مزدور اتحاد ،ڈیموکریٹک اور پاکستان نیشنل پارٹی نے مل ادغام کے بعد عوامی نیشنل پارٹی (اے این پی) کے نام سے ایک نئی جماعت بنالی۔ذاتی مفادات اور ہندوستان سے اپنے دیرینہ تعلقات کو ہمیشہ ترجیح اوّل میں رکھا۔اپنی بیماری کے ایام میں بسلسلہ علاج ہندوستان کا سفر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے ضیاء الحق کے خصوصی جہاز میں کیا اور اس کی وفات پر راجیو گاندھی خصوصی طور پر پاکستان آیا۔اپنے آپ کو پختونوں کا حقیقی ترجمان اور ان کے نام نہاد حقوق کی علمبردار کہنے والا' شروع وقت سے ہی پاکستان کو سامراج کا ایجنٹ کہہ کر دھتکارتا رہا اور وقتِ مرگ اپنے اخروی انجام کو کیفرکردار تک پہنچانے کے لیے' قبر کے انتخاب کے لیے افغانستان کو چنا۔

تین دہائیاں قبل 1979ء میں سوویت یونین اپنے سرخ درندوں کے ہمراہ افغانستان میں تباہی وبربادی کے لیے آئی تو پختونوں کی 'خیرخواہ' اے این پی' افغانی مسلمانوں کے خلاف کرب و اذیت کے پہرے میں' وقت کے' شیطانِ بزرگ' سوویت یونین کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی تھی۔اے این پی کے کرتا دھرتا ایڑیاں اٹھا اٹھا کر اور دیدے پھاڑے دیکھنے لگے کہ کب روس کا تسلط ہوتا ہے اور کب سرخ عفریت کا سورج افغانستان میں طلوع ہوتا ہے؟ اے این پی کے بڑوں کی یہ بڑھکیں بھی زمانے بھر نے سنیں کہ ''ہم اب سرخ ٹینکوں پر بیٹھ کر ہی پاکستان آئیں گے''۔انہیں ہی دنوں میں ابن الوقت ولی خان نے کابل کی کٹھ پتلی اشتراکی حکومت کی پناہ میں بیان داغا کہ ''دنیا کہہ رہی ہے کہ افغانستان میں جنگ ہو رہی ہے لیکن یہاں کابل میں تو سوائے امن کے کچھ نہیں ہے''۔

کابل کے دین بیزار،ایمان فروش حکمرانوں سے اے این پی کا تعلّق اس وقت تک جاری رہا ،جب تک ان کے زوال کا وقت نہیں آ گیا۔یہاں تک کہ سخت جان مجاہدین اسلام نے سرخ ریچھ اور اس کی کٹھ پتلی حکومت کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کر دیا۔

امت مسلمہ کے درد سے آشنا' اس کے بہادر اور صف شکن مجاہدین کے ہاتھوں روس کی ذلت آمیز شکست کے بعد' دنیائے عالم سے اشتراکیت دنیا کے نقشے سے سمٹتے ہوئے عالمی منظرنامے سے غائب ہوگئی۔اور ساتھ ہی ساتھ دائیں اور بائیں بازو کی واضح فکری تقسیم اور امتیازات بھی اختتام پذیر ہوئے۔سوویت یونین کے خاتمے کے بعد' صلیبی ہرکارے امریکہ نے اس کی جگہ لے لی اور دنیا پر صلیب کے تسلط کے لیے امت مسلمہ کے خلاف واضح طور صلیبی جنگ کا آغاز کیا۔صلیبی تسلط

> **چند ٹکڑوں کی خاطر ضمیر وایمان بیچنے والے اس گروہ میں ایم کیو ایم اور اے این پی بھی اکٹھی کھڑی ہیں جبکہ یہ جماعتیں اپنے قیام کے آغاز ہی سے ایک دوسرے کی مدمقابل اور باہم متصادم ہیں۔**

پرمبنی نام نہاد 'یک محوری دنیا' (uni polar world) میں سبھی صلیبی امریکہ کے در کے غلام بن گئے۔ دنیا کی مختلف قومیں 'صلیبی غلامی' کو اپنی پیشانیوں پر سجانے لگیں، امریکی چاکری میں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے لگیں اور شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مکروہ افعال میں لگ گئیں۔ یہاں تک کہ اشتراکیت کے علم بردار 'روس اور چین بھی مسلمانوں کے خلاف 'امریکی ہتھکنڈوں' میں شریک ہونے لگے۔

صلیب کے اس تسلط نے اوروں کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک کے حکمرانوں کو بھی ایمان سے ارتداد کی طرف دھکیلتے ہوئے صلیبی صہیونی فسادی اتحاد کا حصہ بلکہ فرنٹ لائن اتحادی بنا دیا۔ ایمانی پستی اور بے حمیتی کے اس سفر میں دیگر مسلمان ممالک کی طرح پاکستان نے بھی اپنی ترجیحات کا تعیّن صلیبی سرغنہ امریکہ کے زیر ہو کر کیا اور یہاں بھی دائیں' بائیں کی تفریق مٹ گئی اور سبھی اسی صنم خانے کے پجاری کے مصداق امریکی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو گئے۔ پاکستانی حکومت، فوج اور اداروں کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں کی اکثریت امریکی غلامی کا ناپاک لباس زیبِ تن کر چکی ہے۔ پاکستان میں صلیبیوں کے لیے راہیں ہموار کرنے والوں میں اے این پی نے شروع دن سے ہی کلیدی کردار ادا کیا اور ہر موقع پر یہ ثابت کیا کہ ننگ دین و ننگ ملت' ضمیر فروشوں کا یہ گروہ ہمیشہ ہی سے اسلام اور اہل اسلام کے مخالف وزن ڈالنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

گراوٹ، زوال اور ڈھلوان کا یہ سفر ایک مدت سے جاری ہے اور ملحدانہ اشتراکی نظریات رکھنے والی اے این پی تیزی کے ساتھ پستیوں کی طرف لڑھکتی 'اپنی' منزل مقصود' کی طرف گامزن ہے۔ اور یہ سب آناً فاناً نہیں ہوا۔ روس کے خلاف افغان جہاد کے دوران اے این پی کے کرتا دھرتاؤں کو' جو افغانستان میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے اور کابل کی حکومت کی پناہ میں تھے' جب یقین ہو چلا کہ اب مجاہدین کے ہاتھوں اس کے پشتی بانوں کا بھی چل چلاؤ ہے تو انہوں نے افغان جہاد سے متعلّق بیانات داغے کہ ''یہ جنگ' امریکی سامراج کی جنگ ہے اور (روسی جارحیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے والے) مجاہدین' امریکی ایجنٹ اور اس کے پٹھو ہیں''۔

آج وہی امریکہ دنیائے عالم میں' اہل اسلام کے خلاف صلیبی جنگ (crusade war) کا اعلان کرتا ہوا' 42 دیگر صلیبیوں کے ساتھ' افغان مسلمانوں کا خون بہانے کے لیے خطہ جواں مرداں میں موجود ہے تو کل تک امریکہ کو سامراج کہنے والے آج امتِ مسلمہ کو تہہ تیغ کر دینے صلیبی مشن میں اسی صلیبی امریکہ کے ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ جن کی زبانیں' انگریز اور امریکی سامراج کے خلاف سینہ سپر رہنے کے دعوے کرتے نہ تھکتی تھیں' آج وہی سجدہ ریز ہوئے' اسی امریکہ اور اس کے اتحادی انگریزوں کی خوشنودی کے لیے نئی سے نئی راہیں تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔

بیسویں صدی کے اختتام پر' سگ صلیب پرویز مشرف نے جب نام نہاد ریفرنڈم کا اعلان کیا تو اپنے قیام کے اولین دن سے فوج کی مخالفت کے دعوے کرنے والی 'بائیں بازو' کی اس جماعت نے بظاہر غیر جانبداری اور درون خانہ اس کی مکمل حمایت کی۔ ایک بار پھر نام نہاد اصول اور نظریات' زمینی حقیقتوں' کے سامنے ڈھیر ہو گئے۔

> ولی خان نے کابل کی کٹھ پتلی اشتراکی حکومت کی پناہ میں بیان داغا کہ ''دنیا کہہ رہی ہے کہ افغانستان میں جنگ ہو رہی ہے لیکن یہاں کابل میں تو سوائے امن کے کچھ نہیں ہے''۔

شیطان کبیر امریکہ پر گیارہ ستمبر کی مبارک یلغار کے بعد اے این پی کی اسلام بیزاری مزید واضح ہو گئی اور ہمیشہ کی طرح' حق و باطل کے اس معرکے میں بھی اس نے شر کی صفوں کا رخ کیا اور باطل کے کیمپوں میں صلیب کے سامنے سجدہ ریزی کے نجس افعال کا تسلسل سے اعادہ کیا۔

لال مسجد کی تحریکِ 'شریعت یا شہادت' کے موقع پر اور اس کے بعد اللہ کے اس گھر کی بے حرمتی اور حاملین کتاب و سنت کے ساتھ ہونے والے سانحہ عظیم کے موقع پر اے این پی نے کفر کے پلڑے میں اپنا وزن ڈالتے ہوئے' سگ امریکہ پرویز کا ساتھ دیا اور پرویزی اقدامات پر تحسین کے ڈونگرے نچھاور کرتے ہوئے کفر سے اپنے دیرینہ تعلقات کو دہرایا۔

3 جولائی 2007ء کو ناپاک فوج کے لال مسجد میں حاملین قرآن و سنت اور اصحاب صفہ کے ورثا پر' آپریشن سائلنس' کے بعد جب پوری امت مسلمہ کرب اور اذیت میں مبتلا تھی تو لال مسجد کے سانحے کے موقع پر بھی اے این پی صلیب کا مطلوبہ کردار ادا کرتے ہوئے امت کے زخموں پر نمک پاشی کے عملِ نجس میں محو تھی اور فوج کے ان اقدامات پر تحسین کے ڈونگرے برسا رہی تھی۔

سوات میں دو سال سے جاری فوج گردی کے دوران صلیب کی پجاری ناپاک فوج کو طالبان مجاہدین کی طرف سے مسلسل ہزیمت کا سامنا رہا۔ مجاہدین کے ہاتھوں اپنی درگت بنتے دیکھ کر ناپاک فوج نے پینترا بدلا اور اے این پی کے ذریعے دھوکہ دیتے ہوئے تحریک نفاذ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے نام نہاد معاہدہ 'نظام عدل' کیا۔ اس معاہدے کے پیچھے مقاصد یہ تھے کہ ایک تو فوج کی شکست خوردگی کے حالات میں کچھ تعطل آ جائے گا اور اگر تحریک طالبان نے اس معاہدہ کو تسلیم نہ کیا تو تحریک طالبان اور تحریک نفاذ شریعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باہم گتھم گتھا ہو جائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ عوام بھی ان کے خلاف ہو جائیں گے۔ فوج کی ساری منصوبہ بندی میں اے این پی نے کلیدی کردار ادا کیا۔ طالبان مجاہدین نے نظام عدل معاہدہ سے اتفاق نہ رکھتے ہوئے بھی تحریک نفاذ شریعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ نتیجتاً جب ناپاک فوج کی منصوبہ بندی دھری کی دھری رہ گئی تو صلیبی غلام پاکستانی حکومت اور فوج نے تحریک طالبان پر نام نہاد الزام لگا کر ایک بار پھر فوج گردی کا آغاز کر دیا۔

صلیبی غلام پاکستانی حکومت کی طرف سے دھوکہ دہی اور فریب پر مبنی 'نظام عدل معاہدہ' کے بعد سوات اور ملاکنڈ پر ایک بار پھر فوج گردی پر اے این پی سرغنہ اسفندیار ولی ایک پریس کانفرنس میں ناپاک فوج کی مکمل طور پر ترجمانی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''ہم سوات آپریشن سے مطمئن ہیں، آپریشن کے بارے میں سرحد حکومت کو باخبر رکھا جا رہا ہے۔ ملاکنڈ ڈویژن میں عسکریت پسندی کے خاتمے کیلئے فوجی آپریشن مجبوری کے تحت کیا گیا کیونکہ شدت پسندوں نے سوات امن معاہدے کو کامیاب ہونے نہیں دیا اور طاقت کے بل بوتے پر اپنا خود ساختہ ایجنڈا لوگوں پر مسلط کرنے کی کوشش کی''۔

اسفند ولی مزید کہتا ہے کہ ''سرحد حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کی خواہش پر نظام عدل کے نفاذ کا معاہدہ کیا تھا جس کے جواب میں وعدہ کیا گیا تھا کہ اگر نظام عدل نافذ کر دیا جائے تو امن کی ذمہ

داری وہ لیں گے۔لیکن افسوس شدت پسندوں نے ایسا نہیں کیا اور لاقانونیت کا سلسلہ بدستور جاری رہا''۔

اس نے ایک بار پھر بہروپیے کا روپ دھارتے ہوئے کہا کہ ''ہم اب بھی ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کے ساتھ نظام عدل کے نفاذ کا وعدہ پورا کرنے کو تیار ہیں کیونکہ ہم عوام کی رائے کو ہمیشہ اولیت دیتے رہے ہیں''۔

وزیرستان میں ناپاک فوج کی حالیہ فوج گردی سے قبل ہی اے این پی اور اس جیسی دیگر جماعتوں کے بیانات آنا شروع ہوگئے کہ سوات کی طرز پر تمام قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن ہونا چاہیے۔گویا رسی کھینچنے پر'غلاموں نے دوبارہ دم ہلانا شروع کر دی۔آپریشن سے تقریباً ایک ماہ قبل پشاور میں اے این پی کے سرغنہ اسفند یار ولی کی صدارت میں منعقدہ نام نہاد قبائلی امن جرگے نے وزیرستان سمیت تمام قبائلی علاقوں میں سوات کی طرز پر آپریشن کا مطالبہ کر دیا۔فرنٹیئر ہاؤس پشاور میں ہونے والے اس جرگہ کے بعد اسفند ولی نے کہا ہے کہ جب تک قبائلی علاقہ جات میں امن قائم نہیں ہوتا اس وقت تک پاکستان ترقی نہیں کرسکتا۔

شیطان کبیر امریکہ پر گیارہ ستمبر کی مبارک یلغار کے بعد اے این پی کی اسلام بیزاری مزید واضح ہوگئی اور ہمیشہ کی طرح' حق و باطل کے اس معرکے میں بھی اس نے شر کی صفوں کا رخ کیا

اسفند ولی نے امریکہ سے واپسی پر حق نمک ادا کرتے ہوئے کہا۔''میں وہاں پختونوں کا مقدمہ لڑنے گیا تھا اور'دہشت گردی' کی جنگ ہماری اپنی جنگ ہے''۔ابھی تک یہ نہیں بتایا جاسکا کہ امریکہ کے ''قاضی'' کے سامنے کون سا مقدمہ پیش کیا گیا؟ کون سی دادرسی چاہی گئی؟ کیا فیصلہ صادر ہوا؟ امریکہ نے کیا ضمانتیں دیں اور اے۔این۔پی کی طرف سے کس کردار کا عہد کیا گیا؟

صلیب کی اس خدمت پر پاکستانی انتظامیہ نے اے این پی کو خصوصی پروٹوکول سے نوازا۔سگ امریکہ زرداری کے ہمراہ امریکہ میں اپنے'خداؤں' کے حضور سجدہ ریزی کے موقع پر اے این پی کے کرتا دھرتاؤں کو سب سے زیادہ نوازا گیا اور ذلت و پستی کی ہر'تقریب' میں اسفند ولی کو زرداری کے ساتھ ساتھ پیش کیا گیا۔اپنے آقاؤں کے تلوے چاٹنے کے بعد پاکستان پہنچ کر زرداری نے (اپنے خداؤں کے احکامات کی بجا آوری میں) بیان داغا کہ ''اسفند ولی کو میرے بعد سب سے زیادہ پروٹوکول دیا جائے اور پاکستان میں اس کی حیثیت میرے بعد سب سے معتبر سمجھی جائے''۔

موجودہ دور کی اس صلیبی جنگ میں'صلیبی قومیں اسلام اور اہل اسلام کو زیر کرنے کے لیے جہاں کھل کر خود سامنے آگئیں ہیں وہاں وہ ہر خطے میں اپنے غلاموں کی قطاریں بنانے میں بھی مصروف ہیں کہ کسی ایک غلام کی درگت بننے کے بعد دوسرے کو اس جنگ جھونک دیا جائے تاکہ پوری دنیا میں اپنی نام نہاد خدائی کو تحفظ ملتا رہے۔(ان شاء اللہ،مجاہدین اسلام اللہ کی تائید و نصرت سے دنیائے عالم میں صلیبیوں اور ان کے سجدہ ریزوں کا ہر میدان میں قلع قمع کریں گے اور چہار دانگ عالم میں پرچم اسلام لہرا کر ہی دم لیں گے)۔صلیبیوں نے اپنے انہیں مذموم مقاصد کے تحت پاکستان میں اپنے غلاموں کی بھرتی کی ہے۔اور اس صف میں بظاہر ایک دوسرے کی جڑیں کاٹنے والے'ایک ہی قطار میں کھڑے رہ کر اپنے آقا کے تلوے چاٹنے پر معمور ہیں۔چند ٹکڑوں کی خاطر'ضمیر و ایمان بیچنے والے اس گروہ میں ایم کیو ایم اور اے این پی بھی اکٹھی کھڑی ہیں جبکہ یہ جماعتیں اپنے قیام کے آغاز ہی سے ایک دوسرے کی مدمقابل اور باہم متصادم ہیں۔اپنے آقاؤں کے قدموں میں گرنا ان کے لیے زندگی کا سب سے بڑا اکرام ٹھہرا ہے اور انسانی لباس میں صلیبی لشکر کے ان درندوں کے خونی پنجوں پہ بوسے دینا'انہوں نے اپنے لیے سب سے بڑی سعادت قرار دیا ہے۔بئسما الشترو به انفسهم

پستی اور گراوٹ کے سفر پر گامزن یہ دونوں جماعتیں اپنے سارے اختلافات بھلا کر ایک دوسرے کی ہاں میں ہاں ملا رہی ہیں۔پرویزی ریفرنڈم سے لے کر قرآنی احکامات میں تحریف کے نام نہاد'حقوقِ نسواں بل' کی منظوری تک،لال مسجد کے عظیم سانحہ سے کر سوات میں فوج گردی تک،غیرت مند قبائل میں ناپاک فوج کے آپریشن سے لے کر جہاد افغانستان اور پوری دنیا میں جاری'دہشت گردی' کے خلاف جنگ تک کے سفرِ ارتداد میں اے این پی اور ایم کیو ایم لشکر کفار کے ساتھ کھڑی ہیں۔ابھی حال میں جب صلیبی آقاؤں نے ان جماعتوں سے ارتداد سے بھی آگے قدم اٹھانے کو کہتے ہوئے'ڈو مور' کہا تو اے این پی کی طرف سے یہ آوازہ بلند کیا گیا کہ پاکستان کا نام اسلامی کی بجائے 'عوامی جمہوریہ پاکستان' ہونا چاہیے اور کفر وارتداد کے سفر میں اس کی ہمراہی ایم کیو ایم نے فوراً اس کی تائید میں بیانات داغنے شروع کر دیے۔

جس طرح سرخ سویرے کے پجاریوں کو ماضی قریب میں ذلت و شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا،اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مستقبل قریب میں بھی کفر والحاد کے ان پیر کاروں اُسی طرح اپنے زخم چاٹنے ہوں گے،فرق صرف اتنا ہے کہ ماضی میں شیطان لعین نے ان کے لیے امریکہ کی صورت میں ایک نیا'الٰہ' تخلیق کرتے ہوئے'اِنہیں اُس کی بندگی و عبادت کی طرف راغب کر دیا تھا لیکن اب کے یہ صنمِ اکبر بھی مجاہدین کی ضربوں سے نڈھال و بے حال ہے اور اس کے موت کے ساتھ ہی اِس کے کاسہ لیسوں کا بوریا بستر بھی ہمیشہ کے لیے گول ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

جہاد فی سبیل اللہ چند شخصیات،تنظیموں اور اقوام سے مشروط نہیں،نہ یہ ان تک محدود کسی مسئلے کا نام ہے۔یہ تو حق و باطل کا وہ ازلی معرکہ ہے جو اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس دنیا کی بساط لپیٹ نہ دیں۔ملا محمد عمر اور شیخ اسامہ بن لادن حفظہما اللہ تو بس لشکرِ اسلام کے دو سپاہی ہیں.....جب کہ اسلام اللہ کا دین ہے.....وہ دین جسے اس نے اپنے رسولوں اور اہل ایمان بندوں کے لیے پسند کر لیا.....اللہ تعالیٰ محمد عمر اور اسامہ سے پہلے بھی اپنے دین کی حفاظت کرتا تھا.....ان کی زندگی میں بھی اسی نے اس دین کا دفاع کیا.....اور ان کے بعد بھی وہی اس دین کا نگہبان ہوگا!''

(شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

القاعدہ......افغانستان میں نئے کرزئی کے متلاشی کا اصل ہدف

رب نواز فاروقی

سرزمین افغانستان فراعنہ وقت اور نمارید زمانہ کا قبرستان ثابت ہوئی ہے۔1842 میں صلیبی برطانیہ اور 1989 میں سوویت یونین اور اب امریکہ و یورپ سمیت صلیبی اتحاد کو اپنے منطقی انجام تک پہنچانے میں اسلامیان افغانستان اور ان کی نصرت کے لیے آئے ہوئے مجاہدین اسلام کا کردار بہت بے مثال ہے۔آج ہر گزرتے دن کے ساتھ امریکی کامیابی کا امکان دور سے دور ہوتا جا رہا ہے اور صلیبی شکست کے دن قریب سے قریب تر ہو رہے ہیں۔مجاہدین نے محض اللہ کی مدد و نصرت سے صلیبی لشکروں کو چاروں شانے چت کر دیا ہے۔صلیبیوں کے اس انجام کی خبر اُن کے تجزیوں،تبصروں آئمۃ الکفر کے بیانات ہانکے پکارے دے رہے ہیں۔

برطانیہ کا وزیر اعظم گورڈن براؤن کہہ رہا ہے کہ 2008 میں القاعدہ کے درجنوں کمانڈر قتل ہو جانے کے باوجود برطانیہ کے لیے اب بھی القاعدہ بہت بڑا خطرہ ہے۔اس لیے اتحادی افواج کو 2010 میں افغانستان سے نکل جانا چاہیے۔برطانیہ جنوری 2010 میں کانفرنس کی میزبانی کرنا چاہتا ہے،جس میں افغانستان سے نکلنے کا لائحہ عمل طے ہو۔ہیلری اور اوباما کی پریشانی بھی چھپائے نہیں چھپتی۔امریکہ کے اندر مجاہد نضال کا کارنامہ نُورٌ عَلیٰ نُور ہے۔ان حالات میں صلیبی دنیا افغانستان سے نکلنے کا 'باعزت' راستہ تلاش کر رہی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ انہیں یہ فکر بھی کھائے جا رہی ہے کہ افغانستان سے نکلنے کے بعد ہمارا حشر بھی سوویت یونین والا نہ ہو جائے۔

افغانستان سے مکمل طور پر انخلا یا جزوی واپسی کے بعد صلیبی دنیا کسی طور بھی اُس کو امارت اسلامیہ کے روپ میں دوبارہ نہیں دیکھ سکتی،اس لیے وہ کرزئی کے بعد مسلمان نما افراد یا گروہوں کو اپنے کٹھ پتلی کے طور پر دیکھنا چاہ رہے ہیں۔مذاکرات کی میز تو گذشتہ سال سے ہی سعودی عرب،دبئی وغیرہ میں سجائی جا چکی ہے لیکن اب کے پاکستان بھی کسی نہ کسی طور اس عمل میں ملوث ہو کر اپنے ترپ کے پتے پھینک کر امریکہ پر احسان کرنا چاہ رہا ہے۔گذشتہ آٹھ سالوں میں صلیبی لشکروں کی میزبانی کی بدولت پاکستانی نظام افغان مجاہدین میں اپنی ساکھ کھو بیٹھا ہے اور وہ اب سے امریکی کٹھ پتلی کے سوا کوئی حیثیت دینے کے لیے تیار نہیں بقول مولانا فضل اللہ نصرہ اللہ امریکہ کو مزید فوج افغانستان میں بھیجنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا کام پاکستانی فوج بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔

وسطِ نومبر میں افغانستان میں اہم سرکاری عہدوں پر رہنے والی دو شخصیات کے یکے بعد دیگرے بیانات مستقبل کی امریکی حکمت عملی اور نظامِ پاکستان کی خواہشات کا پتہ دے رہے ہیں۔10 نومبر کو افغانستان کے سابق وزیر اعظم اور حزب اسلامی کے سربراہ گلبدین حکمت یار نے ایک انٹرویو پیغام میں کہا ہے کہ ''امریکہ اگر افغانستان سے انخلا کا اعلان کر دے تو اسے باعزت راستہ دیا جا سکتا ہے۔القاعدہ کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے طالبان حکومت کا خاتمہ ہوا۔اسامہ بن لادن زندہ ہیں۔فدائی حملوں کے حوالے سے حکمت یار نے کہا کہ وہ ایک دشمن کو مارنے کے لیے دس مسلمانوں کو شہید کرنے کے حق میں نہیں۔سابق افغان وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کا نیٹ ورک پورے افغانستان میں پھیلا ہوا ہے تاہم ان کا حقانی نیٹ ورک سے کوئی تعلق نہیں۔پاکستان کی مدد کے بغیر امریکہ کابل تک نہیں آ سکتا تھا،اس لیے یہ کہنا مذاق ہے کہ پاکستان مجاہدین کی مدد کر رہا ہے۔روس اور ایران نے نائن الیون سے قبل ہی احمد شاہ مسعود کے ذریعے افغانستان پر قبضے کی کوشش کی تھی۔ماسکو نے سترہ ہزار فوجی بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا''۔پاکستان میں ہونے والے فدائی حملوں پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایسی کارروائیوں کو جائز نہیں سمجھتے۔اگر یہ حملے طالبان کر رہے ہیں تو اُن کو افغانستان آ کر غیر ملکیوں کو نکالنے میں اپنی توانائیاں صرف کرنی چاہئیں۔ان کا کہنا تھا کہ اگر امریکہ اور یورپ افغانستان چھوڑنے پر رضامند ہو جائیں تو حزب اسلامی ان کے ساتھ برابری کی بنیاد پر بات کر سکتی ہے۔

> **امریکہ القاعدہ کو اپنا اصل حریف سمجھ رہا ہے اور ملا متوکل بھی القاعدہ اور طالبان کا فرق بیان فرما رہے ہیں۔حکمت یار بھی القاعدہ ہی کی شناعت بیان کر رہے ہیں۔**

11 نومبر 2009 کو امارت اسلامیہ افغانستان کے سابق وزیر خارجہ ملا عبدالوکیل متوکل نے کابل میں امریکی ٹی وی سی این این سے انٹرویو کے دوران کہا کہ طالبان کا ایک حصہ امریکہ سے ملاقات کے لیے تیار ہے۔تمام طالبان امریکہ سے مذاکرات کے لیے تیار نہیں ہوں گے لیکن اگر امریکہ افغانستان سے نکل جائے تو بعض طالبان کا ایسا کوئی ایجنڈا نہیں ہے۔طالبان دنیا کے لیے خطرہ نہیں ہیں اور لچکدار رویہ اپنا سکتے ہیں۔یہ ممکن ہے کہ طالبان افغان سرزمین امریکہ پر حملے کی منصوبہ بندی کے لیے استعمال نہ ہونے دیں۔ملا متوکل نے کہا کہ طالبان سمجھتے ہیں کہ حامد کرزئی کے ساتھ مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور اس کی حکومت نا اہل ہے۔ملا متوکل نے کہا کہ افغانستان میں شرعی نظام نافذ کیا جائے گا۔لڑکیوں کو پردے کی شرط کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہوگی جبکہ لڑکوں اور لڑکیوں کے تعلیمی ادارے علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ افغانستان میں امریکی انخلا میں پاکستان کا کردار بہت اہم ہے۔اس سلسلے میں سعودی عرب میں شاہ عبداللہ کی کوششوں سے گذشتہ سال مذاکرات ہو چکے ہیں اور مجھ سے اس سلسلے میں متعدد امریکی سفارت کار ملاقاتیں بھی کر چکے ہیں (امریکہ وکیل متوکل کو ممکنہ طور پر ثالث خیال کرتا ہے)۔ملا متوکل کے بیان کے چند روز بعد امریکہ کے ساتھ ملا متوکل کی قیادت میں چار رکنی وفد کی ملاقات امریکی سفیر لیفٹیننٹ جنرل کال ریکن بیری کے ساتھ کابل میں ہوئی۔اس

ملاقات میں طالبان کو افغانستان کے 6 صوبوں ہلمند، قندھار، کنڑ، نورستان، جلال آباد اور ارزگان میں شریعت نافذ کرنے اور طالبان کے حوالے کرنے کی پیش کش کی گئی۔ یہ پیش کش مشروط ہے، اس کی دو شرائط ہیں، ا۔ طالبان ان صوبوں میں موجود فوجی تنصیبات پر حملے نہیں کریں گے، ۲۔ طالبان' القاعدہ کی سرکوبی کے لیے اتحادی فورسز کی مدد کریں گے۔

یاد رہے کہ ملا متوکل نے 2001 میں امریکی جارحیت کے دو ماہ بعد خود کو امریکی حکام کے حوالے کر دیا تھا اور بعد ازاں اٹھارہ ماہ انہوں نے امریکہ کی قید میں گزارے اور 14 اکتوبر 2003 کو بگرام میں قائم ہوائی اڈے سے قندھار پہنچے۔ امریکی جارحیت سے قبل یہ اطلاعات بھی تھیں کہ شیخ اسامہ بن لادن کو پناہ دینے کے حوالے سے ملا متوکل کے امیر المؤمنین سے اختلافات بھی تھے۔ بی بی سی (7 اکتوبر 2003) کے مطابق ''یہ بات بھی سامنے آچکی ہے کہ ملا وکیل متوکل طالبان کے اعتدال پسندوں کے ایک گروہ کی قیادت کر رہے ہیں جو چاہتا ہے کہ اسامہ بن لادن' افغانستان چھوڑ دیں تا کہ امریکہ افغانستان میں طالبان کے خلاف کارروائی نہ کر سکے''۔ تین چار سال قبل ملا متوکل نے خفیہ اشاروں پر ''الفرقان'' نامی تنظیم قائم کی تھی، لیکن افغانیوں کے لیے اس تنظیم میں دلچسپی کا کوئی سامان نہیں تھا۔ اس لیے جلد ہی اس کا ''خاتمہ بالخیر'' ہو گیا۔

دوسری طرف آئی ایس آئی کے سابق سربراہ اور میڈیا میں اپنا تشخص امریکہ مخالف کے طور پر بنا کر رکھنے والے حمید گل' جو کہ اب بھی پاکستانی فوج کے فرنٹ مین کی حیثیت سے فوج کے موقف کی توجیہات کرنے اور مجاہدین کے تاثر کو خراب کرنے میں ماہر مشاق کی حیثیت رکھتا ہے' نے کہا کہ ''حکمت یار بہت باخبر اور پاکستان کو چاہنے والے ہیں، وہ جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہو گا''۔

یہ بات بھی قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث ہو گی کہ حکمت یار کو سعودی عرب میں سیاسی پناہ دے کر افغانستان بھیجنے کی آپشن پر غور کیا جا رہا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق سعودی عرب میں مغربی حکام اور افغان مصالحت کاروں کے درمیان مذاکرات دبئی، لندن اور افغانستان میں اس سال کے اوائل سے ہو رہے ہیں۔ ان مذاکرات میں حکمت یار کے داماد غیرت بجیر شامل ہیں، ان مذاکرات میں اس بات پر غور کیا جا رہا ہے کہ حکمت یار کو افغانستان واپس جانے کی اجازت ہو اور ان پر کوئی مقدمہ بھی قائم نہ ہو گا (الجزیرہ ۲۷ فروری ۲۰۰۹)۔ امریکہ کے مطلوب افراد کی فہرست سے حکمت یار کا نام بھی نکال دیا جائے گا اور تین سال سعودی عرب میں جلاوطنی کاٹ کر واپس افغانستان جانے کی راہ ہموار کی جائے گی۔ اس سلسلے میں رچرڈ ہالبروک حکمت یار کے قریبی ساتھی داؤ عابدی سے ملاقات بھی کر چکا ہے (۱۴ مئی ۲۰۰۹، القمر آن لائن)۔

یہاں ماضی قریب میں گلبدین حکمت یار کے بیانات کو ملاحظہ کرنا متعلقہ مضمون کے حوالے سے مفید ہو گا۔

9 مارچ 2007 کو انہوں نے امریکی خبر رساں ایجنسی اے پی کو ایک انٹرویو کے دوران کہا ''ہم طالبان سے تعاون ختم کر کے کرزئی سے مذاکرات کے لیے تیار ہیں۔ کرزئی حکومت سے مذاکرات ہو سکتے ہیں اگر غیر ملکی حملہ آور انہیں لڑائی ختم کر کے مذاکرات کرنے کی اجازت دیں اور جو بھی طے ہو اس کی پاسداری کی جائے، ہمارے پاس بڑی تعداد میں جنگجو موجود ہیں جو لمبے عرصے تک غیر ملکی افواج کے خلاف لڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں''۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حزب اسلامی سے تعلق رکھنے والے کمانڈرز کی ایک بڑی تعداد پہلے ہی افغان کٹھ پتلی مرتد حکومت میں شامل ہے، جن میں حزب کی حکومت میں صوبوں کے گورنرز، وزرا اور شوریٰ کے رکن شامل ہیں۔

> صلیبی لشکروں کی میزبانی کی بدولت پاکستانی نظام افغان مجاہدین میں اپنی ساکھ کھو بیٹھا ہے اور وہ اب سے امریکی کٹھ پتلی کے سوا کوئی حیثیت دینے کے لیے تیار نہیں۔

اوباما کے نام خط میں حکمت یار نے افغان مسئلے کے حل کے لیے 9 نکاتی تجاویز دیں۔

حکمت یار نے اوباما کے نام کھلے خط میں بش کی پالیسیوں میں تبدیلیاں لاتے ہوئے امریکہ کو موجودہ بحرانوں سے نکلنے کا مشورہ دیا ہے بصورتِ دیگر امریکہ کو درپیش بحرانوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ پشتو زبان میں گیارہ صفحات پر مشتمل تفصیلی خط میں 34 نکات بیان کیے گئے ہیں، جن میں 9 نکات پر مشتمل افغان مسئلے کا حل تجویز کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ اگر امریکہ افغانستان سے باعزت طور پر واپس جانا چاہتا ہے تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ تمام غیر ملکی 'ملک سے نکل جائیں، عبوری غیر جانب دار حکومت کو اقتدار منتقل کیا جائے، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا انعقاد کیا جائے، تمام سیاسی قیدی غیر مشروط طور پر رہا کیے جائیں، مستقل فائر بندی کی جائے، وہ تمام تر معاہدے بھی غیر موثر قرار دیے جائیں جو قابض افواج نے افغانوں پر مسلط کیے ہیں۔ حکمت یار نے اپنے خط میں اس بات کی بھی ضمانت دی ہے کہ افغانستان میں پوست کی کاشت، ہیروئن کی تیاری اور تجارت کا راستہ بھی روکا جائے گا۔

ان تمام بیانات کو بنظرِ غائر دیکھا جائے تو درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں۔

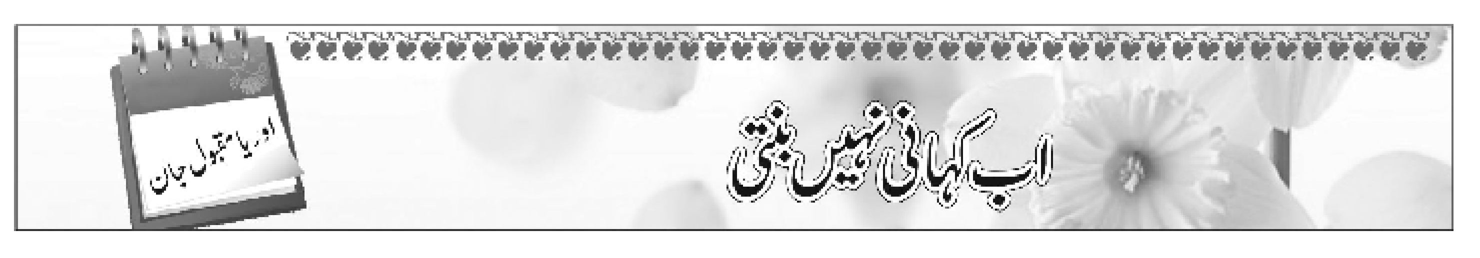
☆ امریکہ کرزئی کی بجائے معتدل طالبان یا جمہوریت پر یقین رکھنے والی سابقہ مزاحمتی قوت حکمت یار کے آپشن پر بیک وقت کام کر رہا ہے شاید کہ اس طرح کوئی ایسا پارٹنر مل جائے جو علاقہ کی صورت حال کو امریکی خواہشات و احکامات کے مطابق ''دیانت داری'' کے ساتھ کنٹرول کر سکے۔

☆ ماضی قریب میں بھی امریکی حکام بالخصوص ہیلری اس بات کا عندیہ دے چکے ہیں کہ معتدل طالبان سے مذاکرات بھی ممکن ہیں اور معاملات بھی طے کیے جا سکتے ہیں اور معتدل طالبان کی تعریف یہ کی گئی کہ جن کا القاعدہ سے تعلق نہ ہو گویا کہ امریکہ القاعدہ کو اپنا اصل حریف سمجھ رہا ہے اور ملا متوکل بھی القاعدہ اور طالبان کا فرق بیان فرما رہے ہیں۔ حکمت یار بھی القاعدہ ہی کی شناعت بیان کر رہے ہیں۔

☆ پاکستانی خفیہ ادارے ایسے وقت میں' جب امریکہ بری طرح شکست کا سامنا کر رہا ہے' اپنی قسمت آزمانے کی کوششوں میں پھر سے افغانستان میں اپنی مذموم سازشوں کا جال پھیلانے میں سرگرداں ہیں۔ حکمت یار کا تازہ بیان اور ملا متوکل کے انٹرویو میں اسی سازش کی بُو آ رہی ہے کہ آئی ایس آئی پھر سے اپنے پٹے ہوئے پتے آزمانے کی کوشش کر رہی ہے۔

☆ حکمت یار اور ملا متوکل دونوں پاکستانی نظام کے دیے گئے ٹاسک پر کام کر رہے ہیں اور دونوں نے ہی پاکستان کے تشخص کو امریکہ کے سامنے اچھا کر کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور دونوں کے بیانات کی آئی ایس آئی سے متعلقہ افراد اور اخبارات نے بہت پذیرائی کی ہے

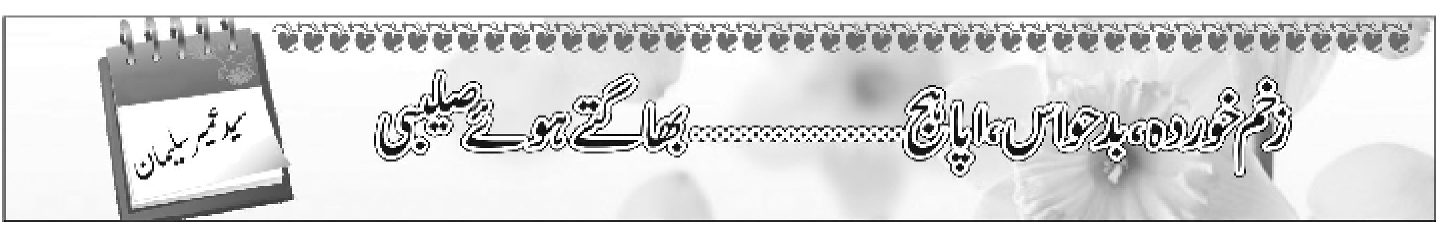
(بقیہ صفحہ ۲۸ پر)



اسبابِ دنیا کے مارے ہوئے اور ہر طاقت ور سے مرعوب ہونے والے ان عقل مندوں کو ہمیشہ کمزوروں، بے سروسامان لوگوں اور مظلوموں کی فتح کا کبھی بھی یقین نہیں آتا۔ یہ اس لمحے بھی اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا رہے ہوتے ہیں جب لوگوں کے ہاتھ ان کے گریبان تک جا پہنچتے ہیں۔ ان کی تلواریں ان کا سر کاٹ رہی ہوتی ہیں یا ان کی بندوقوں سے نکلنے والے شعلے ان کے آرام دہ مسکنوں کا نشانہ لے رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایسے لمحے میں بھی سوچتے ہیں کہ ان مظلوم، مجبور، مقہور اور بے چارے انسانوں میں یہ ہمت اور طاقت کہاں سے آ گئی کہ یہ ہمارے یا ہمیں تحفظ دینے والی عظیم قوتوں کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ یقیناً انہیں کسی نے اکسایا ہے۔ کوئی ہے جو ان کی مدد کر رہا ہے، انہیں دولت، اسلحہ اور پناہ فراہم کر رہا ہے ورنہ ان کی کیا مجال کہ یہ اتنی بڑی طاقت کا مقابلہ کر سکیں۔ ان دانش وروں، تبصرہ نگاروں، تاریخ دانوں اور نمک خوار انسانی حقوق کے ترجمانوں کی حیثیت زمیندار کے اس منشی کی طرح ہوتی ہے جس کا گریبان ایک گاؤں کے مظلوم ''کمی'' یعنی بے حیثیت مزدور تھام لیتے ہیں اور اسے اس واقعے پر یقین تک نہیں آتا۔ بس اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے یہی بڑبڑاتا نظر آتا ہے کہ تمہیں چودھری کے دشمنوں نے اکسایا ہے، تم کسی کی شہ پر یہ سب کچھ کر رہے ہو، تمہیں یہ زبان کس نے دی ہے۔ کاسہ لیس قوم کے لیڈروں کی حیثیت بھی زمینداروں کے منشیوں سے مختلف نہیں ہوتی۔ انہیں بھی یہ یقین ہوتا ہے کہ اس دنیا میں نیلے آسمان کے نیچے صرف ایک ہی طاقت ہے، جس کے وہ باج گزار اور نمک خوار ہیں۔ ان کاسہ لیس، مرعوب اور احساس کمتری کے مارے ہوئے راہ نماؤں کا ساتھ ایک ایسا طبقہ دے رہا ہے جو اس دنیا کے اسباب کا حساب بڑے سلیقے سے رکھتا ہے۔ یہ سپر پاور ہے، اس کے پاس اس قدر قوت ہے، یہ جس ملک میں چاہے اپنی مرضی کی حکومت قائم کرے، الٹائے، اپنے دشمن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ اس کے سامنے کسی کی کیا مجال۔ یہ دانش مند اور ذہین کہلانے والا طبقہ بڑے غضب کا کہانی ساز ہوتا ہے۔ جہاں کہیں نہتے لوگوں نے فتح حاصل کی، طاقت ور پر غلبہ حاصل کیا، یہ فوراً ایک لمبی کہانی سنانے لگتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ان کو فلاں قوت نے اسلحہ دیا تھا، پناہ دی تھی۔ اصل میں اس علاقے میں ریگستان اور پہاڑ ایسے تھے کہ انہیں چھپنے میں آسانی تھی، عالمی حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ بڑی قوت کو نکلنا پڑا اور نہ یہ کمزور لوگ فتح حاصل نہ کرتے۔ یہ لوگ ویت نام کی فتح کو ان ساٹھ لاکھ انسانوں کی قربانی سے تعبیر نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ اصل میں چین اور روس ساتھ دے رہے تھے ورنہ چارفٹ کے ویت نامی ریمبو جیسے دیومالائی امریکیوں سے جیت سکتے تھے۔ یہ پندرہ لاکھ افغانوں کی شہادت کو روس کی شکست کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتے بلکہ لمبی لمبی کہانیاں سنائیں گے۔ کیسے مدد آئی، کیسی اسلحہ پہنچا، کیسے عالمی برادری نے ساتھ دیا۔ میں انسانی جرأت اور بہادری کے ان منکروں کی باتیں سنتا ہوں تو جی چاہتا ہے کہ ساری دنیا کا اسلحہ ان بزدلوں اور مرعوب لوگوں کے گھروں میں پہنچا دوں اور کہوں کہ اب اسے چلا کر اپنے سامنے والے پلاٹ پر ہی قبضہ کر کے دکھاؤ تو ان کی نیند اڑ جائے گی۔ طاقت کے یہ پجاری اور دنیاوی اسباب پر یقین رکھنے والے یہ مرعوب افراد لوگوں کی نفرت اور اس سے جنم لینے والی تحریکوں پر بھی ویسی ہی منطقیں جھاڑتے رہتے ہیں۔

لیکن اب شاید انہیں کہانی گھڑنے، جواز تلاش کرنے اور طاقت اور قوت کی کاسہ لیسی کا حق ادا کرنے کے لیے خاصی مشکل پیش آنے والی ہے۔ یہ لوگ اب تک صرف اس دلیل پر چلتے تھے کہ افغان جہاد کی اگر امریکہ مدد نہ کرتا، پاکستانی فوج اور خفیہ ایجنسیاں ساتھ نہ دیتیں تو یہ ناکام ہو جاتا۔ میں یہاں افغانوں کی تاریخ اور ان کے ہاتھوں ذلت سے شکست کھائے ہوئے برطانیہ کی بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو مستقبل کی بات کرنا چاہتا ہوں جسے اب سب نے پڑھ لیا ہے اور ان بزدل دانشوروں کے طاقتور آقا نے تسلیم کر لیا ہے کہ اب افغانستان میں شکست ہمارا مقدر ہو چکی ہے۔ آیئے دیکھیں اس آٹھ سالہ جنگ میں نہتے، مظلوم، بے کس اور لاچار افغانوں سے کون کون لڑ رہا تھا۔ 1949 میں بننے والے نیٹو اتحاد کے اٹھائیس ممالک جن میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، سپین، ناروے، پولینڈ، ہالینڈ، جرمنی، یونان، اٹلی اور کینیڈا شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے تمام ممالک کی مالی مدد اور ایسے ممالک کی افواج بھی جو نیٹو میں شامل نہیں جیسے آسٹریلیا۔ ان کے پڑوس میں نہ تو ایران کا ساتھ تھا اور نہ ہی تاجکستان اور ازبکستان کا۔ پاکستان تو وہ سرزمین تھی جہاں سے پہلے تین سالوں میں 57 ہزار دفعہ جہاز اڑے اور انہوں نے افغانوں کے جسموں کے پرخچے اڑائے، نہ سعودی عرب اور نہ کوئی اور مسلم ملک کہ چند بوریاں اناج کی ہی بھیج دے۔ بظاہر دنیا کے وہ تمام اسباب جو ان 28 ملکوں کی افواج اور عالمی طاقت کو شکست دینے کے لیے ہوتی ہیں، ان میں سے ایک بھی میسر نہیں ہے اور اس وقت میرے سامنے دنیا کے 22 بڑے جنگی تجزیہ نگاروں کے مضامین کھلے پڑے ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ افغانوں سے یہ جنگ جیتی نہیں جا سکتی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت نیٹو افواج کی اموات اوسطاً 8 افراد ہر ہفتہ ہیں، جبکہ 80ء کی دہائی میں سوویت افواج کی شرح اموات 5 افراد ہر ہفتہ تھی۔ سوویت افواج ایک لاکھ تھیں اور ان کے ساتھ روس کی تیار کردہ چاک و چوبند افغان فوج تھی۔ ان کے ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں سارے ملک میں دندناتی تھیں لیکن پھر بھی شکست کھا گئیں جبکہ نیٹو افواج چند میل کے علاقوں سے باہر نہیں نکل پا رہیں۔ تنگ آ کر جنرل پیٹریاس نے یہاں تک کہہ دیا کہ افغان روز مر رہے ہیں، تباہ ہو رہے ہیں، ہم ان سے صلح کی بات کرتے ہیں لیکن کوئی ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ ڈیڑھ لاکھ افغان فوج اور 82 ہزار پولیس بھرتی کرنے کی منصوبہ بندی بھی ہوئی ہے لیکن افغانوں نے ناکام بنا دی۔ مجھے 1867ء کا وائسرائے جان لارنس یاد آتا ہے، جس نے کہا تھا کہ افغانستان کی فتح ناممکنات میں سے ہے۔ ہمیں ایک سپاہی بھی اُس سمت نہیں بھیجنا چاہیے بلکہ اپنے علاقے ہندوستان کو پُرامن بنانا چاہیے۔ اُس کی یہ تقریر اس وقت ہر مغربی تجزیہ نگار کی زبان پر ہے اور افغانستان میں شکست کی کہانی اُن کا قلم لکھ رہا ہے۔

ایسے میں مجھے اپنے ان طاقت پرست اور اسباب دنیا پر بھروسہ کرنے والوں پر ترس آ رہا ہے۔ سوچ رہے ہوں گے، کیسے ثابت کریں گے کہ افغانوں نے یہ جنگ اکیلے نہیں جیتی۔ اس دفعہ تو نہ کوئی عالمی طاقت ان کے ساتھ تھی۔ روس، چین، بھارت، کون تھا جو ساتھ دیتا، نہ پاکستان کی افواج اور نہ خفیہ ایجنسیاں۔ کہانی کیسے بنائی جائے گی۔ کہانی بن بھی نہیں سکتی، میرا اللہ ایسے لوگوں کے سامنے مثالوں پر مثالیں دیتا رہتا ہے کہ وہ جسے چاہے غلبہ دے، جسے چاہے عزت دے لیکن کوئی اُسے طاقت مانیں تو!!!



اوباما نے ہالبروک کے توسط سے ویت نام کی جنگ پر تفصیلی کتاب لکھنے والے مؤرخ سے رابطہ کیا اور اس سے پوچھا کہ ویت نام کی تاریخ سے ہمیں افغانستان میں کچھ فائدہ حاصل ہوسکتا ہے کہ نہیں؟ اوباما آج کل جنرل میک کرسٹل کی درخواست پر غور کر رہا ہے' جس میں اس نے مزید 40 ہزار فوجی افغانستان بھیجنے کی اپیل کی تھی۔ اوباما نے متذکرہ بالا مؤرخ سے مشورہ کیا کہ ویت نام جنگ کے تناظر میں ہمیں مزید فوج افغانستان بھیجنی چاہیے یا نہیں؟ مؤرخ کا جواب 'نہیں' میں تھا۔

وائٹ ہاؤس کے ترجمان کا کہنا تھا کہ اوباما آج کل ویت نام جنگ پر لکھی کتابیں پڑھ رہا ہے۔ امریکی وزارت دفاع نے عارضی طور پر 3200 فوجی بھیجنے کا اعلان کیا ہے جبکہ اس کے مطابق 35 ہزار مزید فوجی بھیجنے پر غور کیا جارہا ہے، جن میں 1 ہزار ٹرینز بھی ہوں گے۔ منظوری کی صورت میں یہ 35 ہزار فوجی اگلے سال بھیجے جائیں گے۔ مزید فوج افغانستان بھیجنے میں ایک رکاوٹ بجٹ بھی ہے۔ امریکی بجٹ مسلسل خسارے میں جارہا ہے جبکہ ایک اندازے کے مطابق افغانستان میں موجود ایک فوجی پر سالانہ 10 لاکھ ڈالر خرچ آرہا ہے۔ جدید اسلحے کے سلسلے میں کی جانے والی تحقیق اور مجاہدین کے حملوں کی وجہ سے ہونے والا مالی نقصان اس کے علاوہ ہے۔ مجاہدین کی طرف سے مسلسل بڑھتے ہوئے بارودی سرنگوں کے حملوں کی وجہ سے بھی امریکی فوج کو خاصا مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ بارودی سرنگ اور ریموٹ کنٹرول بم حملوں سے بچنے کے لیے خصوصی گاڑیاں تیار کی جارہی ہیں۔ بارودی سرنگ سے بچنے کے لیے تیار کی جانے والی گاڑیاں پہلی بار 2003 میں افغانستان بھیجی گئی تھیں۔ ان کا نام Mine resistant, Ambush Protected (MARP) رکھا گیا۔ ان 16 ہزار گاڑیوں کی تیاری پر 268 ارب ڈالر لاگت آئی تھی۔ اتنی محنت اور اتنا سرمایہ خرچ کرنے کے باوجود یہ گاڑیاں ناکام ہوگئیں اور بارودی سرنگوں کا شکار ہوتی رہیں۔ یہ گاڑی 7 سے 24 ٹن وزنی ہوتی ہے اور اس میں جدید جاسوسی آلات اور ریموٹ کنٹرول کو ناکارہ بنانے کے جدید جیمر لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا آرمر یعنی حفاظتی پلیٹ بھی زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ ان سب کے باوجود ان کے ناکام ہونے کی وجہ امریکی یہ بتاتے ہیں کہ طالبان نے زیادہ طاقتور اور تباہ کن بارود استعمال کرنا شروع کردیا ہے۔ ان گاڑیوں کی ناکامی کے بعد مزید 504 ارب ڈالر خرچ کیے جارہے ہیں، جس سے ان گاڑیوں میں افغانستان کے حالات کے مطابق تبدیلیاں لائی جارہی ہیں۔

مزید فوج بھیجنے میں دوسری رکاوٹ امریکی فوجیوں کا گرتا ہوا مورال اور خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات ہیں۔ امریکہ کے فوجی ہسپتال افغانستان سے اپاہج ہوکر واپس آئے۔ یہ تعداد 2001 سے لے کر اب تک زخمی ہوکر آنے والے تمام فوجیوں کے ایک تہائی کے برابر ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی ہلاکتیں اور روز بروز اپاہج فوجیوں کی تعداد میں اضافہ سے جہاں امریکی عوام میں جنگ مخالف رائے پیدا ہوئی ہے' وہاں فوجیوں میں بھی نفسیاتی دباؤ اور پریشانی بڑھی ہے۔ اس نفسیاتی دباؤ اور خوف کا شکار ہو کر وہ خودکشی کا ارتکاب کرنے لگے ہیں۔ اس سال امریکی فوجیوں کی خودکشی کی تعداد نے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ اس سال اب تک 140 سے زاید فوجی خودکشی کر چکے ہیں، اب تک ایک سال میں خودکشی کا ریکارڈ 140 تھا۔ امریکی تاریخ میں پہلی بار ایسا موقع آیا ہے کہ عام شہریوں کے مقابلے میں فوجیوں میں خودکشی کی شرح زیادہ ہے۔ فوجیوں میں خودکشی کی شرح 20.02 فیصد ہے جبکہ عام شہریوں میں 19.5 فیصد ہے، یہ شرح 2005 کے مقابلے میں دوگنا ہے۔ 2005 میں یہ شرح 12.5 تھی۔ امریکی فوجیوں کی اکثریت نفسیاتی مریض بن چکی ہے، میجر نضال کے ہاتھوں 13 امریکی فوجیوں کی ہلاکت اور افغانستان میں سوائن فلو کی وبا نے امریکی فوجیوں کے حوصلے مزید پست کردیے ہیں۔ اپنے گھروں سے دور افغانستان میں بیٹھے' امریکی فوجیوں پر مزید پابندیاں لگ گئی ہیں۔ اکٹھے کھیلنے، اکٹھے کھانا کھانے اور بغل گیر ہونے پر پابندی ہے۔

نیٹو اتحاد میں شامل ممالک اور امریکہ کے آپس میں اختلافات بھی بڑھ رہے ہیں۔ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے نیٹو ممالک کی افواج پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''نیٹو افواج مکمل طور پر تربیت یافتہ نہیں ہیں، وہ گوریلا فوج کے ساتھ جنگ کے فن سے نا آشنا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ افغانستان میں مزاحمت پر قابو نہیں پایا جارہا۔ امریکی فوج جن علاقوں میں تعینات کی گئی' وہاں مزاحمت میں نمایاں کمی آئی ہے''۔ گیٹس کے اس الزام کے جواب میں ہالینڈ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ''ہماری افواج مکمل تربیت یافتہ ہیں اور یہ الزامات بے بنیاد ہیں''۔ افغانستان میں شکست کے آثار دیکھتے ہوئے صلیبی ایک دوسرے پر الزامات تھوپ رہے ہیں۔ امریکی فوج کی طرف سے گذشتہ ماہ صوبہ نورستان اور خوست میں قائم اڈے خالی کرنے کے بعد برطانیہ نے بھی فرار کی ہی پالیسی اپنائی ہے۔ برطانوی وزیر اعظم گورڈن براؤن نے اعلان کیا کہ ''اگلے سال ہلمند کے بہت سے اضلاع کا کنٹرول افغان فوج کے حوالے کردیا جائے گا''۔ برطانوی فوجی افغانستان میں دیے گئے اسلحے کے ناقص ہونے کا رونا رو رہے ہیں اور ہلمند میں شکست' اسی کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔

برطانوی فوج کی اس پالیسی کی بنیادی وجہ برطانوی عوام میں جنگ مخالف جذبات میں شدت ہے۔ ہلمند کے ضلع نادعلی میں ایک افغان فوجی کے ہاتھوں پانچ برطانوی فوجیوں کی ہلاکت سے بھی عوام میں دہشت پھیلی ہے۔ اس واقعہ سے ایک ہفتہ پہلے ہونے والے سروے کے مطابق 63 فیصد برطانوی عوام کا یہ مطالبہ تھا کہ افغانستان سے فوج واپس بلائی جائے۔ جبکہ 64 فیصد کے مطابق افغانستان کی جنگ جیتنی ناممکن ہے۔ ہلمند کے واقعہ کے ایک ہفتہ بعد ہونے والے ایک سروے کے مطابق 73 فیصد عوام فوج واپس بلانا چاہتے ہیں۔ یہ سروے برطانوی ٹیلی ویژن ''چینل فور'' کی طرف سے کیے گئے تھے۔ برطانیہ ہی کے ایک ریڈیو کے مطابق افغانستان میں طالبان مجاہدین مکمل طور پر منظم ہیں اور 34 میں سے 20 صوبوں میں طالبان کے گورنر تعینات ہیں۔

افغانستان میں اپنی شکست کے آثار دیکھ کر صلیبی بدحواس ہوچکے ہیں اور ہر وہ طریقہ اپنانے کی کوشش کررہے ہیں جس سے وہ افغانستان سے جان چھڑا سکیں۔ صلیبی افواج کی بدحواسی کا اندازہ صوبہ بادغیس کے ضلع بلا مرغاب کے معرکے سے لگایا جاسکتا ہے۔ بلا مرغاب میں 2 نیٹو فوجی اچانک لاپتہ ہوگئے، جن کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ طالبان کی قید میں ہیں۔ نیٹو افواج نے اُنہیں بازیاب کروانے کے لیے افغان فوج کے ساتھ مل کر آپریشن کیا، مجاہدین سے جھڑپ کے دوران نیٹو افواج نے طیاروں اور ہیلی کاپٹروں سے مدد طلب کی۔

(بقیہ صفحہ ۳۳ پر)



افغانستان کو تخت و تاراج کرنے اور قریہ قریہ شہر شہر کے درودیوار پر اپنی بربریت کے خونی نشان نقش کرنے والے امریکی فوجیوں کو ایک طرف طالبان کی سرفروشانہ جدوجہد نے مایوس کر رکھا ہے تو دوسری جانب نیٹو کے گیدڑوں کو طالبان کی روحانی قوت نے ڈھیر کر دیا ہے۔ انہیں کوئی راہ نہیں سجھائی دیتی کہ کیا کیا جائے۔ امریکی ویب سائیٹ www.hauntednewjersy.com/media نے اپنی رپورٹ میں افغانستان کے صوبے بامیان کے پہاڑوں کے ساتھ موجود امریکی بیس کیمپ میں کام کرنے والے فوجیوں کی دردناکی کی کہانیاں شائع کرتے ہوئے طالبان کی روحانی فورس کے نام کی اصطلاح استعمال کر کے دنیا کو ششدر کر دیا ہے جو امریکیوں کے لئے لمحہ فکریہ اور درس عبرت ہے۔ اس کہانی کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ غزنی سے بامیان کے درمیان شروع ہونے والے پہاڑی سلسلے سے پہلے امریکی افواج کا ایک آپریشنل ہیڈ کوارٹر ہے جسے فوب غزنی کہا جاتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کے سامنے ہویدا بڑے پہاڑوں نے امریکیوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے کیونکہ یہاں ایسے قدرتی سانحے منصۂ شہود پر آتے ہیں کہ امریکی سائنسدان دنگ رہ جاتے ہیں۔

> امریکہ کی رجمنٹ پانچ سو چار کے جریدے 'فورٹ پرائنس' نے اپنی اشاعت میں تسلیم کیا ہے کہ اچانک پیدا ہونے والی لہریں کیمپ کا ریڈیائی رابطہ پل بھر میں جام کر دیتی ہیں۔ ریڈار کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور زمین پر ایک چیونٹی تک کو تلاش کر لینے والے سٹیلائٹس چشم زدن میں کام کرنے سے منحرف ہو جاتے ہیں۔

امریکی سائنسدان ابھی تک متجسس بنے ہوئے ان واقعات کی کوئی توجیہہ تو پیش نہ کر سکے لیکن امریکی فلمسازوں نے وہاں رونما ہونے والے تحیر انگیز واقعات کی روشنی میں انہیں (طالبان کی روحانی فورس) کا نام الاٹ کر کے ایک فلم بھی بنا ڈالی گو کہ اس فلم کی نمائش شروع نہیں ہوئی لیکن اوبجیکٹیو نامی اس فلم نے بحث و مباحث کے کئی در کھول دیئے ہیں کہ آخر یہ کیا ہے کہ آبجیکٹیو کی ریلیز سے پہلے امریکی پیراشوٹ کے ایک آن لائن جریدے نے بھی اپنی رپورٹ میں تصدیق کی ہے کہ غزنی کے آپریشنل کیمپ میں رونما ہونے والے عجیب و غریب واقعات بھوتوں کی کارروائیاں ہیں۔ لیکن اس نکتے کو سائنسدان مسترد کر دیتے ہیں اور نہ ہی اسکی کوئی سائنسی وجہ دریافت کرنے میں کوئی کامیابی سمیٹ سکے۔ اجنبی سائنسی لہروں میں ایٹمی موجودگی کے سگنلز اور اچانک پیدا ہونے والے مقناطیسی میدان فوب غزنی اور اس کے اطراف میں پھیلے ہوئے پراسرار پہاڑوں میں امریکی فوج کے ساتھ تسلسل سے پیش آنے والے واقعات و حادثات میں جہنّم رسید ہونے والے فوجی جوانوں کے ورثا نے فلم ساز پر مقدمہ دائر کر دیا ہے تا کہ فلم کی ریلیز سے کمائی جانیوالی دولت سے انہیں بھی حصّہ مل سکے۔ غزنی کے ان پہاڑوں نے کئی امریکیوں کی زندگیوں کا چراغ گل کر ڈالا۔ پہاڑوں کی طرف جانے والے فوجی پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئے۔

امریکی فوجی ماہرین اور دیگر تفتیشی ماہرین نے اس نقطے پر اتفاق کیا ہے کہ آٹھ سال قبل جنگی قلعہ میں مارا جانے والا سی آئی اے کا گماشتہ جیری بھی طالبان کی روحانی فورس کا شکار بن کر زندگی کی بازی ہار گیا۔ ڈینل میرک اور جان ہارٹس فلمی دنیا کے دو بڑے نام ہیں انہوں نے کہا ہے کہ غزنی کی یہ انوکھی و نرالی پہاڑیاں دراصل افغانستان کا (برمودا ٹرائی اینگل) ہے۔ یہاں خطرناک قسم کی ریڈیائی لہریں پیدا ہوتی ہیں جو امریکیوں کو نگل جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہاں کبھی کبھار مقناطیسی میدان پل بھر میں ابھرتا ہے۔ ایک سال پہلے یہاں کوئی بھی ایسی مقناطیسی لہروں کے بارے میں نہیں جانتا۔ یہاں تعینات امریکن 504 پیراشوٹ رجمنٹ کے جریدے نے اپنی خصوصی رپورٹ میں ان واقعات کی تفصیل بیان کی تھی۔ اور پھر ان تجسس آمیز رپورٹ کے شائع ہونے کے بعد فلمی دنیا کے گرووں و ہدایت کاروں نے ایک فلم بنائی۔

واقعات تحریر کرنے سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ امریکی سی ائی اے نے یہاں کچھ اجنبی قسم کی ریڈیائی لہروں اور جوہری مواد کی حرکات و سکنات کا پتہ چلایا تھا۔ ایٹمی لہروں کی موجودگی کا پتہ سب سے پہلے سی ائی اے کے اس یونٹ نے تلاش کیا تھا جو سٹیلائٹس کی مدد سے دنیا بھر میں جوہری نقل و حمل کو کنٹرول کرتا ہے۔ امریکی ترجمانوں نے سب سے پہلے القاعدہ کو دشنام دیا کہ وہ یہاں ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے کرتی ہے۔ نائن الیون کے بعد انہی ریڈیائی لہروں کو بنیاد بنا کر القاعدہ کی جوہری سرگرمیوں کے چرچے کئے گئے لیکن سچ تو یہ ہے کہ امریکی ماہرین ان سگنلز کو ٹھیک طرح سے سمجھ نہ پائے اور نہ ہی وہ اسکی وجوہات تلاش کرنے میں بامراد ٹھہرے۔ امریکیوں کی مغز خوری سے پتہ چلا کہ یہاں زندگی کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ یاد رہے کہ یہ علاقہ امریکیوں کے لئے کوئی نامعلوم نہ تھا۔ افغان روس جنگ میں یہ جگہ مجاہدین اسلام کا محفوظ ترین علاقہ تھا۔ غزنی کے اس پہاڑی سلسلے کے راستوں میں تباہ ہونے والے روسی جہازوں کے ڈھانچے، انسانوں کی ہڈیاں، خندقیں اور قبریں آج تک موجود ہیں۔ روس نے جنگ کے دوران یہاں کارپٹ بمباری کی اور ہزاروں بارودی سرنگیں بچھا دیں۔ یہاں اطراف و جوانب میں ریگستان پتھریلے پہاڑ اور بے آب و گیاہ صحرا موجود ہیں۔ امریکیوں نے یہاں قبضہ جمایا تو انہوں نے القاعدہ کے مجاہدین سے ان پہاڑوں کی پراسراریت کے متعلّق تفتیش کی لیکن انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

امریکی فوج نے اس علاقہ پر بمباری سے گریز کی پالیسی اپنائی۔ سقوط کابل کے بعد امریکہ نے یہاں ایک بیس کیمپ بنایا. شروع میں یہاں صرف امریکی میرین تھے لیکن بعد میں اتحادی سورماؤں اور افغان نیشنل آرمی کے دستے بھی لگائے گئے۔ امریکی بیس کی تشکیل سے پہلے یہاں کی ریڈیو ایکٹیوٹی کے متعلّق چند افراد کو آگاہی حاصل تھی۔ امریکی گوریلے حالات کی سنگینی سے لاعلم تھے. لیکن جب ان ریڈیائی لہروں نے امریکیوں کو نگلا تو واشنگٹن کے تھنک ٹینکس کے ہاتھ پھول گئے، دماغ سٹھیا گیا اور تمام قابلیت پل بھر میں جام ہو گئی۔ ناکامی کے بعد اسے بھوتوں کا کرشمہ کہا اور دوسروں نے روحانی فورس کا نتیجہ اخذ کیا۔ یوں تو یہاں کے واقعات کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن کچھ کا تذکرہ ضروری ہے. بیس کیمپ کی حفاظت کرنے والے فوجیوں پر رات کے اوقات میں بچے حملہ کر دیتے ہیں۔ یہ بچے اچانک نمودار

ہوتے ہیں اور اچانک ہی غائب ہوجاتے ہیں۔ایک ایسا ہی واقعہ امریکی بٹالین چھ سو چار انفنٹری یونٹ سے تعلّق رکھنے والے فوجیوں کارپورل جیکسن اور کارپورل پینٹر کے ساتھ پیش آیا۔

سن دو ہزار دو میں دونوں ایک ٹاور پر ڈیوٹی کر رہے تھے کہ انہوں نے چند کوس دور ایک لڑکی کو بکریوں کے ساتھ دیکھا۔انہوں نے فوری طور پر اندھیرے میں استعمال کی جانیوالی عینکیں استعمال کیں تو انکی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ بکریوں سمیت غائب ہوگئی۔چند منٹوں بعد وہی لڑکی ان کے تمام حفاظتی اقدامات کو روندکر انکے ساتھ ٹاور پر موجود تھی۔لڑکی شدید غم وغصّے سے چلا رہی تھی۔دونوں فوجی دم دبا کر بھاگ گئے۔کیمپ میں کام کرنے والا ریڈار اکثر اوقات جام ہوجاتا ہے جس کو ماہرین نے مقناطیسی لہروں کا شاخسانہ قرار دیا لیکن وہ ایسی مقناطیسی لہروں کی اچانک آمد کا کوئی تریاق ڈھونڈنے میں ناکام ہوگئے۔امریکہ کی رجمنٹ پانچ سو چار کے جریدے فورٹ پراگنس' نے اپنی اشاعت میں تسلیم کیا ہے کہ اچانک پیدا ہونے والی لہریں کیمپ کا ریڈیائی رابطہ پل بھر میں جام کردیتی ہیں۔ریڈار کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور زمین پر ایک چیونٹی تک کو تلاش کر لینے والے سٹیلائٹس چشم زدن میں کام کرنے سے منحرف ہوجاتے ہیں۔جریدے کے مطابق یہاں ڈیوٹی کرنے والے فوجی ڈرے ڈرے اور سہمے ہوئے ہیں کیونکہ دو چار دن کے وقفے کے بعد انہیں ایسی جان لیوا اور عقل کو دنگ کردینے والی بلاؤں سے واسطہ پڑتا ہے۔

امریکی ماہرین خوف وحزن کے جال میں جکڑے ہوئے فوجیوں کی شکست خوردہ نفسیات کا علاج کرتے ہیں اور دلاسہ دلاتے ہیں کہ یہ بھوت ہیں۔اس بیس کیمپ پر امریکی میرین کے ہمراہ وقت گزارنے والے امریکی جریدے (فورٹ پراگنس) کے ایڈیٹر کیون مرنے بھی اپنی رپورٹ میں ایسے واقعات کی تصدیق کی ہے۔امریکہ کے جنگی وخونی لشکر نے افغانستان میں لاکھوں بے گناہوں کو بارود کے آتش فشاں میں جلا کر بھسم کردیا۔انہیں شاید معلوم نہیں کہ ایک بے گناہ انسان کا خون ناحق' ہمیشہ قاتلوں کا پیچھا کرتا رہتا ہے. قاتل چاہے سزا سے بچ کیوں نہ جائے لیکن اسکے ضمیر میں ہر وقت بے قراری کا طوفان برپا رہتا ہے اور وہ بے قراری و بے چینی کو ساتھ لئے سسک سسک کر ایڑیاں رگڑ کر موت کی وادیوں میں اتر جاتا ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ جب ظلم حد سے زیادہ بڑھتا ہے تو پھر فطرت یزداں کی طرف سے آسمانوں سے مدد بھی اترا کرتی ہے۔مٹھی بھر طالبان نے نیٹو کے لشکر کو زچ کر رکھا ہے۔اور یہی فلسفہ اس سچّائی کو بے نقاب کرتا ہے کہ مجاہدین کو خدا کی نصرت وشفقت حاصل ہے۔غزنی کے فوب کیمپ میں رونما ہونے والے واقعات چاہے بھوتوں کی کارروائی ہو یا اس کا کوئی سائنسی تحرک ہو۔اس کے متعلّق رائے زنی کرنا آسان نہیں لیکن ایک سچ تو یہ بھی ہے کہ تمام واقعات امریکی شکست کی چغلی کھا رہے ہیں۔دنیا بھر کے تمام مسلمان اگر خدا کی رسی کو تھام کر یک جان بن جائیں تو دنیا کی تمام بڑی طاقتیں مل کر بھی مسلمانوں کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ مسلمانوں کے پاس ایک ایسا کرشمہ ہے جسے کوئی شکست سے ہمکنار نہیں کرسکتا۔اور وہ ہے خدا کی مدد ونصرت لیکن المیہ یہ ہے کہ ہم مالک کائنات کے احکامات کو فراموش کرچکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان ذلت آمیز زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: القاعدہ: افغانستان میں نئے کرزئی کے متلاشی امریکہ کا اصل ہدف

بلکہ نوائے وقت نے تو دونوں کے بیانات پر ادارے تک داغ ڈالے ہیں۔

☆ الحمدللہ صلیبیوں کو افغانستان بھر سے گذشتہ آٹھ سالوں کے دوران جاری جہاد کے قائدین میں سے کوئی ایک فرد بھی باوجود تمام تر ترغیبات کے' نہیں مل سکا جو جہاد سے غداری کرکے اُن کے دام میں پھنس کر میر جعفر ومیر صادق کی تاریخ دہرائے۔

☆ دنیا بھر کے صلیبی ہر اُس فرد یا گروہ کو قبول کرنے پر تیار اور آمادہ ہیں جو اُن کے نظام کو تسلیم کرکے اس میں داخل ہوجائے چاہے وہ بظاہر اسلام پسند ہی کیوں نہ ہوا گروہ جمہوریت کو اپنا کر اس میں شامل ہوجائیں تو وہ پھر عالمی نظام طاغوت کو قابل قبول ہے۔

☆ دنیائے کفر اس فرد یا گروہ کو زندہ رہنے کا حق دینے کے لیے بھی تیار نہیں جو اُس کے نظام کو سرے سے ہی تسلیم نہیں کرتے۔

جمہوریت کا دم بھرنے والی اسلامی تحریکات سے تعلّق رکھنے والے اور کفر کے ساتھ مکالمہ اور مفاہمت کے علمبردار' بعض دانش ورقسم کے لوگوں نے تو بہت پہلے سے صلیبیوں کو ایسے مشوروں سے نوازا تھا کہ طالبان اور القاعدہ میں فرق کرکے اُن سے معاملہ کرو، اگر فرق نہیں ہے تو فرق پیدا کرو۔درحقیقت ایسی کالی بھیڑیں ہی کفر واسلام کے صاف اور واضح معرکے کو کنفیوژ کرکے بزعم خود غیر جانب دارانہ رویہ اپنائے بیٹھے ہیں۔اسی قسم کے ایک دانش ور خورشید احمد کا کہنا تھا''اس سلسلے میں ایک اسٹرے ٹیجک حماقت یہ کی گئی ہے کہ القاعدہ' افغان طالبان اور پاکستانی طالبان کو ایک وحدت سمجھ کر تینوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کے فلسفے کے تحت دشمن خیال کرکے نشانہ بنایا جارہا ہے اور بش صاحب کے ساتھ زرداری صاحب اور رحمان ملک یہی فتویٰ دے رہے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تینوں الگ ہیں اور ان کے مقاصد، طریق کار، اہداف، زیر معاملہ مسائل (Bargaining Issues) مختلف ہیں۔اول تو یہ ایک نہیں، اور اگر ایک ہوتے ہیں جب بھی حکمتِ عملی کا تقاضا یہی تھا کہ ان میں فاصلہ رکھا جاتا، پیدا کیا جاتا، اور الگ الگ معاملہ کرنے کی کوشش ہوتی مگر ایسی سفارت کاری اور سیاسی حکمت عملی کی توقع نہ بش سے تھی اور نہ مشرف نے اس کا کوئی عندیہ دیا اور نہ زرداری اور رحمان ملک اس کا کوئی اشارہ دے رہے ہیں''۔(ترجمان القرآن، نومبر ۲۰۰۸ء ص ۱۱،۱۲)

یہاں یہ امر چشم کشا ہے کہ تمام صلیبی قوتیں القاعدہ سے ہی خائف کیوں ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ اب القاعدہ محض کسی تنظیم کا نام نہیں رہا بلکہ دنیا بھر میں کفریہ طاقتوں اور طاغوتی قوتوں کو للکارنے اور خلافت علی منہاج النبوۃ جہاد کے ذریعے قائم کرنے کے لیے جہاں بھی محنت ہو رہی وہ سبھی کفر کے لئے القاعدہ ہیں' چاہے اُن کا نام کوئی بھی ہو۔یہ مجاہدین فی سبیل اللہ کفار سے کسی بھی قسم کی مفاہمت یا مصالحت کرنے کو خلافِ شریعت سمجھتے ہوئے اور کفر سے مکالمہ بازی کو بھی اسلام سے دھوکہ خیال کرتے ہیں۔اسی طرح یہ مجاہدین صلیبیوں کے تمام شعائر آزادی، حقوق انسانی، امن، ویلفیئر وغیرہ کو کفر کے شعائر گردانتے ہیں اور ان میں سے کسی بھی اصطلاح کی کوئی اسلامی تعبیر نہیں کرتے۔اب ہم خود سمجھ سکتے ہیں کہ دنیائے کفر کو ایسے عقاید ونظریات کے حامل افراد اور گروہ کیونکر ہضم ہوسکتے ہیں' جو کفر کو جڑ سے ہی ختم کرنے کے درپے ہیں اور کسی طور بھی کفار کے غلبے اور تسلط کو برداشت کرنے کے لیے فقہی حیلے تلاش کرنے کو دینِ متین کے ساتھ غداری سمجھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سفید پرچموں کی دوبارہ آمد اور کالے پھریروں کی اٹھان

ڈاکٹر ولی محمد

قسط دوم

مُلّا داداللہ شہیدؒ نے دعویٰ کیا تھا کہ آنے والا سال یعنی 2007ء صلیبیوں کے لیے ہلاکت خیز سال ثابت ہوگا۔ مجاہدین نے شہیدؒ کے اس دعوے کو سچ کر دکھایا اور 2007ء میں جہاں صلیبیوں کی ہلاکتوں میں 22 فیصد اضافہ ہوا وہیں ایک اندازے کے مطابق صلیبی و مرتد افواج پر ایک سال میں تقریباً 2000 سے زاید بارودی کارروائیاں ہوئیں۔ صرف جون 2007ء میں بم حملوں کی تعداد 234 تھی۔ اس طرح فدائی حملوں میں تقریباً 70 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اس طرح مجاہدین نے جہاں مزاحمت کو اپنے نقطہ عروج پر پہنچانے کا ہدف حاصل کیا، وہیں جہاد کے اساسی مقصد یعنی اعلائے کلمۃ اللہ اور نفاذِ شریعت پر بھی اپنی توجہ مرکوز رکھی۔ چنانچہ اس سال جن علاقوں پر مجاہدین کا قبضہ مستحکم ہوا، وہاں مجاہدین نے شرعی عدالتیں قائم کیں۔ چوروں، ڈاکوؤں اور جرائم پیشہ افراد کو سرعام سزائیں دی اور اپنے زیر انتظام علاقوں میں مثالی امن و امان قائم کر کے امارت اسلامیہ افغانستان کے دور کی یاد تازہ کر دیں۔ اس کا براہ راست نتیجہ یہ ہوا کہ عامۃ المسلمین جو پہلے ہی چوروں اور سفاک وار لارڈز پر مشتمل کٹھ پتلی کابل حکومت اور اس کے حکام سے تنگ تھے، طالبان مجاہدین کے ہم نوا اور پشتی بان بن گئے۔ طالبان کی اس خوبی اور کامیابی کا اعتراف مغربی ذرائع ابلاغ کو بھی کرنا پڑا۔

یہ راہ جہاد میں پیش کی گئی قربانیوں اور نفاذِ شریعت کے لیے کیے گئے اقدامات ہی کا ثمر تھا کہ 2007ء کے اختتام تک افغانستان کے اکثریتی علاقوں پر یا تو مجاہدین کی باقاعدہ عمل داری قائم ہو چکی تھی یا مجاہدین وہاں مستقل طور پر موجود تھے۔ برطانوی تھنک ٹینک انٹرنیشنل کونسل آف سکیورٹی اینڈ ڈویلپمنٹ کے ایک تحقیقی جائزے کے مطابق نومبر 2007ء میں افغانستان کی 54 فیصد سرزمین پر طالبان مستقل طور پر موجود تھے جبکہ 38 فیصد علاقے میں وہ جزوی طور پر موجود تھے اور صلیبی و مرتد افواج پر کاری ضربیں لگا رہے تھے۔

2008ء میں مجاہدین نے اپنی جنگی حکمتِ عملی کو مزید وسیع کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ جنگ کے سابقہ انداز یعنی بارودی سرنگوں، ریموٹ کنٹرول حملوں، فدائی کارروائیوں اور گھات لگا کر حملہ کرنے کے ساتھ ساتھ نئے انداز کے حملے بھی کریں گے۔ امیر المومنین کے نائب اور معروف مجاہد کمانڈر ملا برادر حفظہ اللہ نے مارچ 2008ء میں جاری ہونے والے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ''کفار کی ہمارے ملک پر جارحیت کے ارتکاب نے ہم پر جہاد کو فرض کر دیا ہے، چنانچہ جہاد کے آغاز ہی سے اس کی شدت میں اضافہ ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اب جبکہ موسم سرما کا اختتام ہو رہا ہے اور بہار کی آمد ہے تو امارتِ اسلامیہ افغانستان بھی ملک کے طول و عرض میں ''آپریشن عبرت'' کا آغاز کر رہی ہے۔ اس نئے آپریشن کا مقصد یہ ہے کہ دشمن کو افغانستان سے نکلنے پر مجبور کرنے کے لیے اس پر اس انداز سے حملے کیے جائیں، جس کا اس نے کبھی سوچا بھی نہ ہوگا۔ ان حملہ آوروں نے گھروں پر بم باریاں، شہریوں کو شہید اور معصوموں پر تشدد اس امید پر کیا ہے کہ شاید اس سے افغان جہاد سے دست بردار ہو جائیں گے لیکن صلیبیوں کی قوت اور دولت جہاد کو دبانے میں ناکام ہوئی ہے۔

اس نئے آپریشن میں پرانے جنگی حربوں کے ساتھ ساتھ نئی طرز کی عملیات بھی شامل ہیں، جن کے ذریعے ہم دشمن کو ملک بھر میں گھیریں گے۔ ہم کفار کے مکمل انخلا یا شکست اور کابل کو کفار کی غلامی سے نجات دلا کر وہاں اسلامی شریعت کے نفاذ تک جہاد جاری رکھیں گے۔ مجاہدین اپنی کارروائیوں میں مزید شدت اور تیزی لائیں کیونکہ (الحمدللہ) دشمن کا حوصلہ ٹوٹ چکا ہے اور اس میں مجاہدین کا سامنا کرنے کا دم خم باقی نہیں رہا۔ وہ صرف نہتے مسلمانوں کے گھروں پر بم پھینک کر دنیا کے سامنے مجاہدین کی شہادت کے جھوٹے دعوے کر سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ بم باریاں مسئلے کا حل ہیں۔ لیکن اس کی اس ذہنیت نے ہزاروں افغان مسلمانوں کو مجاہدین کی صفوں میں شمولیت کی ترغیب دی ہے''۔

واضح رہے کہ صلیبیوں نے ستمبر 2007ء میں ملا برادر حفظہ اللہ کی شہادت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا جس کی تردید چند روز بعد ہی ملا برادر نے فون پر ذرائع ابلاغ سے رابطہ کر کے خود ہی کر دی تھی۔ ملا برادر کے اعلان کے بعد مجاہدین نے شہروں کے اندر اور باہر دشمن کے اہم مراکز وغیرہ پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کثیر تعداد میں حملے کیے۔ یہ مختلف انداز کی کارروائیاں تھیں، جن کا سامنا صلیبی و مرتد افواج نے پہلے نہیں کیا تھا۔ اس نوعیت کی کارروائیوں میں قندھار جیل پر ہونے والے حملے کو بہت شہرت ملی۔ اس کارروائی میں مجاہدین نے پہلے ایک آئل ٹینکر، جس میں 18 سو کلو گرام بارودی مواد بھرا گیا تھا، کو جیل کی عمارت کے باہر کھڑا کر کے راکٹوں سے اڑا دیا۔ جس سے جیل کا مرکزی دروازہ اور بیشتر دیواریں تباہ ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی کم از کم 30 موٹر سائیکل اور کئی گاڑیوں پر سوار مجاہدین جیل کے اردگرد سے نمودار ہوئے اور جیل کی حفاظت پر مامور کینیڈین و افغان فوجیوں کو ہلاک یا بے بس کر کے لاؤڈ سپیکروں پر اعلان کیا کہ ''چلو آزادی کی طرف، ظالموں سے نجات کا وقت آن پہنچا ہے''۔ یوں انتہائی مختصر وقت میں 1500 کے قریب افراد کو رہا کروا لیا گیا، جن میں 900 سے زاید مجاہدین شامل تھے۔ ان میں سے 160 ایسے کمان دان بھی تھے، جنھیں کٹھ پتلی عدالتوں سے سزائے موت سنائی جا چکی تھی۔

14 جون 2008ء کو ہونے والی اس کارروائی میں 100 سے زائد مجاہدین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے ہونے والی اس انتہائی کامیاب کارروائی نے صلیبیوں اور ان کے حواری مرتدین کے چھکے چھڑا دیے۔ افغانستان میں نیٹو فوج کے ترجمان جنرل کارلوس نے اعتراف کیا کہ جنگی حکمت عملی کے اعتبار سے یہ ایک کامیاب ترین کارروائی تھی۔ لیکن یہ اپنی نوعیت کی واحد کارروائی

مجاہدین کے ہاتھوں ہر محاذ پر شکست کھانے کے بعد صلیب کے پجاریوں نے کوئی جائے امان نہ پا کر بالآخر اپنا روایتی پرانا حربہ آزماتے ہوئے مذاکرات کے نام پر مجاہدین کی صفوں میں تقسیم پیدا کرنے کی کوشش کی۔

نہیں تھی۔مجاہدین اسی سال 2 ماہ قبل کابل میں جشن جمہوریت کے نام سے ہونے والی تقریب جو کہ افغانستان سے سوویت فوجوں کے انخلا کی یاد میں منائی جا رہی تھی' کو بھی نشانہ بنا چکے تھے۔کابل سٹیڈیم میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں مرتد کرزئی، اس کی کابینہ کے تمام وزرا اور ارکان پارلیمنٹ کے علاوہ افغان فوج کے سربراہان کئی غیر ملکی سفیر اور نیٹو کے کمانڈرز بھی شریک تھے۔اس قدر بڑی تعداد میں ''ہائی ویلیو ٹارگٹس'' کی موجودگی سے تقریب کے حفاظتی انتظامات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے لیکن مجاہدین نے ان تمام انتظامات کو سبوتاژ کرتے ہوئے عین اس وقت تقریب پر دھاوا بول دیا جب وہاں مذہبِ وطنیت کا اہم ترین شعار' قومی ترانہ بجایا جا رہا تھا۔مجاہدین کی شدید فائرنگ کا براہ راست ہدف سٹیج تھا، جہاں کرزئی اور دیگر حکومتی عہدے دار موجود تھے۔فائرنگ کی آواز آتے ہی تقریب میں بھگدڑ مچ گئی اور پوری دنیا نے کرزئی کو بزدلوں کی طرح اپنی جان بچا کر چھپتے اور بھاگتے ہوئے دیکھا۔یہی حال دیگر عہدے داران اور شرکا کا بھی تھا۔اس حملے میں ایک افغان رکن پارلیمنٹ اور قبائلی سردار سمیت کئی افراد ہلاک ہوئے جبکہ کرزئی اپنی بدقسمتی سے اپنے نامۂ اعمال کو مزید سیاہ کرنے کے لیے بال بال بچ گیا۔اس طرح کے حملوں سے واضح ہونے والی مجاہدین کی انتہائی جارحانہ حکمت عملی نے صلیبی افواج اور ان کے بڑوں کے حواس مختل کر دیے اور انہوں نے واویلا مچانا شروع کر دیا کہ پاکستان کے قبائل بالخصوص وزیرستان میں حکومتی فوج اور مجاہدین کے مابین ہونے والے امن معاہدوں کے سبب افغانستان میں دراندازی بڑھ رہی ہے۔لیکن ایمان کی دولت سے تہی و ناآشنا احمقوں کے یہ لشکر' ہمیشہ سے اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں کہ اہل ایمان جب محض توکل علی اللہ کے سہارے طاغوتوں کے مقابل میدان میں ڈٹ جاتے ہیں تو پھر ان کی نصرت و مدد کے لیے اللہ تعالیٰ صرف اہل زمین سے ہی نہیں بلکہ اہل آسمان میں سے بھی اپنے لشکر روانہ کرتا ہے' جو ان مجاہدین اسلام کے لیے سکینت اور نصرت کا پیام لے کر آتے ہیں۔

ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکةالا تخافوا و لا تحزنوا............

''جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر ڈٹ گئے، ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو اُنہیں کہتے ہیں کہ) نہ خوف کرو اور نہ ہی غم..........''۔

یقیناً اللہ قادر مطلق کی نصرتِ غیبی کا ہی اعجاز ہے کہ افغانستان کی سرزمین نے اہل ایمان کی عزیمت و استقامت کے سامنے 30 سال کے مختصر عرصے میں خود کو سپر پاور کہنے والی دو طاقتوں کو ذلت و ہزیمت سے دوچار ہوتے دیکھا ہے۔افغانستان میں اپنی ناکامی کا اعتراف صلیبیوں نے 2008ء میں واضح طور پر کرنا شروع کر دیا چنانچہ امریکی فوج کے جوائنٹ چیف آف سٹاف مائیکل مولن نے امریکی کانگریس کو بریفنگ دیتے ہوئے اعتراف کیا کہ ''میں نہیں سمجھتا کہ ہم افغانستان میں جنگ جیت رہے ہیں، اگرچہ ہم جیت سکتے ہیں، لیکن وقت تیزی سے ہمارے ہاتھ سے پھسلتا جا رہا ہے''۔اس نے افغانستان میں کامیابی کے لیے عسکری ذرائع کی نسبت سیاسی و دیگر حل تلاش کرنے پر بھی زور دیا۔لیکن اللہ جب اپنے دشمنوں کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیتا ہے تو ان کی عقل پر پردے ڈال دیتا اور ان کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے عاری کر دیتا ہے۔

یہی وجہ تھی کہ کھلی آنکھوں سے اپنی واضح ناکامی اور شکست کو دیکھنے اور اس کا اعتراف کرنے کے باوجود صلیبیوں نے 2008ء میں افغانستان اپنی افواج میں بے تحاشا اضافہ کرتے ہوئے ان کی تعداد دوگنا سے بھی زیادہ کر دی۔چنانچہ جہاں جولائی 2007ء میں افغانستان میں 23,881 امریکی فوجی تعینات تھے، ان کی تعداد جولائی 2008ء میں بڑھتے بڑھتے 48,250 تک پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ساتھ امریکہ کے اتحادیوں نے بھی اپنے آقا کی اندھی تقلید میں اپنے فوجیوں کی تعداد 33000 سے بڑھا کر 52900 کر دی لیکن فوج میں اس اندھا دھند اضافے کا نتیجہ بعینہٖ وہی نکلا' جس کی کوئی بھی عقل مند انسان توقع کر سکتا ہے یعنی صلیبیوں اور ان کے معاون مرتدین کی ہلاکتوں اور نقصانات میں بے تحاشا اضافہ ہوتا چلا گیا۔اور مجاہدین کی عمل داری مزید مستحکم اور مزید وسیع ہوتی گئی۔

مجاہدین نے بڑے بڑے تعارض (حملے) کرنے کی جو جارحانہ حکمت عملی اختیار کی تھی اس میں بھی مزید شدت آئی۔اور 14 جولائی 2008ء کو مجاہدین نے ایک ایسا حملہ کیا جس نے کفار و مرتدین کو خون کے آنسو رلا دیا۔

صوبہ نورستان کے ضلع وانت میں تقریباً 200 سے زاید مجاہدین نے امریکی فوج کے ایک مرکز پر دھاوا بول دیا۔راکٹوں، مارٹر اور دستی بموں کے ذریعے مرکز کا حفاظتی حصار توڑنے کے بعد مجاہدین مرکز کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے اور وہاں متعین 45 امریکی فوجیوں میں سے 20 کو جہنّم واصل کیا جبکہ بقیہ زخمی ہو گئے۔افغان فوجیوں کی ہلاکتیں اور نقصان اس کے علاوہ تھے، کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں صرف 3 مجاہدین زخمی ہوئے اور امریکیوں کو بالآخر فضائی مدد طلب کرنا پڑی۔مجاہدین امریکی سورماؤں کو شکار کرنے کے بعد مرکز سے نکل گئے اور امریکیوں نے حسبِ معمول اپنی شکست کا انتقام نہتے شہریوں پر بم باری کر کے لیا۔دو روز تک بم باری اور افغان پولیس پر حملے میں ملوث ہونے کا الزام عاید کر کے اپنے زخم چاٹنے کے بعد امریکی ضلع وانٹ سے فرار ہو گئے اور ان کے نکلتے ہی ان کے حواری کٹھ پتلی کرزئی انتظامیہ کے نمایندے اور افغان پولیس فوج وغیرہ نے بھی ضلع خالی کر دیا اور ضلع کا کنٹرول مجاہدین نے سنبھال لیا۔

نورستان میں اس قدر واضح شکست کا سامنا کرنے کے بعد اپنی خفت مٹانے کے لیے صلیبیوں نے صوبہ کنڑ اور نورستان میں Lion Heart کے نام سے ایک بڑے آپریشن کا آغاز کیا۔اس آپریشن کی خاص بات یہ تھی کہ انہی دنوں میں جب اتحادی افوان نے کنڑ اور نورستان میں کارروائی کا آغاز کیا' صلیب کی پجاری مرتد پاکستانی فوج نے بھی کنڑ سے ملحقہ پاکستانی قبائلی علاقے باجوڑ میں ''آپریشن شیر دل'' کے نام سے مجاہدین کے خلاف ایک بڑی کارروائی کا آغاز کر دیا۔ناموں کی یہ مماثلت اور وقت کی ہم آہنگی محض اتفاقیہ نہیں تھی بلکہ ایک طے شدہ منصوبے کے تحت ڈیورنڈ لائن کے دونوں اطراف طاغوتی افواج نے مجاہدین کو کچلنے کا منصوبہ بنایا۔اس منصوبے کا اعتراف بعد ازاں افغانستان میں نیٹو کے سربراہ ڈیوڈ میکرنن نے بھی کیا۔ابلیس کے پجاریوں کا یہ منصوبہ بھی ہمیشہ کی طرح

برطانوی تھنک ٹینک انٹرنیشنل کونسل آف سکیورٹی اینڈ ڈویلپمنٹ کے ایک تحقیقی جائزے کے مطابق نومبر 2007ء میں افغانستان کی 54 فیصد سرزمین پر طالبان مستقل طور پر موجود تھے جبکہ 38 فیصد علاقے میں وہ جزوی طور پر موجود تھے۔

ناکام ہوا اور کئی ماہ کی ذلت وخواری کے بعد پاکستانی فوج نے تو ایک مرتبہ پھر مجاہدین کے ساتھ معاہدہ کر لیا جبکہ امریکی افواج نے علاقے میں چند ایک چوکیاں قائم کر لینے کو کافی سمجھا اور خاموشی سے فرار کی راہ اختیار کی۔

2008ء کے لیے مجاہدین نے اپنی جنگی حکمت عملی کے جو اہداف طے کیے تھے، ان میں سے ایک اہم ترین ہدف دشمن کی رسد کی فراہمی کو جس قدر ہو سکے منقطع کرنا بھی شامل تھا۔ افغانستان کے جغرافیائی محل وقوع اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجاہدین کے اس ہدف کا چناؤ انتہائی دوررس اثرات کا حامل تھا۔ چنانچہ 2008ء کے آغاز ہی سے مجاہدین نے افغانستان کے اندر اور باہر اتحادی فوج کو رسد کی فراہمی کے تمام ممکنہ راستوں کے گرد گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی رسد لے جانے والی گاڑیوں، ٹینکروں اور کنٹینروں وغیرہ پر حملے شروع ہو گئے۔ موسم گرما کے اختتام تک صورت حال یہ تھی کہ کابل کو جانے والی چار میں سے تین شاہ راہیں مجاہدین کی بھرپور گرفت میں تھیں اور اتحادی افواج ان شاہ راہوں پر مجاہدین کی عملیات کا مقابلہ کرنے سے بے بس ہو چکی تھیں۔ چنانچہ مجاہدین نے پاکستان سے اتحادی افواج کی ترسیل رسد کے روٹ کو نشانے پر رکھتے ہوئے رسد کے قافلوں پر تابڑ توڑ حملے کیے۔ سپلائی لائن منقطع کرنے کی اس حکمت عملی میں کامیابی کا ایک اہم موڑ پاکستانی حدود کے اندر اتحادی رسد کو روکنے میں مجاہدین کی کامیابی تھی، جو مجاہدین نے 2008ء کے اواخر میں حاصل کر لی۔ رسد لے جانے والے قافلوں پر بیسیوں کامیاب حملوں کے بعد 10 نومبر 2008ء کو مجاہدین نے نیٹو کے لیے رسد لے جانے والے 13 ٹرک غنیمت کر لیے۔ ان ٹرکوں سے مجاہدین کو اسلحہ و دیگر سامان کے علاوہ امریکی فوج کی بکتر بند ''ھموی'' گاڑیاں بھی ہاتھ آئیں۔

اس واقعہ کے فوراً بعد خیبر ایجنسی کے راستے اتحادی افواج کو رسد کی ترسیل ایک ہفتے کے لیے یکسر معطل ہو گئی، چند ہفتے بعد ہی مجاہدین نے دسمبر کے پہلے دو ہفتوں میں 6 سے زاید بڑے بڑے حملے کر کے پشاور رنگ روڈ پر واقع ٹرمینلز پر کھڑے نیٹو رسد کے 400 سے زاید کنٹینر خاکستر کر ڈالے۔ جس سے ایک دفعہ پھر اتحادی افواج کی رسد کئی دنوں تک تعطل کا شکار رہی۔ پاکستان سے گزرنے والے اتحادی رسد کے دوسرے راستے پر بھی مجاہدین نے کامیاب حملے کیے۔ پاکستان سے گزرنے والی اپنی سپلائی لائن کا انجام دیکھ کر امریکہ اور اتحادیوں نے روس اور وسط ایشیا کے راستے رسد کی ترسیل ممکن بنانے کے لیے بھاگ دوڑ شروع کی جو بعد ازاں کسی حد تک کامیاب بھی ہوئی۔ لیکن افغانستان میں متعین افواج کو رسد کی ترسیل اب بھی صلیبیوں کے لیے کتنا بڑا دردِ سر ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ افغانستان کے دشوار گزار علاقوں میں فوجی گاڑیوں کے لیے ایندھن کے ایک گیلن کی قیمت صلیبیوں کو 400 ڈالر یعنی تقریباً 32000 روپے پڑتی ہے اور آئے روز پاکستان اور افغانستان میں صلیبی رسد کے قافلوں پر حملوں میں ہونے والے نقصانات اس کے علاوہ ہیں۔

مجاہدین کے ہاتھوں ہر محاذ پر شکست کھانے کے بعد صلیب کے پجاریوں نے کوئی جائے امان نہ پا کر بالآخر اپنا روایتی پرانا حربہ آزماتے ہوئے مذاکرات کے نام پر مجاہدین کی صفوں میں تقسیم پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ذرائع ابلاغ میں معتدل طالبان اور سخت گیر طالبان کی فرضی تفریق کا شور مچا کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ معتدل طالبان، صلیبیوں کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس کے علاوہ عراق میں آزمایا جانے والا حربہ، جو کہ سوویت یونین بھی افغانستان میں آزما چکا تھا، یعنی ملیشیاؤں اور مقامی لشکروں کی تشکیل کے ذریعے خانہ جنگی پیدا کرنے کی مذموم کوشش بھی کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت ونصرت کے طفیل، مجاہدین نے اپنی ایمانی بصیرت کے ذریعے دونوں حربے بری طرح ناکام کر دیے۔ مذاکرات کے حوالے سے امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ اور امارت اسلامیہ افغانستان کے ترجمان اور دیگر قائدین نے واضح اور دوٹوک بیانات جاری کیے کہ مجاہدین کسی بھی قسم کے مذاکراتی عمل میں نہ تو شریک ہیں اور نہ ہی افغانستان سے آخری صلیبی فوجی کے فوجی کے انخلا سے قبل کسی بات چیت کا سوال ہی پیدا ہوتا ہے۔ لشکروں اور ملیشیاؤں کی تشکیل کا منصوبہ بھی اس طرح ناکام ہو گیا کہ مجاہدین کے ہاتھوں مرتد کرزئی انتظامیہ اور افغان پولیس وفوج کے عہدے داران کا انجام بد دیکھ کر کسی بھی شخص یا گروہ نے مجاہدین کے بالمقابل صف آرا ہونے کا خطرہ مول نہیں لیا۔

اکتوبر 2008ء میں عید الفطر کے موقع پر جاری ہونے والے بیان میں امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کے پیغام میں انہوں نے فرمایا:

''وہ امریکہ جو اپنی ٹیکنالوجی کے بھروسے پر شکست کا تصور بھی نہیں کرتا تھا، آج ہر روز اپنے فوجیوں کے جنازوں کا استقبال کرتا ہے اور شدید مالی وجانی نقصانات سے دوچار ہے۔ چند برس پہلے کوئی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ امریکہ اور اتحادیوں کو افغانستان میں اتنی مزاحمت کا سامنا ہوگا لیکن آج امریکی صدر اور وزرا عالمی سطح پر کشکول لیے بھیک مانگتے پھرتے ہیں، بہتر تو یہ ہے کہ کوئی ان مفسدین کو مثبت جواب بھی نہ دے۔

یہ صورت حال درحقیقت ہمیں یہی پیغام دے رہی ہے کہ ہم اپنے موقف پر ڈٹے رہیں، اپنے رب پر یقین وبھروسہ رکھیں اور آپس میں اتحاد واتفاق کی فضا کو برقرار رکھیں تو عنقریب دشمن کو اپنی سرزمین سے بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اللہ کی رحمت ونصرت سے یہ مرحلہ اب بہت قریب ہے۔ قابض صلیبی صیہونی اتحاد سات برس میں اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکا تو مزید سو سال تک بھی نہیں ہو سکے گا (ان شاء اللہ)''۔

کفار کو مخاطب کرتے ہوئے امیر المومنین نے کہا: ''تم پہلے اپنی ٹیکنالوجی اور طاقت پر مغرور تھے اور بغیر کسی معقول دلیل اور بات چیت کے ہماری سرزمین پر دھاوا بول دیا۔ اب حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے ناجائز اور احمقانہ فیصلے پر نظر ثانی کرو اور اپنی فوجوں کو نکالنے کی راہ تلاش کرو۔ لیکن اگر تم پھر بھی اپنے قبضے پر مصر رہتے ہو تو تم اللہ کے شیروں کے حملوں کے نتیجے میں سابق سوویت یونین کی طرح دنیا کے گوشے گوشے میں رسوائی سے دوچار ہو گے۔'' (جاری ہے)

امیر نہ ہو تب بھی جہاد کرنا ہماری ذمہ داری بنتی ہے۔ یہ بات تو کسی نے بھی نہیں کہی کہ اگر مسلمانوں کا ایک متفق امیر نہ ہو تو جہاد کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ صلیبی جنگوں کے دوران اور تاتاریوں کے خلاف جہاد میں مسلمانوں کے ہر علاقے میں علیحدہ امیر ہوتا تھا؛ بلکہ بعض اوقات ایک علاقے میں بھی ایک سے زیادہ امرا ہوتے تھے مگر اس کے باوجود مسلمانوں نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ مثلاً اس وقت حلب میں علیحدہ امیر تھا، دمشق میں علیحدہ اور مصر میں تو ایک سے زیادہ امرا تھے، جن میں سے بعض تو مسلمان امرا کے خلاف بھی صلیبیوں سے مدد طلب کرتے ہوئے نہیں شرماتے تھے۔ جیسے کہ ''شاور'' نے مصر کے ایک اور امیر ''ضرغام'' کے خلاف صلیبیوں سے مدد حاصل کی۔ لیکن مسلمانوں نے ان میں سے کسی بات کو بھی جہاد سے منہ پھیرنے کا عذر نہیں بنایا۔ آج تک کسی عالم نے یہ نہیں کہا کہ ایسے حالات میں جہاد کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور ''مسلمانوں کی سرزمین سے کفار کو باہر نکالنا'' فرض نہیں رہتا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے میں جہاد کی فرضیت پہلے سے بھی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

(ماخوذ از: ایمان کے بعد اہم ترین فرض عین از شیخ عبداللہ بن عزام)



کابل کی فتح:

کابل کی فتح بلاشبہ ایک مثالی فتح تھی اتنے بڑے معرکے میں خون ریزی برائے نام ہی ہوئی۔ طالبان کے صرف 16-15 مجاہدین شہید ہوئے جبکہ حریف فوج فرار ہوگئی تھی۔ طالبان نے شہر میں داخل ہونے کے بعد بھرے پُرے بازاروں کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ کسی دکان یا ریڑھی سے ایک دانہ تک نہیں لوٹا۔ نجیب کو اسلام دشمنی اور مسلمانوں کا بے دریغ خون بہانے کی جو سزا ملی، سو ملی، مگر اس کے علاوہ طالبان نے کسی شہری کو زدوکوب تک نہ کیا۔ کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ حالانکہ سپاہی فتوحات کا جشن عموماً اس طرح منایا کرتے ہیں کہ چند دنوں تک مفتوحین کی عزت وآبرو اور جان ومال کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ خود طالبان کے مخالفین کا اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی یہی وطیرہ رہا مگر طالبان کی فتح مکمل طور پر پُرامن تھی۔ طالبان سربراہ نے اعلان کر دیا کہ کابل کے تمام باشندوں کو، چاہے ان کا ماضی کیا ہی ہو، عام معافی دی جاتی ہے۔ اس اعلان نے عوام کو بالکل مطمئن کر دیا اور 24 گھنٹوں کے اندر اندر کابل کی تمام رونقیں لوٹ آئیں۔

کابل میں اسلام نافذ:

کابل کی فتح کے فوراً بعد طالبان نے یہاں خالص اسلامی احکام کا نفاذ کر دیا۔ شرعی حدود و قصاص کے قوانین لاگو کر دیے گئے۔ ٹی وی اسٹیشن بند کر دیا گیا۔ ''ریڈیو کابل'' کو ''ریڈیو صدائے شریعت'' کا نام دے کر موسیقی اور بے مقصد پروگراموں کو ختم کر دیا گیا۔ جسم فروشی، سینما، ڈش انٹینا، عورتوں کے بے پردہ گھومنے، گانے بجانے رقص وسرود اور اخلاق باختگی کا محرک بننے والے تمام عوامل پر پابندی لگا دی گئی۔

اغیار کی گواہی:

مغربی میڈیا کے نمایندے ان دنوں بڑی تعداد میں کابل پہنچ چکے تھے۔ وہاں مقامی لوگوں کا اطمینان وسکون دیکھ کر انہیں حیرت کے ساتھ ساتھ مایوسی بھی ہوئی۔ وہ طالبان کے مظالم کے فرضی افسانے گھڑنے وہاں آئے تھے مگر ایسا کوئی ثبوت ان کے ہاتھ نہ لگ سکا۔ نامور برطانوی مصنفہ ''پیٹر مارسڈن'' نے اس زمانے میں افغانستان کا دورہ کیا اور پھر اپنی مشہور کتاب "TALBAN" تحریر کی۔ اس کتاب میں طالبان پر ناروا الزامات عاید کرنے کے باوجود وہ تسلیم کرتی ہے کہ طالبان امن و سلامتی کی علامت بن گئے تھے۔ وہ کابل کی فتح کے بارے میں لکھتی ہے: ''اس مرحلے پر کابل کے لوگ دارالحکومت کے محاصرے کے مزید طویل ہونے سے ہراساں تھے۔ بہت سے لوگ اپنی ضرورت کی بنیادی اشیا بھی فروخت کر چکے تھے اور انتہائی غربت کی حدود کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس لیے جب طالبان وہاں پہنچے تو لوگوں کو کافی سکون ملا اور امید پیدا ہوئی کہ امن بحال ہوگا اور مقامی معیشت کی بہتری کے امکانات پیدا ہوں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ لوگوں کے درمیان پائے جانے والے اس خیال سے ربانی اور مسعود بھی آگاہ تھے اور شاید کابل کے آخری انچ تک نہ لڑنے کے فیصلے میں یہی ایک عنصر کارفرما تھا''۔ طالبان کی شرافت کا اعتراف کرتے ہوئے پیٹر مارسڈن لکھتی ہے: ''یہ حقیقت ہے کہ طالبان کسی علاقے پر قابض ہونے کی صورت میں لوٹ مار، زنا بالجبر یا بلاجواز تباہی نہیں کرتے تھے''۔

مغربی میڈیا کا شرمناک کردار:

اکثر مغربی نامہ نگاروں کو سچ لکھنے کی ہمت نہ ہوسکی۔ ان میں سے اکثر طالبان کے بارے میں حتی الامکان جھوٹی باتیں پھیلاتے رہے اور جن کا ضمیر اس پر آمادہ نہ ہوا وہ بھی حقائق واضح کرنے کی بجائے چپ چاپ واپس چلے گئے۔

پاکستانی صحافی اور پندرہ روزہ ''جہاد کشمیر'' کے نامہ نگار حسن احمد ان دنوں کابل میں گئے تھے، وہ لکھتے ہیں: ''کابل میں عام لوگوں میں طالبان کے بارے میں اطمینان پایا جاتا ہے مگر مغربی صحافی کہہ رہے تھے کہ لوگوں کو مارا جا رہا ہے، خواتین کو گھسیٹا جا رہا ہے.... مگر مجھے اس کے شواہد نہیں ملے۔ انہوں نے طالبان کے وزرا کی پریس کانفرنسوں میں بھی ایسے سوالات اٹھائے جن کی تردید ہوئی مگر مغربی پریس والوں کا رویہ معاندانہ ہی نہیں جانبدارانہ بھی تھا۔ ایک انگریز صحافی ''مسٹر ایلکس'' میرے ساتھ جرمن کلب میں مقیم تھا۔ وہ میرے ساتھ مارا مارا پھرتا رہا۔ پریس کانفرنسوں میں بھی ساتھ گیا۔ لوگوں نے اسے کہا کہ کابل میں امن ہے اور ہم امن چاہتے ہیں۔ خواتین پر پابندیوں پر بھی عوام میں کوئی احتجاج نظر نہ آیا تو ایلکس نے مایوس ہوکر مجھ سے کہا ''اب تم ہی بتاؤ کہ میں کیا رپورٹ کروں؟ اس میں میرے لیے کیا ہے''؟ میں نے کہا: ''تم صحافی ہو، تم نے جو کچھ سنا اور دیکھا ہے، وہ رپورٹ کرو، صحافتی دیانت داری کا تقاضا تو یہی ہے''۔ اس پر وہ بولا: ''نہیں، میں یہاں اس لیے نہیں آیا تھا۔ میں تو اس لیے آیا تھا کہ لوگوں سے معلوم کروں کہ وہ طالبان سے کتنی نفرت کرتے ہیں؟ طالبان بنیاد پرست اور انتہا پسند ہیں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں''۔ اس ایک مثال سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ طالبان کے بارے میں مغربی میڈیا شروع سے کس قدر متعصبانہ رپورٹنگ کر رہا تھا۔

دارالحکومت قندھار ہی رہا:

کابل کا انتظام سنبھالنے کے لیے ایک چھ رکنی شوریٰ قائم کر دی گئی۔ اس کے سربراہ ملا محمد ربانی تھے، جن کا مرتبہ وزیراعظم کا سا تھا۔ ملا غوث وزیر خارجہ اور ملا امیر خان متقی وزیر اطلاعات مقرر ہوئے۔ عام خیال یہ تھا کہ فتح کابل پر طالبان اور طالبان کے سربراہ ملا محمد عمر تاریخی جشن مسرت منائیں گے مگر طالبان سربراہ کا تبصرہ صرف اتنا تھا: ''کابل بھی دیگر صوبوں کی طرح ایک صوبہ ہے، باقی صوبوں کی طرح وہاں بھی شریعت نافذ کریں گے''۔ یہی جذبہ تھا جس کی بنا پر کابل فتح ہونے کے 24 گھنٹے کے اندر اندر وہاں اسلامی نظام نافذ ہوگیا۔

کابل فتح ہوگیا مگر قندھار کے بوریا نشین حکمران نے وہاں کا دورہ نہ کیا۔ دارالحکومت بدستور قندھار ہی رہا جبکہ مبصرین گمان کر رہے تھے کہ ملا محمد عمر فوراً بڑے طمطراق سے افغانوں کے روایتی دارالحکومت کو اپنا مرکز بنائیں گے۔ کئی دنوں بعد رفقا نے اصرار کیا: ''کابل کو آکر دیکھیں تو سہی...... کیسا شہر ہے، جہاں سالہا سال اقتدار کی جنگ ہوتی رہی'' مگر اس کے باوجود طالبان سربراہ کابل کا دورہ کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔

رشید دوستم سے پالا:

کابل پر قبضے کے بعد ایک ہفتے کے اندر اندر طالبان کی افواج شمال مشرق کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے جبل السراج تک پہنچ گئیں تھیں جبکہ احمد شاہ مسعود شاہراہ سالانگ تک پیچھے ہٹتے ہٹتے وادی پنج شیر میں داخل ہو گیا تھا۔ طالبان اس کے تعاقب میں رہے مگر وہ وادی پنج شیر میں داخل نہ ہو سکے ، جب وہ سالانگ شاہراہ کے گردونواح میں مختلف دیہاتوں پر قبضہ کرتے ہوئے درہ سالانگ تک پہنچے تو قابض رشید دوستم کی افواج نے ان کا راستہ روک لیا۔ اس وقت تک یہ واضح نہیں تھا کہ رشید دوستم اب کس کا ساتھ دے گا۔ طالبان راہنما ملا محمد ربانی نے دوستم کو غیر جانب دار بنانے کے لیے 8 اکتوبر 1996 کو اس سے گفت وشنید کی' جو ناکام رہی۔ دراصل دوستم شمال کی بے تاج بادشاہت کا دعوے دار تھا اور یہ حیثیت طالبان کے لیے قابل قبول نہ تھی۔

دوستم اور احمد شاہ مسعود کا طالبان پر مشترکہ حملہ:

جب دوستم کو یقین ہو گیا کہ طالبان سے اسے اپنے اغراض حاصل نہیں ہوں گے تو اس نے احمد شاہ مسعود، برہان الدین ربانی سے اتحاد برقرار رکھنے کو ترجیح دی۔ 10 اکتوبر 1996 کو ایک اجلاس ہوا جس میں احمد شاہ مسعود، برہان الدین ربانی اور کریم خلیلی موجود تھے۔ فیصلہ کیا گیا کہ طالبان سے مزاحمت کے لیے سب مل کر لڑیں گے۔ اس مقصد کے لیے ایک ''سپریم کونسل'' بنائی گئی اور طالبان مخالف قوتیں ایک بار پھر شانہ بشانہ کھڑی ہو گئیں۔ عسکری قیادت اب بھی احمد شاہ مسعود کے پاس تھی۔ جو پنج شیر کی فلک بوس چوٹیوں سے طالبان کو کابل اور درہ سالانگ کے درمیان تیزی سے پھیلتا دیکھ رہا تھا۔

مسعود نے ان کی یہ کمزوری فوراً نوٹ کی کہ اگرچہ طالبان اس طرح زیادہ سے زیادہ رقبے پر قابض ہو رہے ہیں مگر ساتھ ساتھ ان کی قوت بکھرتی جا رہی ہے۔ ان کا کوئی مورچہ زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ مسعود کے پاس پندرہ بیس ہزار تجربہ کار جنگ جو تھے۔ ان کی مدد سے اس نے 12 اکتوبر 1996 کو سالانگ شاہراہ کے ساتھ ساتھ طالبان کے دفاعی خطوط پر ایک بھرپور حملہ کیا۔ طالبان اس کی تاب نہ لا سکے اور درجنوں شہادتوں کے بعد طالبان پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ مسعودی ملیشیا نے آگے بڑھتے بڑھتے 18 اکتوبر کو باگرام ایئر پورٹ پر دوبارہ آ کر کابل پر اندھا دھند بم باری شروع کر دی۔ احمد شاہ مسعود کی توپیں بگرام ایئر پورٹ سے کابل ایئر پورٹ کو نشانہ بنا رہی تھیں' ساتھ ساتھ وہی زمینی پیش قدمی کر کے طالبان کو مسلسل پیچھے ہٹنے پر مجبور کر رہی تھی۔ آخر کار طالبان کابل شہر کے شمال میں واقع پہاڑوں پر آ گئے۔ یہاں انہوں نے مضبوط مورچہ بندی کر لی۔ انہیں پورا پورا اندازہ تھا کہ اگر وہ یہاں سے پیچھے ہٹے تو کابل کو احمد شاہ مسعود کے قبضے میں جانے سے نہیں بچایا جا سکتا۔ اس لیے کہ ان پہاڑوں کے بعد کابل تک کوئی قدرتی دفاعی آڑ موجود نہیں تھی۔

کابل کے دفاع کی جنگ:

کابل کے شمال میں نومبر اور دسمبر کی سردی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ سائبیریا سے چلنے والی برف ریز ہوائیں جب پامیر کی چوٹیوں سے بل کھاتی ہوئی ہندوکش کے دامن میں آتی ہیں تو رگوں میں لہو جمنے لگتا ہے۔ مگر اس موسم میں بھی کابل میں یہ خونی معرکہ پوری شدت سے لڑا جاتا رہا۔ مسعودی افواج کا دباؤ اتنا زیادہ تھا کہ ہر وقت کابل کے سرنگوں ہونے کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔ اس دوران کابل اور گردونواح میں چھپے سیکڑوں مسعودی وفاداروں نے طالبان کے خلاف بغاوت بھی کی مگر طالبان نے یہ کوشش ناکام بنا دی۔ ان دنوں دوستم کی فضائی بم باری اور مسعود کی توپوں کی گولہ باری کے باعث ہزاروں شہری کابل سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ کابل کے دفاع کو محفوظ بنانے کے لیے سرحد پار سے سیکڑوں پرجوش نوجوان بھی طالبان سے آ ملے۔ مگر ان میں تجربہ کار افراد کم تھے۔

مولانا حقانی کی امدادی فوج کی آمد:

طالبان کو اصل تقویت اس وقت ملی جب خوست سے مولانا جلال الدین حقانی کے چنیدہ مجاہدین کے دستے کابل پہنچے۔ یہ چالیس سے پچاس سال تک کی عمروں والی جہاں دیدہ سپاہیوں کی جماعت تھی جو روس کے خلاف جہاد میں شریک رہی تھی۔ ان کے پاس پرانی وضع کی تھری ناٹ تھری رائفلیں تھیں۔ وہ شاہراہ پر مارچ کرتے ہوئے سیدھے طالبان کے مورچوں تک آئے اور حملہ آوروں کے خلاف منہ توڑ کارروائی شروع کر دی۔ تین ماہ تک جاری یہ خونریز لڑائی جنوری 1997 کے اواخر میں اس طرح ختم ہوئی کہ میدان مکمل طور پر طالبان کے ہاتھ میں تھا۔ وہ شاہراہ سالانگ کے گردونواح اور بگرام ایئر پورٹ سمیت اس تمام علاقے پر دوبارہ قابض ہو گئے جو احمد شاہ مسعود نے لڑائی کے آغاز میں ان سے چھینا تھا۔

معرکہ کابل جو ستمبر 1996 میں شروع ہوا تھا، صحیح معنوں میں جنوری 1997 کو اس وقت اختتام پذیر ہوا جب پنج شیری اور جوزجانی ملیشیائیں کابل پر دوبارہ قبضے سے مایوس ہو کر اپنے آبائی علاقوں کی طرف پسپا ہو گئیں۔ طالبان جو ستمبر 1996 میں پندرہ صوبوں کے حاکم تھے، اب 22 صوبوں میں اسلامی احکام نافذ کر چکے تھے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: زخم خوردہ، بدحواس، اپاہج............ بھاگتے ہوئے صلیبی فوجی

نیٹو طیارے آ کر اپنی ہی فوج پر بم باری کر گئے، جس کے نتیجے میں 37 نیٹو اور 43 افغان فوجی ہلاک ہو گئے۔ بعد ازاں اُنہی 2 فوجیوں کی رہائی کے لیے طالبان سے مذاکرات کیے گئے، جن کے بعد ان فوجیوں کی لاشوں کے بدلے مجاہدین کی رہائی اور 11 ملین ڈالر تاوان پر معاہدہ ہوا۔

امریکہ اس وقت صرف اور صرف افغانستان سے باعزت واپسی کا راستہ ڈھونڈنے کی کوشش میں ہے۔ افغانستان میں شکست کی صورت میں روس کی مثال اُس کے سامنے ہے۔ جنرل میک کرسٹل ایک جرنیل ہوتے ہوئے صرف فوجی حیثیت سے سوچتا ہے، اُس نے امریکی حکومت پر زور دیا ہے کہ اگر فوری طور پر مزید فوج نہ بھیجی گئی تو افغانستان میں شکست ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف امریکہ کی قومی سلامتی کے مشیر جنرل جیمز جونز نے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''افغانستان میں مزید فوج بھیجنا' بے وقوفی ہے۔ افغانستان میں دو لاکھ فوج بھی بھیجی جائے تو وہ اُسے نگل جائے گا۔ ماضی میں بھی دیگر قوموں کے ساتھ یہی ہوتا رہا ہے''۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ مزید فوج بھیجے یا نہ بھیجے' شکست اُس کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ مزید فوج بھیجنے کی صورت میں صرف ایک فرق پڑے گا' وہ یہ کہ مزید صلیبی جنگ کا ایندھن بنیں گے۔

اس حقیقت کو جانتے ہوئے امریکہ متبادل راستے تلاش کر رہا ہے، جس سے وہ افغانستان سے نکل بھی جائے اور اُس کی ساکھ بھی بچے رہے۔ اس لیے وہ مجاہدین میں رخنہ ڈالنے کی کوشش بھی کر رہا ہے اور ساتھ ساتھ ایسی کٹھ پتلیاں بھی ڈھونڈ رہا ہے جو اُس کے جانے کے بعد اُس کا کام سنبھال سکیں۔ مجاہدین نے محض اللہ کی مدد سے ہی صلیبی دنیا کو اس حال کو پہنچایا ہے اور اُسی کی نصرت سے صلیبی چالوں کو بھی ناکام بنائیں گے اور ان کا انجام ان شاء اللہ روس سے بھی بدتر ہو گا۔

مسلمان آبادیوں میں دھماکے بلیک واٹر اور پاکستانی ایجنسیوں کی کارستانی ہے

شیخ مصطفیٰ ابو یزید اور اعظم طارق کے وضاحتی بیانات

الحمد للہ و الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و آلہ و صحبہ و سلم

پوری امتِ مسلمہ اور بالخصوص پاکستان کے مسلم معاشرے کے نام پیغام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج میں آپ سے اُن مجرمانہ بم دھماکوں کے متعلّق کچھ گفتگو کرنا چاہوں گا جو چند دن قبل پشاور میں کئے گئے۔جن کا ہدف مسلمانوں کے بازار تھے اور جن کے ذریعے معصوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور مردوں کا قتلِ عام کیا گیا۔ان مجرمانہ دھماکوں کے متعلّق ہمارا مؤقف یہ ہے کہ اولاً ہم مسلمانوں کے بازاروں اور عام رہائشیوں کے درمیان اس قسم کے دھماکوں کی شدّت کے ساتھ مذمت اور ان سے اظہارِ برأت کرتے ہیں۔

ہم اور ہمارے دیگر مجاہد بھائی کئی مواقع پر یہ مؤقف بیان کر چکے ہیں کہ مجاہدین تو صرف اللہ کی راہ میں اس کے کلمے کی سربلندی، اس کی شریعت کے نفاذ اور اپنی امّتِ مظلومہ کی مدد و نصرت کے لیے کھڑے ہوئے ہیں، نہ کہ نعوذ باللہ ان کا قتلِ عام کرنے کے لیے۔

تمام مسلمانوں کو اچھی طرح یہ بات جان لینی چاہیے کہ مجاہدین سے ایسے گھٹیا اور مکروہ افعال کا صادر ہونا محال ہے! کیونکہ مجاہدین تو راہِ جہاد پر نکلے ہی اس لیے ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے دین، ان کی سرزمین، عزت و ناموس اور ان کی جان و مال کا دفاع کر سکیں، جسے صلیبیوں اور ان کے مرتد اتحادیوں نے مباح قرار دے رکھا ہے، اور اُن کے ہاتھ اِن معصوم مسلمانوں کے لہو سے تر ہیں۔

ثانیاً مجاہدین کا ہدف صرف اور صرف مرتد ریاست کی افواج، سکیورٹی ادارے اور انٹیلی جنس ایجنسیاں ہوتی ہیں۔یعنی ہمارا ہدف تو وہی لوگ ہیں جو بلواسطہ لال مسجد، سوات، وزیرستان، باجوڑ، مہمند، خیبر اور اورکزئی ایجنسی میں معصوم و کمزور مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے کے ذمّہ دار ہیں۔لیکن ڈالر کے پجاری یہ نشریاتی ادارے مجاہدین کے اس مؤقف کو یکسر نظر انداز اور فراموش کرتے ہوئے، امریکی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے، مجاہدین کو دہشت گرد قرار دے کر ان کی نیک نامی کو داغ دار کرنے کی کوشش میں ہیں۔

ثالثاً مجاہدین انتہائی باریکی اور توجہ کے ساتھ اپنے اہداف منتخب کرتے ہیں۔جن جگہوں پر عوام النّاس کا آنا جانا ہو، ان سے مکمل گریز کرتے ہوئے صرف مخصوص اہداف کو نشانہ بنایا جاتا ہے مثلاً جی۔ایچ۔کیو، آئی۔ایس۔آئی کے مراکز اور نام نہاد 'دہشت گردی' یعنی اسلام کے خلاف جنگ کے ٹریننگ سینٹرز مجاہدین کا ہدف بنتے ہیں۔

رابعاً ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ یہ بم دھماکے اللہ کے دشمن صلیبی، اُن کی اتحادی حکومت اور ایجنسیوں کی کارستانی اور اُن کی مکروہ جنگ کا ایک حصّہ ہیں اور ہوں بھی کیوں نا! کیونکہ یہ تو وہی لوگ ہیں جو نہ ہی کسی مومن کے متعلّق کسی عہد اور ذمّہ کا لحاظ و پاس رکھتے ہیں اور نہ انھیں کسی مومن کی حرمت کا کوئی احساس ہے، بلکہ ان کے نزدیک تو خونِ مسلم کی کوئی قدر و قیمت ہی نہیں۔

تمام لوگ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ اس مجرم و فاسق حکومت اور اس کے سکیورٹی اداروں کی حمایت اور اجازت سے بلیک واٹر اور دیگر مجرم مافیا نے پاکستان میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔پاکستان ان کے لئے کھلی شکار گاہ بن چکا ہے۔یہی لوگ ایسے مکروہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور بعد ازاں میڈیا کے زور پر ان کارروائیوں کو مجاہدین کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔تاکہ ایک طرف مسلمانوں کی نسل کشی سے انھیں تسکین ملے اور دوسری طرف ان کے ذریعے مجاہدین کی کردار کشی کی جا سکے۔دونوں لحاظ سے ان کا فائدہ اور مسلمانوں کے لئے سراسر نقصان ہے۔

اب میں وہ ثبوت بیان کروں گا جو اس بات کو مزید واضح کرتے ہیں کہ مذکورہ بم دھماکے انھی خونی ایجنسیوں کا کیا دھرا ہے۔

اوّل یہ کہ عراق و افغانستان میں یہی سیاست کئی مرتبہ دہرائی جا چکی ہے اور اب ذلیل امریکی یہی پرانے حربے پاکستان کی طرف منتقل کر رہے ہیں، جبکہ کئی مرتبہ وہ یہ صراحت بھی کر چکے ہیں کہ وہ اپنے پرانے تجربے پاکستان میں منتقل کریں گے۔

> ہم ان شاء اللہ بہت جلد ان ظالم امریکی آلۂ کار پاکستانی خفیہ اداروں سے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور پشاور کے ان دھماکوں کا انتقام لیں گے، جن میں ان ظالموں نے سیکڑوں معصوم مسلمانوں کو شہید کروایا۔

دوئم یہ کہ پھر ان مجرمانہ دھماکوں کے لئے عین وہی وقت منتخب کیا جاتا ہے جب اعلیٰ امریکی عہدیدار پاکستان کا دورہ کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی پریس کانفرنس میں یہ کہہ سکیں کہ ان دھماکوں کے ذمّہ دار وہی دہشت گرد ہیں جن کے خفیہ ٹھکانوں پر ہم قبائلی علاقوں میں ڈرون حملے کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کر سکیں کہ امریکہ تو دراصل ان دہشت گردوں یعنی مجاہدین کے خاتمے کے لیے پاکستانی عوام اور حکومت کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

سوئم یہ کہ پاکستان کے صحافتی حلقوں نے بھی یہ بات نقل کی ہے کہ بلیک واٹر اور مغربی سفارت کاروں سے اسلام آباد میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد ضبط کیا گیا ہے اور یہ سب کچھ یوں اچانک ہی رونما ہو گیا، جس کے بعد فوری طور پر اس معاملے کو دبانے کی کوشش کی گئی۔حقیقت یہ ہے کہ ان کی خفیہ سازشیں اور جرائم اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔اللہ اِن لوگوں کو رسوا کرے! ان کا ہدف ہر اُس معزّز عالم، داعی، دانشور، لکھاری اور صحافی کی ٹارگٹ کلنگ کرنا ہے جو مجاہدین کی مدد کرتا ہے یا ان سے ہمدردی رکھتا ہے۔

چہارم یہ کہ ان تمام دھماکوں میں ایسی گاڑیاں استعمال کی گئی ہیں جنھیں دھماکہ خیز مواد

سے بھر کر بازاروں میں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ دنیا بھر کی خفیہ ایجنسیاں دہشت گردی پھیلانے کے لیے عموماً یہی طریقہ کار اختیار کرتی ہیں، اور ایسے کتنے ہی دھماکے یہ مجرمین' عراق اور دوسرے علاقوں میں کروا چکے ہیں۔

میرے پیارے مسلمان بھائیو! اِن جرائم کے پیچھے وہی ہاتھ کارفرما ہیں جو قبائلی علاقوں اور افغانستان میں مسلمانوں کی بستیوں اور مساجد پرٹنوں وزنی بم برساتے ہیں۔

ہم مسلمانوں کے بازاروں اور عام رہائشیوں کے درمیان اس قسم کے دھماکوں کی شدت کے ساتھ مذمت اور ان سے اظہارِ برأت کرتے ہیں۔

آخر میں ہم تمام مسلمانوں اور بالخصوص پاکستانی عوام کو یہ دعوت پیش کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے خلاف کی جانے والی اِن سازشوں اور اِن کے پھیلاؤ کو اچھی طرح سمجھیں اور اِس حقیقت کا ادراک کریں کہ اُن کا دشمن اپنے مفادات کے حصول میں نہ کسی دین کا پابند ہے اور نہ ہی اسے انسانیت کا کوئی پاس ہے۔ جنگوں میں مجرمین کو کھلی چھوٹ ہوتی ہے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ یقیناً یہ ایک فتنہ اور آزمائش ہے۔ لہٰذا آپ اللہ پر توکّل کیجیے اور جان رکھیے کہ اللہ کی مدد و نصرت صبر ہی کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ حق اور اہلِ حق کو پہچانیے اور اُن کی مدد کیجیے۔ خصوصاً صحافیوں، مفکرین اور لکھاریوں میں موجود اہلِ خیر سے ہمارا مطالبہ ہے کہ حق کے ساتھ ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں! انصاف کا ساتھ دیں! اور اِن مکروہ سازشوں کا پردہ چاک کریں! یقین کیجیے خدانخواستہ اگر اِس جنگ میں مجاہدین کو شکست ہوئی تو بلیک واٹر، صلیبی طاقتوں اور مرتدّین کا اگلا ہدف خود آپ لوگ ہی ہوں گے۔ آپ کے مجاہد بھائی تو آپ کی اپنی اُمّت اور آپ کے دفاع کا خطِ اوّل ہیں، اور اللہ تو اہلِ ایمان ہی کا دوست اور مددگار ہے۔

تمام تعریفیں اللہ ربّ العالمین کے لئے ہیں اور ظالموں کے سوا کسی پر کوئی زیادتی نہیں۔

والسّلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

بیان اعظم طارق صاحب، ترجمان تحریک طالبان پاکستان

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، اما بعد

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کوہستانی

میں بطور مرکزی ترجمان' تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کی طرف سے امتِ مسلمہ پر عموماً اور پاکستانی عوام پر خصوصاً یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کے اندر دھماکے ہم طالبان مجاہدین نہیں' بلکہ پاکستان کے خفیہ مکار ادارے اور بلیک واٹر کروا رہے ہیں۔ پاکستان کے ناپاک خفیہ ادارے عامۃ المسلمین میں مجاہدینِ طالبان کے خلاف بداعتمادی اور نفرت پیدا کرنے کے لیے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور پشاور کے خیبر بازار اور قصہ خوانی بازار جیسے دھماکوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

تحریک طالبان پاکستان کے اہداف بڑے واضح ہیں۔ وہ سرکاری ادارے جو امریکی احکامات کے تحت تحریک طالبان پاکستان کے خلاف لڑتے ہیں اور اُن کے ہاتھ تحریک کے شہداء کے خون سے رنگے ہوئے ہیں' ہم اُن کو اپنا ہدف بنانے میں شرعی طور پر مجاز ہیں، اُن کو اپنا ہدف بناتے ہیں اور بناتے رہیں گے اور آخری دم تک اُن کے خلاف لڑتے رہیں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے شرعی اہداف ہیں، ہم طالبان' شریعت کے پابند ہیں، شرعی جہاد کر رہے ہیں، کسی ایک عام مسلمان کو بھی ہدف بنانا ہم شرعی طور پر حرام سمجھتے ہیں۔ عوام ہماری طرف سے بالکل مطمئن رہیں، ہم اِن کے خیر خواہ، محافظ مسلمان بھائی ہیں۔ ہم ان شاءاللہ بہت جلد ان ظالم امریکی آلۂ کار پاکستانی خفیہ اداروں سے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور پشاور کے ان دھماکوں کا انتقام لیں گے' جن میں ان ظالموں نے سیکڑوں معصوم مسلمانوں کو شہید کروایا، بے گناہ عوام کو بلیک واٹر اور اُن کے میزبانوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔ امریکہ کے لیے اپنا ایمان و عقیدہ قربان کرنے والوں کو ان شاءاللہ بہت جلد اُن کے انجام تک پہنچایا جائے گا۔

و آخرو دعوانا عن الحمد لله رب العالمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: معاصر مجاہدین کے معترضین سے استفسارات

۶۔ اپنے اردگرد نظر دوڑائیے اور غور کیجیے کہ خاندان، تعلیمی اداروں (اسکول، کالج، یونیورسٹیاں، مدارس) منڈی و بازار سے لے کر پولیس، فوج اور دیگر ریاستی اداروں میں سے کون سا ادارہ ہے جو بغیر قانونی جبر کے قائم ہے؟

۷۔ کفر کی بجائے کسی فرضی تصورِ ظلم کو علت جہاد قرار دینا غامدی صاحب کی بلند خیالی ہے اور یہ بالکل واضح ہے کہ غامدی صاحب کے قانون جہاد کا مقصد مسلمانوں کو اسلام کے نام پر جہاد کرنے سے روکنا ہے کیونکہ ان کے خیال میں جہاد اسلام کی خاطر نہیں بلکہ 'ماورائے اسلام مجرد تصورِ ظلم' کی خاطر لڑنے کا نام ہے۔ اب وہ تصورِ ظلم کیا ہے، اس کی وضاحت غامدی صاحب کے ذمہ ہے۔

☆☆☆☆☆

ہمارے لیے مثال ہر حال میں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ چھوٹی سی بستی ہی ہے جس نے قیصر و کسریٰ جیسے طاغوتوں کے دانت کھٹے کر دیے، مگر قرطبہ جیسے شہر جن کے فنِ تعمیر کے تذکرے اور علوم و فنون کی کرشمہ سازیاں، وفاتح اسلام کے ہاتھ کا صدقہ تھیں اور یہ سرزمینیں پھر بھی ہم سے چھین لی گئیں اور آج یہ بستیاں نمونۂ عبرت کے سوا کچھ نہیں۔ الغرض ہمارا مسئلہ "وسائل کی کمی" نہیں، ہمارے ان ہاتھوں کی کمی ہے جو میسر وسائل کو استعمال میں لائیں۔ ان ذہنوں کی کمی ہے جو فرض مقدم کو پہچانیں، ان دلوں کی کمی ہے جن میں اللہ کے سامنے جواب دہی کا خوف ہو...... ان آنکھوں کی کمی ہے جن سے نکلنے والے آنسو محض آنسو نہ ہوں بلکہ وہ بغداد، فلسطین، اور کشمیر و شیشان میں بہنے والے خونِ مسلم کا مداوا بھی بن سکیں، جو ناموسِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر صرف باتیں نہ بنائیں، کچھ کر کے بھی دکھائیں!



درج ذیل اعداد و شمار امارت اسلامیہ افغانستان کے مقرر کردہ ترجمان برائے جنوبی و شمالی افغانستان، قاری یوسف احمدی اور ذبیح اللہ مجاہد کی طرف سے جاری کردہ ہوتے ہیں۔ جن کو امارت اسلامیہ افغانستان کے طالبان مجاہدین کے عربی ترجمان الصمود کی ویب سائٹ www.alsomod.org پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
		16اکتوبر2009ء		
فراح	بلابولک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	8افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نوا	پیدل امریکی فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	9امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	امریکی و برطانوی فوجی مرکز پر راکٹ حملہ	---	---
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	4نیٹو فوجی ہلاک
ننگرہار	خوجیانو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
پکتیکا	یحییٰ خیل	نیٹو کانوائے پر کمین	2نیٹو ٹینک تباہ	10نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2نیٹو ٹینک تباہ	10نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	4ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3افغان فوجی ٹینک تباہ	22افغان فوجی ہلاک
زابل	میزان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	6نیٹو ٹینک تباہ	26نیٹو فوجی ہلاک
بادغیس	ماقر	افغان فوجی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	1 گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولیس گاڑی تباہ	5پولیس اہل کار ہلاک
اوزرگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی گاڑی تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
اورزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
اورزگان	ترین کوٹ	نیٹو گاڑی پر کمین	1نیٹو فوجی گاڑی تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک
کپیسا	تگاب	فرانسیسی فوج کا پیدل کانوائے پر کمین	---	2فرانسیسی فوجی ہلاک، 3زخمی
کابل	-	صدارتی محل پر راکٹ حملہ	---	---
نمروز	زارنج	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	12پولیس اہل کار ہلاک
		19اکتوبر2009ء		
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
خوست	مٹہ چینہ	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	2پولیس گاڑیاں تباہ	11پولیس اہل کار ہلاک
تخار	اشکماش	پولیس ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	4پولیس اہل کار ہلاک، 1زخمی
کابل	بگرام	بگرام ائیربیس پر راکٹ حملہ	---	---
لغمان	کرغئی	پولیس ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اور پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	---	---

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
کابل	-	سپلائی کانوائے پر کمین	1 سپلائی ٹرک، 1 فوجی گاڑی تباہ	---
کابل	-	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	---	3 پولیس اہلکار ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 کینیڈین ٹینک تباہ	5 کینیڈین فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	نیٹو کانوائے پر کمین	---	4 نیٹو فوجی ہلاک
غور	-	افغان فوجی کانوائے پر کمین	متعدد گاڑیاں تباہ	3 افغان فوجی ہلاک
20 اکتوبر 2009ء				
خوست	صابری	امریکی مرکز پر حملہ	---	---
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
کابل	-	بگرام ایئر بیس پر راکٹ حملہ	---	---
بدخشاں	اوگر	پولیس سٹیشن پر حملہ	---	---
ننگرہار	خوجیانو	پولیس کانوائے پر کمین	---	2 پولیس اہلکار ہلاک
22 اکتوبر 2009ء				
زابل	نوبہار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 نیٹو ٹینک تباہ	10 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	سپلائی کانوائے پر کمین	60 مشین گنیں غنیمت	---
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2 نیٹو فوجی ہلاک، 3 زخمی
لوگر	محمد آغا	امریکی مرکز پر راکٹ حملہ	---	---
کابل	چار آسیاب	امریکی فوجی مرکز پر راکٹ حملہ	---	---
کابل	کابل شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
قندھار	قندھار شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 پولیس اہلکار ہلاک
24 اکتوبر 2009ء				
ہلمند	لشکر گاہ	برطانوی پیدل کانوائے پر کمین	---	3 برطانوی فوجی ہلاک، 2 زخمی
ہلمند	نوزاد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	5 برطانوی فوجی ہلاک
زابل	شکئی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 افغان فوجی گاڑیاں تباہ	9 افغان فوجی ہلاک
کابل	خاکِ جبار	پولیس کانوائے پر کمین	1 گاڑی تباہ	5 پولیس اہلکار ہلاک
کابل	سروبی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 رینجر گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
قندھار	ارغنداب	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	2 نیٹو ٹینک تباہ	9 نیٹو فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
پکتیکا	ارمانی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3 رینجر پک اپ تباہ	15 افغان فوجی ہلاک
کنڑ	کورشگل	امریکی کانوائے پر کمین	---	3 امریکی فوجی ہلاک، 3 زخمی

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
		26 اکتوبر 2009ء		
بادغیس	بام درہ	امریکی ہیلی کاپٹر پر میزائل حملہ	1 امریکی ہیلی کاپٹر تباہ	21 امریکی فوجی ہلاک
ننگرہار	جلال آباد شہر	گورنر ہاؤس اور حاجی قدیر ہوٹل پر 2 فدائی حملے	---	10 امریکی فوجی، 2 افغان فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	قندھار شہر	پولیس چیف پر کمین	---	پولیس چیف ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	4 نیٹو فوجی ہلاک، 2 زخمی
ہلمند	لشکر گاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	3 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	لشکر گاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 کرولا گاڑی تباہ	پولیس چیف 4 گارڈز سمیت ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	7 برطانوی فوجی ہلاک، 3 زخمی
ہلمند	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	5 برطانوی فوجی ہلاک
کنڑ	ناری	امریکی کانوائے پر کمین	---	---
کنڑ	منوگی	نیٹو کانوائے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	4 نیٹو فوجی ہلاک
کنڑ	اسد آباد	امریکی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاملزئی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 رینجر پک اپ تباہ	18 افغان فوجی ہلاک
لوگر	محمد آغا	امریکی مرکز پر راکٹ حملہ	---	---
لوگر	پولی عالم	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
کپیسا	نجراب	فرانسیسی فوج پر حملہ	---	8 فرانسیسی فوجی ہلاک
کابل	ازبین	فرانسیسی کانوائے پر کمین	2 فرانسیسی ٹینک تباہ	9 فرانسیسی فوجی ہلاک
کابل	-	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	2 پولیس گاڑیاں تباہ	---
کابل	-	بگرام ایئر بیس پر میزائل حملہ	---	---
فراح	بکوا	نیٹو افواج کے ساتھ جھڑپ	-	12 نیٹو فوجی ہلاک
لغمان	مہترلم	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 نیٹو ٹینک تباہ	10 نیٹو فوجی ہلاک
پکتیا	سمکنی	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	5 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
اورزگان	اورزگان کاص	افغان فوجی ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	4 افغان فوجی ہلاک
		27 اکتوبر 2009ء		
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	7 نیٹو فوجی ہلاک
کنڑ	اسمار	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	3 افغان فوجی ہلاک
کنڑ	اسد آباد	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
کنڑ	اسمار	امریکی کانوائے پر کمین	2 امریکی فوجی گاڑیاں تباہ	8 امریکی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
ننگرہار	خوجیانو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
لوگر	چرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
زابل	نوبہار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2نیٹو فوجی گاڑیاں تباہ	9نیٹو فوجی ہلاک
زابل	نوبہار	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2فوجی گاڑیاں تباہ	8افغان فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	پیدل نیٹو فوج پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	10نیٹو فوجی ہلاک
خوست	شیخ عمر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	7افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسر	پولیس چیک پوائنٹ پر حملہ	---	پوسٹ کے سربراہ سمیت 4پولیس اہلکار ہلاک
ہلمند	خضر جفت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2نیٹو فوجی ہلاک، 3زخمی
28اکتوبر 2009ء				
کابل	کابل شہر	اقوام متحدہ کے گیسٹ ہاؤس پر 3مجاہدین کا فدائی حملہ	---	50صلیبی ہلاک
لغمان	علی شنگ	امریکی کانوائے پر کمین	---	---
بلخ	دولت آباد	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	2افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	4برطانوی فوجی ہلاک، 3زخمی
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
قندھار	شوراوک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
قندھار	میوند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	میوند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2نیٹو ٹینک تباہ	9نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	میوند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3نیٹو ٹینک تباہ	16نیٹو فوجی ہلاک
کنڑ	اسدآباد	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	---	---
پکتیا	زرمت	امریکی فوج پر حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
پکتیا	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	8افغان فوجی ہلاک
اورزگان	چرچینو	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	---	4پولیس اہلکار ہلاک
اورزگان	خاص اورزگان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	8افغان فوجی ہلاک
ہلمند	مرجہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ، 1 آئل ٹینکر تباہ	---
ہلمند	لشکرگاہ	4پولیس چیک پوائنٹس پر حملہ	---	7پولیس اہلکار ہلاک
ہلمند	نوزاد	برطانوی فوج پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3برطانوی ٹینک تباہ	15برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	افغان فوج کے ساتھ جھڑپ	---	5افغان فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
بغلان	مرکزی بغلان	سپلائی کانوائے پرکمین	4 سپلائی ٹرک تباہ	9افغان فوجی ہلاک
زابل	شامل زئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولیس گاڑی تباہ	6 پولیس اہل کار ہلاک
فاریاب	گروزان	افغان فوجیوں پرکمین	---	4افغان فوجی گرفتار
فاریاب	قیصر	نیٹوفوج کے ساتھ جھڑپ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹوفوجی ہلاک
پکتیکا	سرحوضہ	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مارٹر حملہ	---	---
خوست	علی شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
30اکتوبر2009ء				
فراح	بکوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	31 نیٹواورافغان فوجی ہلاک
وردگ	مدن شیر	امریکی مرکز پرراکٹ حملہ	---	---
وردگ	-	نیٹوفوج پرکمین	---	6 نیٹوفوجی ہلاک
فاریاب	تگاب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	1افغان فوجی ہلاک، 5زخمی
غزنی	غزنی شہر	پولیس سٹیشن پرحملہ	---	3 پولیس اہل کار ہلاک، 6زخمی
خوست	یعقوبی	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پرحملہ	---	---
خوست	یعقوبی	امریکی مرکز پرمیزائل حملہ	---	---
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	7افغان فوجی ہلاک
کابل	-	بگرام ایئرپورٹ پرمیزائل حملہ	---	---
ننگرہار	رودات	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پرحملہ	---	3افغان فوجی ہال، 2زخمی
پکتیکا	اومانی	افغان فوجی کانوائے پرکمین	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
31اکتوبر2009ء				
ہلمند	گرشک	2 ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3فوجی گاڑیاں تباہ	11افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	برطانوی فوجیوں پرحملہ	---	2 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	برطانوی کانوائے پرکمین	---	1برطانوی، 1افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	برطانوی فوجیوں پرکمین	---	---
ہلمند	گرشک	افغان فوجیوں پرکمین	---	3افغان فوجی ہلاک
ہرات	گلران	افغان فوجی کانوائے پرکمین	2 رینجر پک اپ غنیمت	1فوجی کمانڈر گرفتار، 6فوجی ہلاک
ہرات	فارس	افغان فوج پرحملہ	---	3افغان فوجی گرفتار
فراح	پشت رد	2 پولیس اہل کاروں پرحملہ	---	2 پولیس اہل کار ہلاک
وردگ	مدن شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹوفوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئے	امریکی کانوائے پرکمین	---	3امریکی، 4افغان دوجی ہلاک
زابل	شنکئی	سپلائی کانوائے پرکمین	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
قندھار	ڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک، 2 زخمی
قندھار	دامان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	6 انٹیلی جنس اہلکار ہلاک
قندھار	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک، 1 رینجر گاڑی تباہ	5 نیٹو فوجی، 3 افغان فوجی ہلاک
2 نومبر 2009				
غزنی	گیرو	نیٹو کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	4 نیٹو فوجی ہلاک
کنڑ	وٹڈ پور	امریکی کانوائے پر کمین	---	---
ہلمند	گرشک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	15 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	لشکر گاہ	امریکی و افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 رینجر پک اپ تباہ	9 افغان فوجی، 4 امریکی ہلاک
ہلمند	مرجہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	4 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	خانشین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	نوا	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	1 برطانوی ٹینک تباہ	6 برطانوی فوجی ہلاک، 4 زخمی
ہلمند	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2 برطانوی فوجی ہلاک، 3 زخمی
ہلمند	نادعلی	2 فوجی چیک پوسٹوں پر حملہ	---	19 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	4 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	نوزاد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 برطانوی ٹینک تباہ	10 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	3 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 نیٹو فوجی ہلاک
وردگ	سید آباد	افغان فوج کے ساتھ جھڑپ	3 آئل ٹینکر، 1 سرف گاڑی تباہ	12 افغان فوجی ہلاک
وردگ	ـ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 رینجر گاڑیاں تباہ	9 افغان فوجی ہلاک
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	7 افغان فوجی ہلاک
قندھار	نیش	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 رینجر گاڑی تباہ	27 افغان فوجی ہلاک
ہرات	فارس	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
خوست	دومانڈو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	3 افغان فوجی ہلاک
خوست	علی شیر	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر حملہ	---	3 امریکی فوجی ہلاک
خوست	یعقوبی	امریکی بیس پر راکٹ حملہ	---	---
پکتیکا	وازی خوا	امریکی مرکز پر راکٹ حملہ	---	---
پکتیکا	زیروک	امریکی کانوائے پر کمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	13 امریکی فوجی ہلاک
کابل	کابل شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
کپیسا	-	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	4افغان فوجی ہلاک
کپیسا	تگاب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	3افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	پچی گام	امریکی وافغان فوجی مرکز پر حملہ	---	3امریکی،8افغان فوجی ہلاک
بادغیس	-	3افغان فوجی کمانڈروں نے ہتھیار ڈال دیے	---	---
نمروز	زارنج	افغان فوجی گاڑی پر گرنیڈ حملہ	1 کار تباہ	1افغان فوجی ہلاک
زابل	نوبہار	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1رینجر گاڑی تباہ	2افغان فوجی ہلاک
3نومبر 2009ء				
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	3افغان فوجی ہلاک
بادغیس	سنگ آتش	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	1 آرمی کمانڈر سمیت 9افغان فوجی ہلاک
لغمان	علی شنگ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	1 سرف گاڑی،3 سپلائی ٹرک تباہ	11افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2افغان فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	برطانوی کانوائے پر کمین	---	---
ہلمند	سنگین	نیٹو کانوائے پر کمین	---	7 نیٹو فوجی ہلاک
جوزجان	مردان	انٹیلی جنس اہل کاروں پر حملہ	---	---
پکتیا	وازداران	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1سرف گاڑی تباہ	7افغان فوجی ہلاک
قندھار	دامان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 نیٹو فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	جرمن گاڑی پر راکٹ حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	5 جرمن فوجی ہلاک
پکتیکا	جانی خیل	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3رینجر گاڑیاں تباہ	15افغان فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	امریکی مرکز پر حملہ	---	4امریکی،2افغان فوجی ہلاک
4نومبر 2009ء				
غزنی	غزنی شہر	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 کار غنیمت	3افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1رینجر پک اپ تباہ	4افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	افغان فوج کے ساتھ جھڑپ	---	1 کمانڈر،1فوجی ہلاک
پکتیکا	سرحوضہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
خوست	مندوزئی	افغان ترجمان پر حملہ	---	ترجمان ہلاک
خوست	علی شہر	افغان آرمی کمانڈر کی گاڑی پر حملہ	1 گاڑی تباہ	3افغان فوجی ہلاک
خوست	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	1افغان فوجی کمانڈر،3افغان فوجی ہلاک
نمروز	زارنج	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	---	14افغان فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
کابل	-	سپلائی کانوائے پرکمین	---	4افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	خوجیانو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
ننگرہار	سپین غر	امریکی وافغان فوجی کانوائے پرکمین	---	7امریکی،3افغان فوجی ہلاک
بادغیس	مرغاب	امریکی کانوائے پرحملہ	---	5امریکی فوجی ہلاک
بادغیس	ماقر	افغان پولیس کانوائے پرکمین	1رینجر گاڑی تباہ	5پولیس اہل کار ہلاک،3زخمی
بادغیس	مرغاب	سپلائی کانوائے پرکمین	4سپلائی ٹرک تباہ	---
قندوز	-	سپلائی کانوائے پرکمین	4فوجی گاڑیاں،1ٹرک تباہ	---
پکتیا	زرمت	افغان فوجی کانوائے پرکمین	---	7افغان فوجی ہلاک،4زخمی،3 گرفتار
قندھار	میوند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2نیٹو گاڑیاں تباہ	10نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	خاکریز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	4پولیس اہل کار ہلاک
قندھار	خاکریز	نیٹو فوجیوں کے ساتھ جھڑپ	---	7نیٹو فوجی ہلاک
بلخ	-	افغان فوجی کانوائے پرکمین	---	3افغان فوجی ہلاک
بلخ	-	افغان فوجی کانوائے پرکمین	---	1افغان فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	9نیٹو فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	6نیٹو فوجی ہلاک
وردگ	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	4نیٹو فوجی ہلاک
لوگر	-	افغان فوجی کانوائے پرکمین	---	2افغان فوجی ہلاک
کنڑ	مرہ ورہ	فوجی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پرحملہ	---	5افغان فوجی ہلاک
6نومبر 2009ء				
بادغیس	بلامرغاب	نیٹو طیاروں کی اپنی ہی فوج پرغلطی سے بم باری	---	37نیٹو فوجی ہلاک،43افغان فوجی ہلاک
ہرات	شین ڈنڈ	نیٹو مرکز پرحملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	4نیٹو فوجی ہلاک
کابل	کابل شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	3افغان فوجی ہلاک
کابل	بگرامی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1انٹیلی جنس گاڑی تباہ	5انٹیلی جنس اہل کار ہلاک
ننگرہار	پچیراگام	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
ننگرہار	لعل پور	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2فوجی گاڑیاں تباہ	7افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	خوجیانو	بارڈرسکیورٹی بلڈنگ پرحملہ	---	3افغان فوجی ہلاک
کنڑ	دواگل	امریکی فوجی کانوائے پرحملہ	---	---
کنڑ	اسدآباد	امریکی مرکزوپولیس سٹیشن پرحملہ	---	---
کنڑ	سرکنو	امریکی کانوائے پرکمین	متعددگاڑیاں تباہ	---
غزنی	انڈار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولش ٹینک تباہ	4پولش اہل کار ہلاک

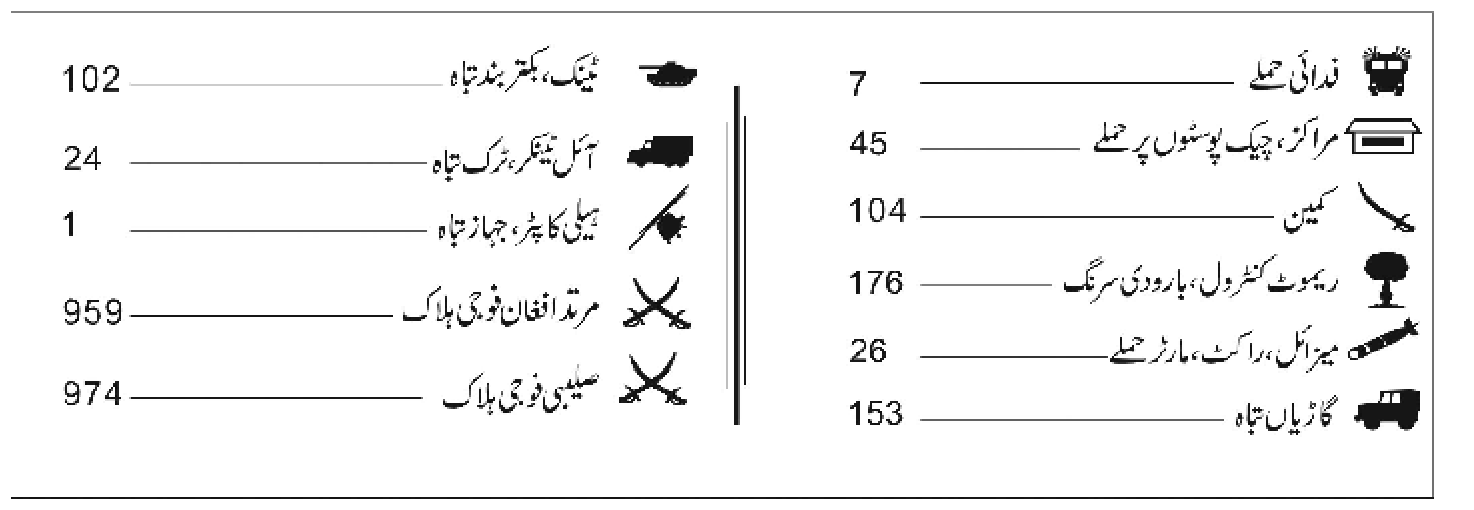
صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
غزنی	اندار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	افغان فوج کے ساتھ جھڑپ	---	7 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	2 فوجی گاڑیاں تباہ	11 فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	---	1 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	3 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2 برطانوی فوجی ہلاک، 2 زخمی
ہلمند	سنگین	برطانوی کانوائے پر کمین	---	2 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 افغان فوجی ہلاک، 9 زخمی
بلخ	بلخ	پولیس اہل کاروں پر حملہ	---	2 پولیس اہل کار ہلاک
بلخ	شُلگرئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	3 پولیس اہل کار ہلاک، پولیس کمانڈر زخمی
خوست	ڈومانڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 بھارتی کمپنی کی گاڑی تباہ	6 بھارتی ایجنٹ ہلاک
پکتیا	۔	نیٹو مرکز پر حملہ	---	5 نیٹو فوجی ہلاک
نمروز	۔	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	---	4 پولیس اہل کار ہلاک
لغمان	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	4 نیٹو فوجی ہلاک
8 نومبر 2009				
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2 برطانوی فوجی ہلاک، 2 زخمی
ہلمند	لشکرگاہ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	3 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی
ہلمند	گرشک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	9 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	1 فوجی گاڑی تباہ	11 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	4 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	6 برطانوی فوجی ہلاک
ننگرہار	غنی خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
فراح	پشت روڈ	نیٹو و افغان فوجی کانوائے پر حملہ	1 نیٹو ٹینک، 1 رینجر گاڑی تباہ	3 نیٹو فوجی، 6 افغان فوجی ہلاک
قندھار	خاکریز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	9 افغان فوجی ہلاک
قندھار	شاہ ولی کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	ومان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 کینیڈین ٹینک تباہ	6 کینیڈین فوجی ہلاک
قندھار	۔	قندھار جیل کے ڈائریکٹر پر حملہ	---	قندھار جیل کا ڈائریکٹر ہلاک
قندھار	شوراوک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
قندھار	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 نیٹو فوجی ہلاک، 7 زخمی

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
قندھار	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	3افغان فوجی ہلاک
لغمان	علی نگر	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3رینجر گاڑیاں،2 کاریں تباہ	---
لغمان	کرغئی	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	3 ٹینکر تباہ	---
بادغیس	بلامرغاب	نیٹو کانوائے پر کمین	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
کابل	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	نیٹو سپلائی کانوائے پر کمین	2سرف گاڑیاں تباہ	6افغان فوجی ہلاک
تخار	-	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	3افغان فوجی ہلاک
10نومبر2009				
ہلمند	لشکرگاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	خان شین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
لغمان	کرغئی	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	---
لغمان	کرغئی	پولیس کانوائے پر حملہ	---	---
قندھار	زہاری	نیٹو وافغان فوجی کانوائے پر کمین	---	---
فراح	بکوا	2پولیس چیک پوسٹوں پر حملہ	---	6پولیس اہل کار ہلاک
پکتیا	زرمت	امریکی وافغان فوج کے ساتھ جھڑپ	---	4،امریکی،7افغان فوجی ہلاک
پکتیا	گردیز	امریکی رہائشی مکانوں پر راکٹ حملہ	---	---
پکتیا	گردیز	پولیس کے رہائشی مکانوں پر راکٹ حملہ	---	---
پکتیا	گردیز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاملزئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2رینجر پک اپ تباہ	15افغان فوجی ہلاک
نمروز	خش روڈ	امریکی وافغان فوجیوں کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	---
12نومبر2009				
زابل	شاہ جوئے	امریکی وافغان فوجیوں پر شہیدی حملہ	2امریکی ٹینک،1افغان فوجی گاڑی تباہ	11امریکی فوجی،4افغان فوجی ہلاک
زابل	شنکئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاملزئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
زابل	نوبہار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
ننگرہار	نازیان	6چیک پوسٹوں پر مجاہدین کا حملہ	6چیک پوسٹیں تباہ	14افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	بٹی کوٹ	سپلائی کانوائے پر کمین	3 آئل ٹینکر تباہ	---
قندھار	بولدک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	9افغان فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو فوجی گاڑی تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 کنیڈین فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	بارودی سرنگ ناکارہ بنانے کے دوران پھٹ گئی	---	1 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	کجاکی	2 فوجی کمانڈر طالبان کے ساتھ آملے	راکٹ لانچر، مشین گنیں اور وائرلیس فون غنیمت	---
ہلمند	نادعلی	نیٹو افواج کے ساتھ جھڑپ	---	3 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	1 کنٹینر تباہ	1 افغان فوجی ہلاک
بلخ	چاربولدک	نیٹو کانوائے پر کمین	---	---
بلخ	چمتال	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	6 نیٹو فوجی ہلاک
کابل	-	بگرام ایئربیس پر راکٹ حملہ	---	---
پکتیکا	ورمے	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2 افغان فوجی ہلاک
کابل	موسئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
پکتیکا	ووماتے	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر راکٹ حملہ	---	7 افغان فوجی ہلاک
تخار	تلکان شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
قندوز	خان آباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	2 افغان فوجی کمانڈر ہلاک
قندوز	چاردرہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	4 جرمن فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	11 نیٹو فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	9 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی
ارزگان	دراوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	14 نیٹو فوجی ہلاک، 2 زخمی
خوست	یعقوبی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	6 امریکی فوجی ہلاک، 4 زخمی
خوست	یعقوبی	امریکی فوج پر راکٹ حملہ	---	---
خوست	یعقوبی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
خوست	علی شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
خوست	پاک	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	---
نمروز	خاشرود	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مارٹر حملہ	---	---
13 نومبر 2009ء				
کابل	-	امریکی کانوائے پر شہیدی حملہ	4 فوجی گاڑیاں تباہ	20 امریکی فوجی ہلاک، 10 زخمی
کابل	-	بگرام ایئربیس پر راکٹ حملہ	---	---
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	4 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	خاکریز	ریموٹ کنٹرول بم حملے	4 نیٹو ٹینک تباہ	20 نیٹو فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
قندھار	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	7افغان فوجی ہلاک
پروان	چاوی کر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	1پولیس آفیسر، 3پولیس اہل کار ہلاک
پکتیا	گردیز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
پکتیکا	مٹہ خان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
پکتیکا	گاردہ سری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	کمانڈر سمیت 6پولیس اہل کار ہلاک
نمروز	چاخانسر	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1رینجر پک اپ تباہ	10 افغان فوجی ہلاک
نمروز	خاش روڈ	افغان فوجی مرکز پر مارٹر حملہ	---	4افغان فوجی ہلاک
نمروز	چار پور چک	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	---
غزنی	غزنی شہر	سکیورٹی چیف کے کانوائے پر کمین	4 گاڑیاں تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا
ہرات	تورغنڈی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	11افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	لعل پور	نیٹو و افغان فوج کے مشترکہ کانوائے پر کمین	---	4افغان فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	4افغان فوجی ہلاک، 3زخمی
ہلمند	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	7افغان فوجی ہلاک
14نومبر 2009ء				
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	2افغان فوجی ہلاک، 3زخمی
قندھار	میوند	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1ٹرک، 2 گاڑیاں تباہ	---
قندھار	زہاری	بارودی سرنگ ناکارہ بنانے کے دوران پھٹ گئی	---	2نیٹو فوجی ہلاک، 1زخمی
ہرات	شین ڈنڈ	امریکی بیس پر میزائل حملہ	---	---
غزنی	غزنی شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک، 3زخمی
ہلمند	گرمسر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 گاڑی تباہ	1سیاست دان 4 گارڈز سمیت ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	نیٹو کانوائے پر حملہ	---	---
بغلان	داصلاح	نیٹو کانوائے پر کمین	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	2نیٹو فوجی ہلاک
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	4نیٹو فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
15 نومبر 2009ء				
ننگرہار	خوا	امریکی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک،1فوجی گاڑی تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
بلخ	چمتال	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	5افغان فوجی ہلاک
بلخ	چمتال	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	4افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	سپلائی کانوائے پر کمین	2 سپلائی ٹرک تباہ	---
ہلمند	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	کجاکی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو فوجی گاڑی تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	برطانوی کانوائے پر کمین	----	2 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	برطانوی کانوائے پر کمین	---	5 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	نیٹو کانوائے پر کمین	---	2 نیٹو فوجی گاڑیاں تباہ
زابل	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 فوجی گاڑیاں تباہ	13 افغان فوجی ہلاک
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	فوجی کمانڈر سمیت 9 افغان فوجی ہلاک
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	3 نیٹو فوجی ہلاک
خوست	علی شیر	امریکی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ارزگان	کنارتو	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	2افغان فوجی ہلاک،4 گرفتار
پکتیا	گردیز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	1افغان فوجی کمانڈر 3 گارڈز سمیت ہلاک
قندھار	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 رینجر گاڑیاں تباہ	9افغان فوجی ہلاک،5زخمی
بادغیس	ماقر	نیٹو و افغان فوج کے مشترکہ کانوائے پر کمین	1 نیٹو بکتر بند گاڑی،1 رینجر پک اپ تباہ	5 نیٹو فوجی،6افغان فوجی ہلاک





اوبامہ کو مزید فوج بھیجنے کی ضرورت نہیں، پاکستانی فوج پہلے ہی امریکہ کے مقاصد پورے کررہی ہے۔مولانا فضل اللہ

تحریکِ طالبان سوات کے سربراہ مولانا فضل اللہ افغانستان بخیر وعافیت پہنچ گئے ہیں۔بی بی سی کے مطابق انہوں نے جس فون سے کال کی اس کا کوڈ افغانستان کا تھا اور نمبر وہاں کے کسی موبائل نیٹ ورک کا تھا۔افغانستان کے ایک نامعلوم مقام سے انہوں نے بیان دیا کہ سوات میں سیکورٹی فورسز کے خلاف جلد چھاپہ مار کارروائیاں شروع کردی جائیں گی۔انہوں نے مزید کہا کہ سوات میں کامیاب فوجی آپریشن کی دعوے دار فوج کو پاکستانی سرزمین میں ہونے والے امریکی ڈرون حملے اور بلیک واٹر کی سرگرمیاں روکنی چاہیے۔انہوں نے دھمکی دی کہ صوبہ سرحد کے وزیر اطلاعات افتخار حسین کا حال سابق افغان صدر نجیب اللہ کی طرح ہوگا۔جس طرح 1996 میں کابل پر قبضے کے بعد طالبان نے نجیب اللہ کو اقوام متحدہ کے دفتر میں جہنّم واصل کرکے اس کی اور اس کے بھائی کی لاشیں چوک میں لٹکادی تھیں۔مولانا فضل اللہ نے امریکی صدر اوبامہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس کو افغانستان کے لیے مزید فوج بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ لاکھوں پاکستانی فوجی اپنے ہی ملک کے اندر امریکیوں کے مقاصد پورے کرنے میں پہلے سے ہی مصروف ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ ان کی تنظیم کے ترجمان عمر حسن احرابی ہوں گے۔

27 اکتوبر: جنوبی وزیرستان میں سراروغہ روڈ پر غرلئی گاؤں کے قریب طالبان اور پاکستانی فوج کے درمیان جھڑپ میں 18 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ ہنگو کے علاقے تورہ وڑی کے مقام پر قائم فوج کی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے 3 اطراف سے حملہ کردیا۔جس کے نتیجے میں 10 فوجی ہلاک جبکہ 20 زخمی ہوگئے۔

28 اکتوبر: رزمک قلعہ پر مجاہدین نے راکٹ حملے کیے، جن کے نتیجے میں 8 فوجی اہل کار ہلاک جبکہ 10 زخمی ہوگئے۔

☆ جنوبی وزیرستان کے گنراکس گاؤں کے علاقہ میں مجاہدین نے فوجی قافلہ پر کمین لگائی، 10 فوجی ہلاک۔

☆ مہمند ایجنسی میں بیدمنی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کردیا۔8 فوجی ہلاک، 9 زخمی

30 اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے شیرونگئی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں کے نتیجے میں 23 سکیورٹی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

31 اکتوبر: وانا رزمک روڈ پر فوجی قافلہ مجاہدین کی طرف سے بچھائی گئی بارودی سرنگ کی زد میں آ گیا۔اطلاعات کے مطابق 7 فوجی ہلاک جبکہ 9 شدید زخمی ہوئے۔

1 نومبر: خیبر ایجنسی میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں 13 فوجی ہلاک اور 7 شدید زخمی ہوگئے۔

2 نومبر: خیبر ایجنسی، باڑہ کے نواحی علاقہ ڈوگرہ چوک میں سکیورٹی فورسز کا قافلہ فورٹ سلوپ سے باڑہ کی طرف جارہا تھا کہ ایک فدائی نے بارود سے بھری موٹر کار قافلے سے ٹکرادی۔جس کے نتیجے میں 11 فوجی ہلاک جبکہ 7 شدید زخمی ہوگئے۔واقعہ کے بعد ''بہادر'' فوجیوں نے عام لوگوں پر گولی چلادی، جس کی زد میں آکر 3 شہری شہید ہوگئے۔

☆ رزمک کیمپ پر مجاہدین کا راکٹ حملہ، 9 فوجی ہلاک

☆ جنوبی وزیرستان کے علاقے فتوک نارائی میں جھڑپ کے دوران 7 فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوگئے۔

☆ لنڈی کوتل میں پاکستانی فوج کی جانب سے داغا گیا ایک گولہ ایک مکان پر گرا، جس میں ایک ہی خاندان کے 5 افراد شہید ہوگئے۔

4 نومبر: تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان اعظم طارق نے جنوبی وزیرستان میں پاکستانی فوج کی کامیابیوں کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ '' کچھ علاقوں کو خالی کرنے کا مقصد سیکورٹی فورسز کو اپنے جال میں پھنسانا ہے۔طالبان طویل جنگ کے لیے تیار ہیں''۔انہوں نے کہا ''فوج سڑکوں پر قبضہ کررہی ہے جبکہ ہمارے مجاہدین جنگلوں اور پہاڑوں میں موجود اور سرگرم ہیں۔ہم نے فوج کے خلاف گوریلا جنگ شروع کردی ہے اور متعدد کارروائیوں میں انہیں بھاری نقصان پہنچایا ہے۔فوجی حکام کا خیال تھا کہ وہ باآسانی وزیرستان کا کنٹرول حاصل کرلیں گے لیکن وزیرستان کی جنگ ان کی توقعات سے کہیں زیادہ سخت ہوگی''۔انہوں نے درجنوں طالبان کی شہادتوں کے دعووں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ''اب تک ہمارے صرف 11 ساتھی شہید ہوئے ہیں''۔

☆ جنوبی وزیرستان: سام میں طالبان مجاہدین سے جھڑپ کے دوران 6 فوجی ہلاک جبکہ 11 زخمی ہوگئے۔

☆ پشاور میں افغان مہاجر بستی شمشتو میں صبح سویرے سیکڑوں سیکورٹی اہل کاروں نے چھاپہ مارا اور نماز فجر پڑھنے والے افراد کو مسجد سے گرفتار کرلیا۔بعدازاں پولیس اور دیگر اہل کار گھروں میں گھس گئے، جس پر ہزاروں بچوں نے پولیس پر پتھراؤ شروع کردیا، پولیس نے گھبرا کر لوگوں پر فائر کھول دیا، جس کے نتیجے میں 2 بچے شہید جبکہ 4 بچے شدید زخمی ہوگئے۔

6 نومبر: سراروغہ میں آپریشن کے دوران مجاہدین کی جوابی کارروائی کے نتیجے میں 17 فوجی مارے گئے۔

☆ شمالی وزیرستان میں بھی آپریشن کریں گے: پاکستانی وزیر دفاع

پاکستانی وزیر دفاع احمد مختار نے کہا ہے کہ جنوبی وزیرستان آپریشن کی کامیابی کے بعد شمالی وزیرستان میں بھی آپریشن کیا جائے گا۔

8 نومبر: سراروغہ میں مجاہدین کے حملوں میں 11 فوجی مردار ہوئے جبکہ 9 شدید زخمی ہوگئے۔دوسری جانب لونڈائے نور میں مجاہدین نے فوج پر متعدد راکٹ حملے کیے، جن کے نتیجے میں 9 فوجی ہلاک ہوگئے۔

9 نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے چمرقند میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپ ہوئی،13 فوجی مارے گئے۔

10 نومبر: جنوبی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں مجاہدین کے حملوں میں 25 فوجی مارے گئے۔

باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سالارزئی کے علاقے ملاسید میں سیکورٹی فورسز کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔اس کارروائی کے نتیجے میں 7 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

11 نومبر: لدھا میں مجاہدین نے فوجی قافلے پر کمین لگائی۔2 ٹینک اور 1 فوجی ٹرک تباہ،28 فوجی ہلاک

12 نومبر: جنوبی وزیرستان میں 22 سے زاید فوجی اہل کاروں کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔

☆جنوبی وزیرستان کے علاقے کانی گرم میں مجاہدین نے فوجی قافلوں پر حملے کیے، درجنوں فوجی ہلاک (آئی ایس پی آر نے 15 فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق کی،اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہلاکتوں کی اصل تعداد کس قدر ہوگی)

☆لنگر خیل میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں کم از کم 12 فوجی ہلاک جبکہ 33 سے زاید شدید زخمی ہوئے۔

☆ سراروغہ کے مشرق میں سڑک کے کنارے نصب بم پھٹنے سے 12 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆لدھا میں سیکورٹی فورسز پر مجاہدین نے تابڑتوڑ حملے کیے،جن کے نتیجے میں 17 سے زاید فوجی مردار جبکہ درجنوں زخمی ہوئے۔

☆مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقے غنم شاہ میں مجاہدین نے ایف سی کے قافلے پر حملہ کیا،12 ایف سی اہل کار ہلاک،22 زخمی ہوگئے۔

☆تحصیل صافی کے علاقے دوجنگی میں سیکورٹی فورسز کی ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا گیا،جس کے نتیجے میں 9 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔اسی دوران گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جیٹ طیاروں نے غنم شاہ،سڑہ خواہ اور بیدمنئی کے علاقوں میں اندھا دھند بم باری کی۔اس بم باری کے نتیجے میں 17 عام مسلمان شہید ہوگئے۔

13 نومبر: محسود کے علاقے میں طالبان نے کمین لگا کر 6 فوجیوں کے سر قلم کردیے گئے۔

☆باجوڑ ایجنسی میں مجاہدین نے غاصب سیکورٹی فورسز پر راکٹ حملے کیے،جس کے نتیجے میں 6 فوجی ہلاک اور 5 کے شدید زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔

☆لنگر خیل میں سیکورٹی فورسز کے ایک قافلے پر مجاہدین نے اچانک حملہ کردیا۔جس کے بعد دوبدو لڑائی میں 17 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 15 زخمی ہوئے جبکہ 1 مجاہد زخمی۔

☆ کرم ایجنسی کے علاقے پیواڑ میں لیوی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے فائرنگ کی،جس کے نتیجے میں 6 اہل کار ہلاک ہوگئے اور چیک پوسٹ کو آگ لگ گئی۔

☆ پارہ چنار میں ایف سی کی گاڑی پر طالبان مجاہدین کا حملہ،2 اہل کار ہلاک،3 شدید زخمی

14 نومبر: بنوں کے علاقہ بکا خیل میں ایک مجاہد بھائی نے تھانے کی عمارت پر فدائی حملہ کیا،جس کے نتیجے میں 9 اہل کار ہلاک اور ایس ایچ او سمیت 14 شدید زخمی ہوگئے۔تھانے کی عمارت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

سراروغہ کے علاقے محور میں احمد وام کے پہاڑی پوائنٹ 5376 پر مجاہدین کی بھاری ہتھیاروں سے فائرنگ کے نتیجے میں 12 فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی ہوگئے۔

لنگر خیل میں لڑائی کے دوران زخمی ہونے والے 15 فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔یاد رہے لنگر خیل میں گذشتہ روز ہونے والی کارروائی میں 17 فوجی ہلاک ہوگئے تھے،دوسرے دن زخمی 15 فوجیوں کی ہلاکت کے بعد ہلاک شدہ فوجیوں کی تعداد 32 ہوگئی۔

مہمند ایجنسی کے علاقے غلنئی میں غنم شاہ چیک پوسٹ پر مجاہدین کے راکٹ حملے میں نائب صوبے دار سمیت 5 اہل کار ہلاک،5 زخمی

15 نومبر: آدم وام میں جھڑپ کے دوران آٹھ اہل کار ہلاک

19 نومبر: چگملائی اور سپلاتوئی میں مجاہدین کی طرف سے لگائی گئی بارودی سرنگوں کے دھماکوں میں فوج کے 6 افسروں سمیت 13 اہل کار ہلاک

کنڈ میلا کے قریب کیڈٹ کی پل میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک افسر سمیت 6 فوجی ہلاک

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈراؤن میزائل حملے

6 نومبر:

شمالی وزیرستان کے علاقے نورک میں ایک گھر پر ڈرون حملے میں 4 افراد شہید اور 2 زخمی

18 نومبر:

شمالی وزیرستان کے علاقہ مچی خیل میں ایک گھر پر ڈرون حملے میں 8 افراد شہید

19 نومبر:

شمالی وزیرستان کے علاقے امزولی میں ڈرون حملے کے نتیجے میں 4 افراد شہید اور 2 زخمی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کانفرنسوں کی سیر،ٹی وی تبصرے اور بیانات..................اس کے سوا تمہارے پاس کیا لائحہ عمل ہے؟

کیا وہی مجاہدین جنہیں تم دیوانہ،انتہا پسند اور بھی "خارجی" بھی قرار دے دیتے ہو، جن پر کوئی تہمت اور گالی چسپاں کرنے سے تم احتراز نہیں کرتے.....کیا یہ وہی نہیں جو چیچنیا،عراق،فلسطین اور افغانستان میں مسلمانوں کی حرمتیں بچانے کی خاطر اپنا خون بہاتے پھر رہے ہیں؟ ذرا تم بھی تو بتاؤ کہ صلیبی اور یہودی درندگی سے اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو بچانے کے لیے،ٹی وی پر اپنی شکلیں دکھانے،تبصرے داغنے اور کانفرنسوں کی سیر کرنے کے سوا بھی تمہارے پاس کوئی لائحہ عمل ہے؟ (شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

جنوبی وزیرستان میں تحریک طالبان پاکستان علاقہ محسود حلقہ برونڈ کے جواں ہمت مجاہدین کی کارروائیوں کی مختصر تفصیل



(تحریک طالبان علاقہ محسود میں کل 23 حلقے ہیں، جن میں سے ایک حلقے برونڈ میں پچھلے 5 ماہ میں ہونے والی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے)

10 جون 2009 کو سپلانوئی قلعے اور حفاظتی چوکیوں پر مجاہدین کی جانب سے شدید حملہ کیا گیا۔ ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیا جانے والا یہ حملہ تین گھنٹے تک جاری رہا، جس میں 60 فوجی واصل جہنّم ہوئے۔ 17 جون 2009 کو مدیجان کے علاقے میں فوج کی جانب سے حملہ کیا گیا، جس پر مجاہدین نے حکمت عملی کے طور پر پسپائی اختیار کی (تاکہ فوج کو گھیرے میں لے کر زچ کیا جاسکے) اور انہیں مولے خان سرائے تک کا راستہ دیا گیا لیکن فوج، مجاہدین کے ارادوں کو بھانپ گئی اور سرِشام ہی واپس چلی گئی، ہاں البتہ اس جنگ کے دوران جھڑپ کے نتیجے میں 6 مرتد فوجی واصل جہنّم ہوئے۔ 24 اگست 2009 کو اولڈ سروکئی کے مقام پر سروکئی قلعے کے لیے راشن لانے والے فوجی قافلے پر مجاہدین نے زوردار حملہ کیا جو تین روز تک جاری رہنے والی لمبی لڑائی میں بدل گیا۔ جس میں فوج کے دو ٹینک ناکارہ اور سات فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں اور فوج کے میجر امجد سمیت 2 3 فوجی واصل جہنّم ہوئے۔ زخمی ہونے والے فوجیوں کی تعداد 7 3 بتائی گئی ہے، جن میں سے 11 فوجیوں کی حالت نازک بتائی گئی تھی۔ زخمی ہونے والے فوجیوں میں ایک کرنل بھی شامل تھا، جس نے وانا سے روانہ ہوتے وقت وہاں رہ جانے والے فوجیوں سے کہا کہ میرے لیے دعا کرو کہ میں اس لڑائی میں کامیاب ہو جاؤں تاکہ مجھے ترقی مل سکے لیکن واپسی دونوں ٹانگوں سے معذوری کی صورت میں ہوئی۔

ٹارگٹ کلنگ:

حلقہ برونڈ کے مجاہدین نے فوج کے خلاف ہر طرح کی جدید تکنیک استعمال کی، جن میں سنائپر رائفل سے دشمن پر چھاپہ مار کر حملے بھی شامل ہیں، ان حملوں کے لیے کئی گروپ تشکیل دیے گئے جن میں ماہر نشانہ باز شامل تھے، یہ گروپ ہر روز یا ایک روز آرام کے بعد سنائپر رائفل سے دشمن پر حملے کرتے، جس سے مجاہدین نے دشمن پر شدید نفسیاتی برتری حاصل کی اور دشمن فوجیوں کو بنکروں اور قلعوں تک محدود کر دیا، ان حملوں میں 51 فوجیوں کو واصل جہنّم ہوئے۔

بم دھماکے:

مجاہدین نے روڈ سائیڈ، ریموٹ کنٹرول اور اینٹی پرسنل مائنز کے ذریعے دشمن کو کافی جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ اولڈ سروکئی میں ہونے والی لڑائی میں 12 فوجی ہلاکتیں اینٹی پرسنل مائنز کے ذریعے ہی ہوئیں۔ جو مجاہدین نے اہم مقامات پر نصب کی تھیں، ایک دوسری کارروائی میں تانگی کے مقام پر نصب روڈ سائیڈ بم کے ذریعے دشمن کی ایک فوجی گاڑی اور اس میں سوار 14 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ ایک دوسری کارروائی جو گومل زام ڈیم کے قریب کی گئی، جس میں ایک فوجی ٹرک کو خود ساختی ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے دھماکے سے اڑایا گیا جس میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق 22 فوجی ہلاک ہوئے جبکہ بعد میں آمدہ اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد چالیس بتائی گئی۔ قافلے میں شامل ایک فوجی نے دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کر لی۔ اس بم دھماکے کے بارے میں کارروائی کے کمانڈر ابوسفیان نے بتایا کہ ہم پر دوپہر کے وقت نیند کا غلبہ ہوا تو ہم درختوں کے سائے تلے سو گئے۔ بعد میں جس وقت فوجی قافلہ وہاں پہنچا تو ایک چڑیا آئی جو مسلسل چہچہاتی اور پھڑ پھڑاتی رہی، جس سے ہمارا ایک ساتھی جاگ گیا۔ جب اُس نے سڑک کی طرف دیکھا تو اُسے فوجی قافلہ نظر آیا تب اُن نے باقی ساتھیوں کو جگایا اور بعد میں دھماکہ کر دیا گیا۔ اس کارروائی کو مجاہدین اللہ کی طرف سے خصوصی مدد سے تعبیر کرتے ہیں۔

راکٹ حملے:

راکٹ حملوں میں کافی جانی و مالی نقصان پہنچایا گیا لیکن جنگ کے مخصوص حالات کے پیش نظر تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔

BM میزائل:

BM میزائل مجاہدین کا آزمودہ ہتھیار ہے۔ مجاہدین نے دشمن پر کل 90 میزائل داغے، جس سے دشمن کو کافی جانی و مالی نقصان پہنچا۔ مجاہدین نے سروکئی قلعے میں 8 اور سپلانوئی کے فوجی قلعے میں 6 فوجی ہلاک کر دیے۔ اولڈ سروکئی کی جنگ میں ہلاک ہونے والے فوجیوں میں سے 6 کی ہلاکتیں BM میزائلوں سے ہوئیں۔

شہادتیں:

سپلانوئی قلعے پر ہونے والے شدید حملے میں 5 مجاہدین مردانہ وار لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے اور کچھ مجاہدین زخمی ہوئے جو اب الحمدللہ مکمل صحت مند ہیں۔ اولڈ سروکئی میں ہونے والی لڑائی کے دوران 4 مجاہدین زخمی ہوئے جن میں سے دو مکمل صحت یاب ہیں جبکہ دو تیزی سے روبصحت ہو رہے ہیں۔

جنوبی وزیرستان کے معصوم عوام پر حکومتی ظلم وستم:

جنوبی وزیرستان کے محسود قبائل کے علاقہ میں سکیورٹی فورسز کے اہل کار اپنے بے پناہ جانی و مالی نقصان کا بدلہ معصوم قبائل کے قتل، مکانات کی تباہی اور مسجدوں اور مدرسوں کو شہید کر کے لے رہے ہیں۔ برونڈ کے علاقہ میں ہونے والے جانی و مالی نقصان کی تفصیل پیش کی جارہی ہے:

مدینہ موڑ کے علاقہ میں ایک خاتون اور 9 سالہ بچی پر MG1 سے شدید فائرنگ کی گئی، جب انہوں نے ایک پہاڑی ندی کے اوٹ میں پناہ حاصل کی تھی، اُن پر توپ خانے سے شدید گولہ باری کی گئی، جس سے خاتون اور بچی موقع پر شہید ہو گئیں۔ اسی علاقے میں تمام مکانات فوج کی بم باری و گولہ باری سے مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہو گئے، جن میں 100 کے قریب مکانات مکمل تباہ جبکہ بقیہ 20 کے قریب مکانات کو جزوی طور پر تباہ ہو گئے۔ اولڈ سروکئی کے علاقہ میں فوج نے اپنی

ہلاکتوں کا بدلہ پہاڑی کے دامن میں پناہ لینے والے خاندان کو قتل وزخمی کر کے لیا۔عین افطاری کے وقت فوج نے مذکورہ خاندان پر G3 سے فائر کھول دیا،جس سے خاندان کی بزرگ خاتون،خاندان کا 50 سالہ کفیل اور گاؤں کا ایک دوسرا شخص شہید جبکہ خاندان کی 4 خواتین اور 5 بچے شدید زخمی ہوگئے۔علاقہ میں قائم ایک مدرسہ اور مسجد شہید جبکہ 50 کے قریب گھروں کو آگ لگا کر خاکستر کر دیا گیا۔فوج کے ظلم وستم سے محفوظ رہ جانے والے ایک عمر رسیدہ معذور شخص کے مطابق فوج کے ساتھ 2 انگریز افسران بھی موجود تھے، جو پاکستانی فوج کی وردیوں میں ملبوس تھے اور اُن کی ترجمانی کے فرائض ایک پاکستانی افسر ادا کر رہا تھا۔

مولے خان سرائے کے ٹھنڈے پانی کی مسجد پر راکٹ فائر کیے گئے اور مسجد کے اندر بم پھینکے گئے،جس میں مسجد جزوی طور پر شہید جبکہ مسجد میں موجود قرآن پاک کے کئی نسخے شہید ہوگئے۔مولے خان سرائے کے بازار کو پہلے آگ لگائی گئی جبکہ کچھ دنوں بعد جیٹ طیاروں سے بم باری کر کے بازار اور اس کے قریب واقع گھروں کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا گیا۔پناہ کے لیے گومل منتقل ہونے والے خاندان کی ایک بچی منتقلی کے دوران فوج کی شیلنگ سے شہید ہوگئی۔آس پاس کی جانے والی جیٹ طیاروں کی بم باری سے ایک شخص شہید جبکہ 2 درجن کے قریب مکانات تباہ ہوگئے۔شہور میں قائم شہور ہائی سکول اور اس سے متصل ہاسٹل کو جنگی طیاروں کی بم باری سے تباہ کر دیا گیا۔بروند کے گاؤں سپنکئی میں 2 گھر اور ڈانگہ میں 2 گھروں اور ایک سکول کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔لالیزے میں قائم مولوی بشیر کے مدرسے اور مسجد پر جنگی طیاروں سے 11 بم گرائے گئے،جس سے مسجد و مدرسہ مکمل طور پر شہید ہو گئے۔مدرسے کی سالانہ چھٹیوں کے باعث مدرسے میں کوئی طالب علم موجود نہیں تھا، جس کی وجہ سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

جنوبی وزیرستان علاقہ محسود حلقہ بروند جہادی کارروائیوں کا اجمالی خاکہ

لڑائی	راکٹ حملے	بم دھماکے	جھڑپیں	BM میزائل	ٹارگٹ کلنگ
98 ہلاک، 37 زخمی۔ ان میں 12 فوجی ہلاکتیں اینٹی پرسنل مائنز کے پھٹنے اور 6 فوجی BM میزائل کے حملوں میں ہلاک ہوئے۔	کافی جانی ومالی نقصان پہنچایا گیا لیکن جنگ کے مخصوص حالات کے پیش نظر تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔	53 ہلاک 14 زخمی	6 ہلاک	20 ہلاک	51 ہلاک

جنوبی وزیرستان علاقہ محسود حلقہ بروند گزشتہ پانچ ماہ میں حکومتی ظلم وستم کا شکار عوام کے نقصان کا اجمالی خاکہ

مساجد ومدارس کی شہادتیں	املاک کی تباہی	شہادتیں وزخمی
2 مدارس، 3 مساجد شہید	207 مکانات، 35 دوکانیں اور 2 اسکول تباہ	خواتین، بچوں اور ضعیف العمر افراد سمیت 278 شہید، 400 سے زاید زخمی

☆☆☆☆☆☆

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ان السیف محاء الخطایا''. ''بلاشبہ تلوار خطاؤں کو مٹا دیتی ہے''۔(مسند احمد:۱۶۹۹۸)

یعنی شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔پس اس نبی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے طلب شہادت میں لپکیں جو اندھیروں سے نکال روشنی کی طرف کے لیے مبعوث کیے گئے۔کیا ہم سب کا علم انہی ﷺ پر کس زبان میں وحیٔ مبین لے کر نازل ہوتے تھے؟ کیا یہ کلام عربی مبین میں نہیں ہوا؟ پھر آپ کے پاس کیا عذر ہے؟ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی واضح آیات کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے؟ صحیحین کی حدیث میں صادق ومصدوق ﷺ قسم کھا کر فرماتے ہیں:

''والذّی نفس محمد بیدہ لو لا ان اشقّ علی المسلمین ما قعدت خلاف سریة تغزو فی سبیل اللہ ابداً'' ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے،اگر مسلمانوں پر جدائی شاق نہ گزرتی تو میں اللہ کی راہ نکلنے والی کسی جنگی مہم سے کبھی پیچھے نہ رہتا''۔

(صحیح البخاری؛کتاب الجہاد،مسلم؛کتاب الامارة)

کیا آپ یہ واضح اور غیر مبہم کلام سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے؟ خیر البشر ﷺ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر فرما رہے ہیں کہ وہ کبھی اللہ کی راہ میں لڑی جانے والی کسی جنگ سے پیچھے نہ رہتے...... جبکہ آج امت کی حالت یہ ہے کہ گویا جہاد سے بھی افضل اعمال میں مشغول ہوں!

ماضی میں جب کبھی کوئی محاذ کھلا تو علماء نے جہاد کی فرضیت کا فتوی دیا۔جب روس افغانستان پر حملہ آور ہوا تو علمائے امت کی ایک بہت بڑی تعداد نے جہاد کے فرضِ عین کے فتاوی صادر کیے............ پھر آپ کے پاس نہ نکلنے کی کیا دلیل ہے؟ کیا حجت ہے آپ کے پاس؟ یہ صرف اور صرف نفس کا دھوکہ ہے! نبی کریم ﷺ تو یہ فرما رہے ہیں کہ:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے،اگر مسلمانوں پر میری جدائی شاق نہ گزرتی تو میں اللہ کی راہ میں لڑی جانے والی کسی جنگ سے کبھی پیچھے نہ رہتا''۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی پیروی کا دعویدار تو ہو لیکن اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے کبھی نہ نکلے..........**ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ!**

مسائل جہاد، صرف مجاہد علماء سے پوچھے جاتے ہیں!

اس دور میں جبکہ فرض عین ہو چکا ہے،ہم ایسے عالم سے جو خود جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والوں میں سے ہے......... جہاد کا فہم کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایک عالمِ ربانی اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے،بنفس نفیس تاتاریوں کے خلاف قتال میں عملاً شریک رہے تھے۔

آپ فقہ الجہاد کے حوالے سے فرماتے ہیں:

''واجب ہے کہ امورِ جہاد میں انہی صحیح اہل دین کی رائے کو معتبر مانا جائے جو اہل دنیا کے امور میں بھی تجربہ رکھتے ہوں اور اُن اہل دنیا کی رائے نہ لی جائے جو دینی امور میں صرف سطحی سی نگاہ رکھتے ہوں؛ نہ ہی ان اہل دین کی رائے لی جائے جنہیں دنیاوی امور کا تجربہ نہ ہو''۔

(ماخوذ: درس حدیث کعبؓ از شیخ ابوعبداللہ حفظہ اللہ)



اوباما کا زرداری کو خط، ڈومور کا مطالبہ

امریکی صدر اوباما نے زرداری کو ایک خط لکھا ہے، جیمز جونز نے یہ خط زرداری کو پہنچایا۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ''زرداری انتہاپسندوں کے خلاف منظم مہم کے لیے سیاسی اور قومی سلامتی کے اداروں کو ساتھ لے کر چلے۔ پاکستان کو ان عناصر کے خلاف بھی کارروائی بھی کرنی چاہیے جو پاکستان کو محفوظ پناہ گاہ کے طور پر استعمال کر کے افغانستان کے اندر نیٹو اور امریکی افواج پر حملوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ امریکہ کی نئی حکمت عملی اس وقت ہی کارگر ثابت ہوگی جب پاکستان شدت پسندوں کے خلاف اپنی کارروائی کے دائرہ کو وسیع کرے گا اور ان عناصر تک محدود نہیں رکھے گا جو اس کے شہروں اور سیکورٹی فورسز پر حملے کررہے ہیں۔ وزیرستان میں طالبان کے ساتھ ساتھ افغان طالبان کی قیادت جو مبینہ طور پر پاکستان کے جنوب مغربی شہر کوئٹہ میں چھپی ہوئی ہے اور حقانی گروپ جو قبائلی علاقے میں موجود ہے' کے خلاف بھی کارروائی کرے۔ القاعدہ لیڈر شپ کا خاتمہ امریکہ کی ترجیح ہے''۔

افغانستان میں غیر معینہ مدت تک قیام کا ارادہ نہیں: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان میں موجود انتہا پسند امریکہ کے لیے خطرہ ہیں۔ امریکہ غیر معینہ مدت تک افغانستان میں قیام کا ارادہ نہیں رکھتا، افغانستان اور پاکستان میں تین ہزار امریکیوں کو ہلاک کرنے والے انتہا پسند امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لیے خطرہ ہیں۔ امریکی ریاست ٹیکساس میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اوباما نے کہا کہ امریکہ میں ہر رنگ و نسل کے لوگ امریکیوں کی خدمت کررہے ہیں۔

پاکستان کے مغربی علاقے سنگین خطرہ ہیں: ہالبروک

پاکستان اور افغانستان کے لیے امریکی نمائندے رچرڈ ہالبروک نے کہا ہے کہ پاکستان کے مغربی علاقے' بھارت، یورپ اور خود پاکستان کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔

افغانستان سے فوجی دستوں کے انخلا کا منصوبہ بھی تیار کیا جائے: اوباما

امریکی صدر اوباما نے فوجی کمانڈروں پر زور دیا ہے کہ افغانستان میں مزید فوج بھیجنے کے ساتھ ساتھ وہاں سے فوجی دستوں کے انخلا کا منصوبہ بھی تیار کیا جائے۔ ایک برطانوی اخبار کے مطابق اوباما نے افغانستان میں مزید فوج بھجوانے کے لیے دیے جانے والے مختلف اعداد و شمار کو مسترد کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اوباما نے یہ فیصلہ کابل میں تعینات امریکی سفیر ایکن بیری کی سفارشات کے بعد کیا، جس میں اُس نے افغانستان میں مزید امریکی فوج بھجوانے کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ افغان حکومت میں موجود کرپشن کو ختم کرنے کے اقدامات کیے جائیں۔ اوباما نے کہا ہے کہ افغان حکومت کو علم ہونا چاہیے کہ امریکی فوج ہمیشہ وہاں نہیں رہے گی لہٰذا وہ اپنی کارکردگی کو بہتر کرے۔

افغانستان میں مزید فوج کی ضرورت ہے: امریکی چیف آف سٹاف

امریکی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل جان کیسی نے کہا ہے کہ افغانستان میں مزید امریکی افواج کی ضرورت ہے۔ امریکی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے جنرل جارج کیسی کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں ہمیں افغانستان میں مزید افواج بھیج کر جنرل میک کرسٹل کو یہ صلاحیت فراہم کرنا ہوگی کہ وہ ایک تو طالبان کو شکست دے سکے اور دوسرا افغان سیکورٹی فورسز کی تربیت کرسکیں۔

افغانستان مزید لاکھوں فوجیوں کو بھی نگل جائے گا: جیمز جونز

امریکہ کے قومی سلامتی کے مشیر جنرل جیمز جونز نے مزید فوجی افغانستان بھیجنے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک مزید لاکھوں فوجیوں کو نگل لے گا۔ جرمن جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ اگر افغانستان میں دو لاکھ فوجی بھی تعینات کر دیے جائیں تو یہ ملک تمام فوجیوں کو نگل لے گا اور یہ ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ ادھر سوویت یونین کے سابق صدر میخائل گورباچوف نے امریکہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ روس کے تجربے سے فائدہ اٹھائے اور افغانستان سے فوجی انخلا پر زور دے۔

نیٹو افغانستان میں جنگ جیتنے کا خواب دیکھنا چھوڑ دے: فرانس

فرانس نے کہا ہے کہ اتحادی فوجیں افغانستان پر قبضہ کرسکتی ہیں اور نہ ہی طالبان کو شکست دے سکتی ہیں۔ فرانس کے وزیر خارجہ برنارڈ کوچز نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ اور اتحادی افواج افغانستان پر قبضہ کرسکتی ہیں اور نہ ہی طالبان کو شکست دے سکتی ہیں۔ یہ پشتونوں کی جنگ ہے، نیٹو افغانستان میں فتح کے خواب دیکھنا چھوڑ دے۔

پاکستان عالمی دہشت گردوں کا مرکز ہے، وزیرستان آپریشن بند نہیں ہونا چاہیے: ہیلری کلنٹن

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ عالمی دہشت گردوں کا مرکز پاکستان ہے۔ پاکستان القاعدہ راہ نماؤں کے خلاف کارروائی کرے۔ جنوبی وزیرستان میں آپریشن بند نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستانی طالبان نہ صرف پاکستان، افغانستان بلکہ پوری دنیا کے لیے خطرہ ہیں۔ طالبان کے مکمل خاتمے تک پاکستان مکمل محفوظ نہیں ہوسکتا۔ اعتماد کے لیے وزیرستان آپریشن میں کامیابی کافی نہیں۔ جنرل کیانی دہشت گردی کے خلاف جنگ منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔

طالبان سے چھڑائے گئے علاقوں کو سینئر کور کمانڈر کی نگرانی میں دینا چاہیے: پیٹریاس

امریکی فوج کی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل ڈیوڈ پیٹریاس نے کہا ہے کہ پاکستانی فوج وزیرستان میں طالبان والقاعدہ کے مکمل خاتمے کے قریب پہنچ چکی ہے۔ تاہم ان علاقوں مین فوج کو اپنا کنٹرول قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اُس نے کہا کہ جن علاقوں کو پاکستانی فورسز نے طالبان سے چھڑایا ہے انہیں کسی سینئر کور کمانڈر کی نگرانی میں دینا چاہیے تا کہ یہ علاقے دوبارہ دہشت گردی کا مرکز نہ بن سکیں۔ اُس نے کہا کہ سوات وزیرستان اور افغان سرحد کے ساتھ دیگر علاقوں میں آپریشن اس بات کا اشارہ ہے کہ اسلام

آبادنے احساس کرلیاہے کہ پاکستان کو اصل خطرہ داخلی انتہاپسندی سے ہے نہ کہ بھارت سے۔

القاعدہ افغانستان میں نہیں، پاکستان منتقل ہوگئی: برطانوی جنرل

برطانوی بری مسلح افواج کے سربراہ جوک سٹرپ نے کہاہے کہ القاعدہ افغانستان میں فعال نہیں 'وہ پاکستان کے ایک نسبتاً چھوٹے علاقے میں منتقل ہوگئی ہے۔ یہ درست ہے کہ القاعدہ اس وقت افغانستان میں کام نہیں کررہی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ واپس نہیں آسکتے۔القاعدہ پر دباؤ قائم رکھنا ضروری ہے۔

پاکستان میں جمہوریت کی کامیابی امریکی مفاد میں ہے: بش

سابق امریکی صدر جارج بش نے کہاہے کہ پاکستان میں جمہوریت کی کامیابی امریکہ کے مفاد میں ہے۔واشنگٹن کو فوجی اور جمہوری سطح پر پاکستان سے تعاون کرنا چاہیے۔ بھارت کے دورے میں ایک انٹرویو اور کانفرنس کے دوران سابق امریکی صدر نے کہا کہ پاکستان میں جمہوریت کی مدد کرنا امریکہ کے لیے اب ضروری ہو چکا ہے کیونکہ جمہوریت امن کے قیام میں مددگار رہوتی ہے۔بش نے کہا کہ اُس نے پرویز مشرف کی حمایت اس لیے کی تھی کیونکہ اُس نے طالبان کے خلاف جنگ میں امریکہ کی مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

بقیہ: بلوچستان..........صلیبیوں کے لیے نیا مقتل

یہاں تک کہ اس ایئرپورٹ کے قریب رہنے والے افراد کو اپنے گھروں تک جانے کے لیے بھی پاکستانی سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر مکمل تلاشی اور کوائف کے اندراج کے عمل کے بعد جانے کی اجازت دی جاتی ہے بلکہ کئی دفعہ رات کے اوقات میں وہاں کے مقامی لوگوں کو باڑ کے اندر اپنے گھروں میں جانے کی اجازت بھی نہیں دی جاتی۔مقامی لوگوں کے مطابق اکثر رات کے وقت اور کبھی کبھار دن کے اوقات میں بڑے بڑے جہاز وہاں سے اڑتے اور اترتے نظر آتے ہیں تاہم اس علاقے کے قریب جانے کی اجازت نہیں دی جاتی اور اگر غلطی سے کوئی چرواہا اس طرف جائے بھی تو اسے کئی دن کی پوچھ گچھ کے بعد رہا کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بلوچستان کی زمین کو قدرتی وسائل سے مالا مال کیا۔مختلف اقسام کی معدنیات کا بیش بہا خزانہ بلوچستان میں موجود ہے۔اسی بنیاد پر بلوچستان میں پاکستان سے آزادی کی تحریکیں بھی موجود ہیں۔بلوچستان میں جاری پاکستان سے علیحدگی کی تحریکوں کے بارے میں بھی یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ان تحریکوں کا طالبان یا مجاہدین سے کوئی تعلّق نہیں ہے، نہ ہی طالبان کا یہ طریقہ کار ہے اور نہ ہی طالبان مجاہدین نے کسی علاقے یا قومیت کی بنیاد پر اپنی جانوں کا سودا کیا ہے۔اس فرق کو بلوچستان کا سابق وزیر اعلیٰ اور بلوچستان نیشنل پارٹی کا بانی سردار عطا اللہ مینگل اس طرح بیان کرتا ہے کہ ''افغانستان کے ساتھ بلوچوں کے کافی گہرے تاریخی اور خونی رشتے ہیں۔افغانستان میں بلوچ رہتے ہیں۔اگر افغانستان میں کوئی تبدیلی آتی ہے تو پاکستان میں آباد بلوچ بھی اس تبدیلی سے متاثر ہوتے ہیں لیکن بلوچ مزاحمت کاروں اور طالبان کے اہداف یا مقاصد بالکل مختلف ہیں۔بلوچ مزاحمت کار اپنی بقا اور اپنے قدرتی وسائل پر اختیار کی جنگ لڑ رہے ہیں جبکہ طالبان مجاہدین' اسلامی نظام کے نفاذ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔اس طرح مقاصد اور نظریاتی اختلاف کے باعث بلوچ مزاحمتی تحریک افغان طالبان کی تحریک سے زیادہ متاثر نہیں ہوگی''۔البتہ ہم اتنا ضرور کہتے ہیں کہ بلوچستان کے قدرتی وسائل مستقبل میں مجاہدین کے غلبہ وتمکنت کے نتیجے میں فرزندانِ اسلام ہی کے کام آئیں گے (ان شاء اللہ)

مجاہدین اللہ کی مدد وتوفیق سے اس وقت ایسی پوزیشن میں ہیں کہ وہ امریکہ اور صلیبیوں کو اپنی مرضی کے محاذوں کی طرف کھینچ کر لانے میں کامیاب ہورہے ہیں۔اگر امریکہ بلوچستان کو اپنے 'اہداف' میں سرفہرست رکھتا ہے تو مجاہدین اس محاذ پر بھی مستعد وتیار ہیں۔اس طرح امریکہ ایک نئے محاذ میں پھنسے گا اور مجاہدین کی کامیابیوں کے لیے کئی نئے باب کھلیں گے۔ساتھ ہی ساتھ پاکستانی عوام پر بھی یہ حقیقت واضح تر ہوجائے گی کہ ان کے حکمران ان سے کس حد تک مخلص ہیں۔باقی رہا مجاہدین کا معاملہ تو اُن کا تو مقصد وحید ہی شہادت کا حصول ہے کیونکہ وہ تو یہی بات جانتے ہیں کہ

یہ ملت احمد مرسل ﷺ ہے اِک شوقِ شہادت کی وارث
اِس گھر نے ہمیشہ مَردوں کو سُولی کے لیے تیار کیا

محاذ جتنے زیادہ کھلیں گے، صلیبی اُتنا ہی زیادہ اپنے انجامِ بد کے قریب تر ہوتے چلے جائیں گے اور بالآخر اُنہیں اس جنگ کو سمیٹنے کا موقع بھی نہیں ملے گا، کیونکہ کٹے پھٹے جسموں اور مفلوج ذہنوں والے نہ جنگیں لڑا کرتے ہیں اور نہ ہی سمیٹا کرتے ہیں۔یہ کام تو اُنہی عزیمت کے راہیوں کا ہوتا ہے جن کے بارے میں ڈیوڈ کلکن چیخ رہا ہے کہ ''طالبان' اتحادی افواج کو افغانستان میں نہیں' لندن اور واشنگٹن میں شکست دینے کے خواہاں ہیں''۔قرآن کی مجاہدین کی روشنی میں منصوبہ بندی یہی ہے کہ قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله۔

نصرت کی بیعت کرنے والوں کو جنت کی بشارت مل گئی

امام احمدؒ نے بیعتِ عقبہ کے حوالے سے حضرت جابرؓ کی روایت کی نقل کی ہے کہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں:

''پھر ہم نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کریں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''تم لوگ میری بیعت کرو اس بات پر کہ تم حکم سنو گے اور اطاعت کرو گے خواہ تمہارا دل چاہے یا نہ چاہے، تنگی وآسانی ہر حال میں خرچ کرو گے، نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں نہ لاؤ گے، اور جب میں یثرب پہنچوں گا تو میرا ساتھ دو گے اور جن کی (شرور) کے خلاف تم اپنا اور اپنے بچوں کا دفاع کرتے ہو، ان کے خلاف میرا بھی دفاع کرو گے۔اور (اس سب کے بدلے) جنت تمہاری ہوگی۔''

پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو ہم ستر۷۰ افراد میں سے سب سے کم سن شخص، حضرت اسعد بن زرارہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا:

''ٹھہرو اے اہلِ یثرب! ہم لوگ ان کے پاس یہی سمجھتے ہوئے آئے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔آج انہیں یہاں سے نکال کرلے جانا تمام عرب سے کٹ جانے (اور ٹکر لینے) کے مترادف ہے۔اس کے نتیجے میں تمہارے نونہال قتل ہوں گے اور تلواریں تم پر برسیں گی۔پس اگر تم اپنے اندر اتنا صبر پاتے ہو کہ تم اپنے اوپر برسنے والی تلواروں، اپنے نونہالوں کے قتل اور تمام عرب سے کٹنے کا سامنا کرسکتے ہو تو ان کا ہاتھ پکڑ لو اور اللہ عزوجل کے اجر کے مستحق بن جاؤ، لیکن اگر تم ایسے لوگ ہو کہ تمہیں بس اپنی ہی جانیں عزیز ہیں تو انہیں چھوڑ دو اور اسی وقت معذرت کرلو کیونکہ اس وقت معذرت کرلینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ قابلِ قبول ہوسکتا ہے۔''

''اے اسعد بن زرارہؓ! اپنا یہ ہاتھ ہمارے رستے سے ہٹالو۔اللہ کی قسم! نہ ہم اس بیعت کو ترک کریں گے اور نہ ہی کبھی اسے توڑنے کا مطالبہ!'' چنانچہ (جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم ایک ایک کرکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شرائط پر بیعت لیتے جاتے اور بدلے میں ہمیں جنت کی بشارت دیتے۔'' (مسند احمد: مسند مکثرین الصحابةؓ۔مسند جابر بن عبداللہ رضی الله عنهما)

(ماخوذ: صلیبی صہیونی فساد اور عالمی تحریک جہاد از شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)



امریکیوں نے ڈاکٹر عافیہ کو قرآن مجید روندنے پر مجبور کیا: ہمشیرہ کا انکشاف

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی ہمشیرہ فوزیہ صدیقی نے کہا ہے کہ 6 جولائی کو عافیہ صدیقی کو قرآن مجید کے اوپر سے گزارا گیا اور اُنہیں قرآن مجید کی توہین کرنے پر مجبور کیا گیا۔

بار بار برہنہ تلاشی نہیں دے سکتی، ڈاکٹر عافیہ صدیقی جسمانی پیشی سے دست بردار

امریکہ میں قید ڈاکٹر عافیہ صدیقی جیل میں برہنہ تلاشی کی وجہ سے اپنی جسمانی موجودگی کے حق سے دست بردار ہوگئی ہیں۔اب ان کے مقدمے میں ان کی موجودگی جیل سے وڈیو کانفرنس کے ذریعے ہوگی۔ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے عدالت سے کہا کہ انہیں زبردستی عدالت میں لایا جاتا ہے کیونکہ وہ ہر بار جیل سے آتے جاتے برہنہ تلاشی نہیں دینا چاہتی ہیں اور یہ بھی کہ حکومت پاکستان کی طرف سے ان کے دفاع کے لیے مقرر کیے گئے وکلا انہیں قبول نہیں ہیں۔ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے جج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اُس نے ان پر تشدد کرنے کی دانستہ اجازت دی ہے اور انہیں آج بھی زبردستی عدالت میں لایا گیا ہے۔انہوں نے جج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا''آج کے دن تمہارا مجھ سے کیا گیا برتاؤ میں کبھی نہیں بھولوں گی''۔پھر عافیہ صدیقی نے عدالت میں موجود لوگوں سے کہا کہ مجھ پر ٹارچر کیا جا رہا ہے اور برہنہ تلاشی کی جا رہی ہے۔پھر ڈاکٹر عافیہ نے کاغذ پر کچھ تحریر کر کے کمرہ عدالت میں بیٹھے لوگوں کی طرف رخ کر کے کاغذ ان کے سامنے لہرانے کی کوشش کی تو ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک محافظ نے ان سے بھری عدالت میں کاغذ چھین لیا۔

عفت مآب عافیہ صدیقی گزشتہ چار سال سے صلیبیوں کی قید میں ابن قاسم کے انتظار میں ہیں ۔صلیبیوں کی طرف سے امت مسلمہ کی اس مظلوم بیٹی پر ہونے والے ظلم اور قرآن عظیم الشان کی بے حرمتی نے اس حقیر قوم کا پول مکمل طور پر کھول دیا ہے ۔امت مسلمہ پر اگراب بھی انسانی حقوق کے اس نام نہاد چیمپئین کی اصلیت واضح نہ ہوئی تو پھر وہ وقت دور نہیں کہ جب ان پر بھی ایسے ہی مظالم کی تاریخ دھرائی جائے گی ۔اس لیے وقت کا تقاضا یہی ہے کہ امت مسلمہ اپنی شاندار ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے ‘ہاتھوں میں قرآن اور تلوار تھامے ‘پھر سے دنیائے عالم کی قیادت کے لیے سرگرم عمل ہو اور چہار دانگ عالم اللہ کی حاکمیت کا پرچم بلند ہو۔

پاکستان سمیت کئی اسلامی ملکوں میں امریکی سفارت خانے صلیبی قلعے ہیں: گارجین

برطانوی اخبار گارجین نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ امریکہ پاکستان سمیت کئی مسلم ممالک میں سفارت خانوں کے نام پر صلیبی قلعے تعمیر کر رہا ہے۔پینٹا گون کے حکام پاکستان، افغانستان، عراق، انڈونیشیا اور مصر سمیت دیگر مسلم ممالک میں امریکی سفارت خانوں میں توسیع کا مقصد اسلامی''انتہا پسندی'' سے نمٹنا بتاتے ہیں۔یہ سفارت خانے امریکیوں کے لیے ریجنل ہیڈ کوارٹر کے طور پر کام کریں گے، جہاں سے سپر پاور کی حیثیت سے امریکہ ان خطوں کے معاملات کو کنٹرول کرے گا۔ان سفارت خانوں کو انٹیلی جنس اکٹھی کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جائے گا۔

وزیرستان آپریشن کے لیے امریکہ نے 10 ایم آئی۔17 ہیلی کاپٹرز اور ایف 16 کے انفرا ریڈ سینسرز فراہم کر دیے۔

امریکی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیرستان آپریشن کے لیے پینٹا گون نے پاکستانی فضائیہ کو ایف 16 طیاروں کے لیے اعلیٰ معیار کے انفرا ریڈ سینسرز فراہم کر دیے ہیں، جن کی مدد سے ''دہشت گردوں'' کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے میں بہت مدد ملے گی۔نیو یارک ٹائمز کی رپورٹ میں سینئر امریکی حکام کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ امریکی ڈرونز پاکستانی سکیورٹی فورسز کو طالبان اور اُن کی سرگرمیوں کے بارے میں تصاویر و دیگر معلومات بھی فراہم کر رہے ہیں۔کوبرا ہیلی کاپٹروں کے پُرزے اور موبائل فون پر ہونے والی گفتگو کو مانیٹر کرنے کے لیے جدید آلات بھی فراہم کیے جا رہے ہیں۔امریکی صدر اوباما نے پاکستان کو فوری طور پر 10 ایم آئی ہیلی کاپٹرز فراہم کرنے کے احکامات جاری کر دیے ہیں۔امریکی اخبار نے امریکی مشیر کے حوالے سے یہ بھی بتایا کہ گزشتہ آٹھ ماہ کے دوران پاکستان کی سکیورٹی فورسز کو تربیت اور مشاورت فراہم کرنے کے لیے اپنی اسپیشل فورسز کے مزید 150 ارکان کو پاکستان بھیجا۔

جاپان کا پاکستان اور افغانستان کو 7 ارب ڈالر امداد دینے کا فیصلہ

جاپان کے سرکاری خبر رساں ادارے کے مطابق جاپانی کابینہ کے خصوصی اجلاس میں پاکستان کو 2 ارب ڈالر اور افغانستان کو 5 ارب ڈالر امداد دینے کی منظوری دی گئی۔امداد مالی سال 2010ء سے پاکستان اور افغانستان کو ملنا شروع ہو جائے گی۔خبر رساں ادارے کا کہنا ہے کہ افغانستان میں موجود جاپانی فوجی مشن کے ختم ہونے کے بعد افغانستان کو اس امداد کی فراہمی شروع کی جائے گی۔

دنیا بھر میں جاری 'دہشت گردی 'کی موجودہ جنگ دراصل صلیب کی حکمرانی کے لیے لڑی جا رہی ہے اور اہل صلیب اور ان کے حواری نام نہاد مسلمان ممالک اور ان کی فوجیں اس کوشش میں ہیں کہ کسی صورت دنیا میں صلیبی پرچم لہرانے لگیں ۔کفر کے اس اتحادکو مجاہدین اسلام ہر مقام پرضرب کاری لگا رہے ہیں۔الحمد للہ ‘صلیب کے پجاری خودتو مجاہدین کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست سے دور چار ہیں اسی سبب وہ اپنی ان ناممکن خواہشات کے حصول کے لیے اپنے غلاموں کو مرنے کے لیے آگے کر رہے ہیں ۔ہر قسم کی امداد دے کر وہ ان غلاموں ہلاشیری دے رہے کہ اس جنگ میں وہ ایندھن کا کردار ادا کریں۔ صلیبی

سرغنوں کو شکست فاش دینے والے مجاہدین اسلام 'ان شاء اللہ ان کے سجدہ ریزوں کو بھی ان کے انجام بد سے دوچار کرکے رہیں گے ۔

عراق میں امریکہ کا فوجی ہیلی کاپٹر گر کر تباہ۔2 فوجی ہلاک

امریکی فوج نے عراق میں اپنے 3 فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق کر دی۔صوبہ صلاح الدین میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوا جس کے نتیجے میں 2 فوجی پائلٹ ہلاک ہو گئے۔انبار میں کارروائی کے دوران زخمی ہونے والا امریکی فوجی چل بسا۔عراقی پارلیمنٹ نے ایک قانون کی منظوری دے دی ہے، جس کے تحت آئندہ انتخابات جنوری میں ہوں گے۔

برطانیہ افغانستان سے اپنے فوجی بلانا چاہتا ہے،آرمی سربراہان واپسی کی منصوبہ بندی میں مصروف

برطانوی آرمی کے سربراہان افغانستان کے فوجی اڈوں سے برطانوی فوجیوں کو واپس بلانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں،طالبان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر یہ ایک بڑی تبدیلی ہوگی۔ٹائمز کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق برطانوی فوج کے سربراہان موسیٰ قلعہ سمیت بہت سے فوجی اڈوں سے اپنی فوج واپس بلانا چاہتے ہیں۔اخبار کے مطابق یہ بات واضح ہے کہ برطانوی فوجیوں کی واپسی کے اس منصوبے کو برطانوی فوج کے سربراہ ڈیوڈ رچرڈ کی حمایت حاصل ہے۔دوسری طرف کینیڈین کمانڈر بریگیڈیئر جنرل ایرک ٹریمبلے نے کہا کہ کوئی نیٹو ممبر ہلمند اور قندھار سے فوج نہیں نکالے گا اور موسیٰ قلعہ جیسے شہروں کو خالی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اقوام متحدہ نے افغانستان میں تعینات اپنے عملے کے 600 ارکان کو واپس بلانے کا اعلان کر دیا

اقوام متحدہ کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ افغانستان میں بگڑتی ہوئی صورتحال کے سبب کرنا پڑا۔سکیورٹی میں بہتری کے بعد عملہ دوبارہ افغانستان میں اپنا کام شروع کر دے گا۔عملے کے ان ارکان کے انخلا کے بعد افغانستان میں اقوام متحدہ کے اہل کاروں کی تعداد 400 رہ جائے گی۔

عراق و افغانستان ہوں یا دنیا کا کوئی خطہ 'ان شاء اللہ مجاہدین ،اللہ کی مدد ونصرت سے ہر جگہ گھات لگائے کفار اور ان کے سجدہ ریزوں کے لیے جہنم کا سامان کرتے رہیں گے ۔

چین' صوبہ سنکیانگ میں مسلمانوں کے خلاف کریک ڈاؤن

چین کے صوبہ سنکیانگ میں مسلمانوں کے خلاف بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن شروع کر دیا گیا۔چینی پبلک سکیورٹی کی وزارت کے مطابق پولیس نے 4 ماہ قبل سنکیانگ میں ہونے والے فسادات میں شریک افراد کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے۔کریک ڈاؤن نومبر سے شروع ہو کر دسمبر کے آخر تک جاری رہے گا۔

چین فسادات' 9 یغور مسلمانوں کو سزائے موت

چین میں رواں برس صوبہ سنکیانگ میں ہونے والے فسادات میں ملوث ہونے کے الزام میں 9 یغور مسلمانوں کو پھانسی کی سزا دے دی گئی۔ان افراد پر رواں برس ہونے والے فسادات میں ارومچی میں متعدد افراد کو قتل کرنے کا الزام تھا۔

پاکستان میں بسنے والی سادہ لوح مسلم عوام جو چین کو اپنا سب سے بڑا خیر خواہ سمجھتے ہیں 'کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں چین اہل صلیب کا سا رویہ ہی رکھتا ہے ۔ماوزئے تنگ کے سوشلسٹ انقلاب کے بعد مسلمانوں کے مشرقی ترکستان کی سر زمین پر غاصبانہ قبضہ کے بعد سے اب تک مسلسل چین مسلمانوں کا خون بہانے میں مصروف ہے ۔

اسلام آباد میں مارا جانے والا فدائی بم بار پولیس کی حراست میں تھا

باخبر ذرائع کے مطابق گذشتہ دنوں اسلام آباد میں پولیس نے ایک ''فدائی'' حملہ آور کو ہلاک کر کے اس کے پاس سے فدائی جیکٹ برآمد کی تھی لیکن حقیقت میں یہ ایک جعلی پولیس مقابلہ تھا اور ہلاک ہونے والا شخص کئی دن سے اسلام آباد پولیس کی حراست میں تھا۔اسلام آباد پولیس چیف نے دعویٰ کیا تھا کہ مذکورہ شخص نامعلوم گاڑی سے اتر کر اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے چیک پوسٹ کی جانب بڑھ رہا تھا،اسے مار کر پولیس نے اسلام آباد کو بڑی تباہی سے بچا لیا۔تاہم باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ ایک ایسا ڈرامہ ہے جو آئی جی پولیس سید کلیم امام نے تحریر کیا اور اس پر عمل ایس ایچ او پولیس اسٹیشن الطاف عزیز خٹک نے کیا۔''دی نیشن'' کی رپورٹ کے مطابق مبینہ فدائی حملہ آور کئی دن سے پولیس کی تحویل میں تھا، جسے اسلام آباد کے نواح میں ایک گھر پر چھاپہ مار کر گرفتار کیا گیا تھا۔اسے اسلام آباد پولیس اور خصوصاً آئی جی کی ساکھ بچانے کے لیے جعلی پولیس مقابلے میں مارا گیا۔

ذرائع ابلاغ کے ذریعے مسلسل یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ حکومت آئے روز مختلف شہروں سے مجاہدین کو گرفتار کر رہی ہے۔یہ ایک خبر حکومتی سرپرستی میں پروان چڑھنے والی اہل شکم صحافت کے اصل چہرے سے پردہ اٹھانے کے لیے کافی ہے اور اس سے اس بات کا بھی صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حکومتی ''کامیابیوں'' کے دعووں کی اصل حقیقت کیا ہے۔

جرمنی میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے پر متعصب عیسائیوں کا احتجاج

جرمن شہر کولون میں ایک نئی مسجد کی تعمیر کے لیے سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر عیسائیوں کی جانب سے احتجاج کیا گیا۔مسجد کی تعمیر کا منصوبہ کئی سالوں سے متنازعہ رہا ہے۔عیسائیوں کا موقف ہے کہ اونچے میناروں والی اس مسجد کی تعمیر سے شہر کی اسکائی لائن پر منفی اثر پڑے گا جو کیتھولک چرچ کی وجہ سے مشہور ہے۔ادھر سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی لگانے کے بارے میں رائے دہی کروائی جا رہی ہے۔متعصب عیسائی پارٹی کو سوئز نے میناروں کی تعمیر پر پابندی کے بارے میں قانون بنانے کے لیے قرارداد پیش کی۔اس پارٹی کا کہنا ہے کہ مینار مسلمانوں کی سیاسی قوت کا نشان ہیں۔

دنیا بھر میں صلیبی تعصب اور اسلام دشمنی کی مثالیں آئے روز سامنے آتی رہتی ہیں۔ مذکورہ بالا خبراس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ صلیبیوں کا اصل ہدف تعلیمات دین اورشعائر اسلام ہی ہیں۔کفریہ ممالک میں رہنے والے مسلمان ہر نئے واقعہ کے بعد ممیانے لگتے ہیں جبکہ نماز،روزہ،داڑھی،حجاب جیسے شعارِ دینیہ کے متعلق کفار کے سینوں میں موجود بغض کا بخوبی ادراک کیا جا سکتا ہے۔

عید کی پرمسرت حسیں ساعتیں...... ہیں تمہارے ہی نام

امتِ مسلمہ کے بہادر جواں
دینِ اسلام کے ہو تمہی پاسباں
اے کہ حق کا نشاں
عزم و ہمت کے تم ایسے کوہِ گراں!
عید کی پرمسرت حسیں ساعتیں
ہیں تمہارے ہی نام!
اور یہی ساعتیں
جن میں سینے ہیں تڑپے تمہارے لئے......
ان کی حدت سے پھر
دل میں اک آگ ہے
کچھ عجب سی لگی!
جس سے چاہت دلوں میں بھڑک سی اٹھی!
آنسوؤں کی لڑی
پھر لبِ آنکھ ایسے ہی جڑتی گئی
دل تشکر کے جذبات سے بھر گیا......
رنگ اس کا جوارح پہ پھر چڑھ گیا......
ہاتھ از خود اٹھے
لب پہ جنبش ہوئی
رب کے آگے مناجات ہونے لگی:
''اے خدا، لم یزل!
یہ کہ چند نوجواں
جو ترے ہی سہارے ہیں نکلے ہوئے!
امتِ مسلمہ کے دفاع میں یہی
دشمنوں کے ہیں سب تیر روکے ہوئے!
اور انھی کے سبب
ہیں میسر ہمیں نعمتوں کے مزے!
راحتوں کے نشے!
اور آسائشوں سے ہیں دامن سجے!
یہ کہ چند نوجواں
جو ہماری بھی لغزش و تقصیر کو
اپنی پاکیزگی سے مٹاتے ہیں یہ!
جامِ ذلت کے ہم نے ہیں جو بھی بھرے
توڑ کر پھر انھیں
جامِ عزت کے ہم کو پلاتے ہیں یہ!
اے خدا، لم یزل!
اب ندامت سے دامن ہمارے ہیں نم
پلکیں اپنی ہیں تر، دل سراپائے غم
ان جوانوں کے آگے ہیں شرمندہ ہم
اے خدا لم یزل!
بس یہی التجا
ایک حرفِ دعا
یہ جوانانِ امت...... ہر اک گام پر
کامیابی کی سرحد کو چھوتے رہیں!
ڈگمگائیں کبھی بھی...... نہ ان کے قدم
عزم و ہمت کی ہر حد کو چھوتے رہیں!
اے خدا لم یزل!
ہو مقدر ہمارے بھی ان کی نظر،
ان جوانوں کو پیروں کا استاد کر

شاعر: حسان یوسفی

اسلام میں مغرب کے تصور جہاد کی کوئی گنجائش نہیں

مستشرقین نے اسلام کی جو تصویر بنائی ہے، اس میں اسلام کو ایک خون آشام تحریک کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے، جو شمشیر بدست، انسانوں پر اپنے عقائد و نظریات ٹھونستی پھرتی ہے۔ یہ بدطینت مستشرقین خوب جانتے ہیں کہ اسلام اس تصور سے قطعاً پاک ہے۔ لیکن اس ہتھکنڈے سے کام لے کر در اصل وہ اسلامی جہاد کے اصل محرکات و اسباب کو مسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہمارے مسلمان محققین .... یہی شکست خوردہ محققین .... اسلام کی پیشانی سے "داغ" کو دھونے کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور ایسے دلائل کی تلاش میں لگ جاتے ہیں، جن سے وہ یہ ثابت کر سکیں کہ اسلام میں جہاد صرف "مدافعانہ جنگ" ہے۔ حالانکہ یہ لوگ اسلام کی فطرت اور اس کے اصل کارنامے سے قطعاً نابلد ہیں، انھیں یہ تک معلوم نہیں ہے کہ اسلام ایک عالمی اور انسانی مذہب ہے، اس کا یہ ناگزیر حق ہے کہ وہ انسانوں کی آزادی کے لیے خود اقدام کرے۔ عصرِ حاضر کے ان مرعوب و ہزیمت خوردہ اربابِ تحقیق کے ذہنوں پر دین کا وہ تصور غالب ہے جو اصلاً مغرب کا تصور مذہب ہے۔ مغربی تصور کے لحاظ سے دین محض ایک عقیدہ کا نام ہے، اس کا مقام ضمیر ہے، زندگی کے عملی نظام سے اسے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین کے نام پر جب کوئی جنگ لڑی جاتی ہے تو اہلِ مغرب کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ دوسروں پر اپنا عقیدہ اور نظریہ جنگ کے ذریعے زبردستی ٹھونسنا چاہتے ہیں۔

لیکن اسلام میں دین کا یہ تصور کبھی نہیں رہا اور نہ اس تصور کے تحت اس نے کبھی علمِ جہاد بلند کیا ہے۔ اسلام انسانی زندگی کا خدائی نظام ہے، جو صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کا قائل ہے، اس کے نزدیک الوہیت کا صحیح مظہر حاکمیتِ خدا ہے، اسی طرح یہ نظام انسان کی عملی زندگی کے بڑے سے بڑے مسائل سے لے کر روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے معاملات کی مکمل تنظیم کرتا ہے۔ اس کا نظامِ جہاد در اصل اس خدائی نظام کو برپا کرنے اور اسے غالب کرنے کی کوشش ہی کا دوسرا نام ہے۔ رہا عقیدہ کا معاملہ تو ظاہر ہے کہ اس کا تعلق آزادیٔ رائے سے ہے، اسلام چاہتا ہے کہ انسانی رائے کو متاثر کرنے کی راہ میں حائل ہونے والی تمام رکاوٹیں دور ہوں، اور ہمہ پہلو اسلام کا نظام غالب ہو جائے، فرد کو ہر قسم کے عقیدہ اور نظریہ کے ردّ و قبول کی آزادی ہو، اور وہ اپنی مرضی سے جو عقیدہ چاہے اختیار کر سکے۔ ظاہر ہے کہ دین کا یہ نقشہ اس نقشے کے اساسی نظریات اور تفصیل دونوں کے لحاظ سے سرتاپا مختلف ہے، جو مغرب نے پیش کیا ہے۔

چنانچہ جہاں کہیں ایسا اسلامی معاشرہ پایا جاتا ہے جو الٰہی نظامِ حیات کی عملی تفسیر و تعبیر ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اقدام کرے اور آگے بڑھ کر اقتدار کی زمام ہاتھ میں سنبھال لے اور جریدۂ عالم پر الٰہی نظامِ حیات کا نقش ثبت کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو ایک معین عرصہ تک اگر جہاد سے روکا تھا تو یہ منصوبہ بندی کے طور پر تھا، نہ کہ کسی اصول و ضابطے کی تعلیم تھی۔ یہ تحریک کے ایک خاص مرحلے کی ضروریات کا مسئلہ تھا نہ کہ اسلام کے کسی بنیادی عقیدے اور نظریہ کا مسئلہ۔ اسی واضح بنیاد کی روشنی میں ہمیں قرآن مجید کی بکثرت ایسی آیات کا مفہوم سمجھ میں آ سکتا ہے جن کا تعلق تحریک کے بدلتے ہوئے مراحل سے رہا ہے۔ ان آیات کو پڑھتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ان کا ایک مفہوم وہ ہے، جو اس مرحلے کے ساتھ وابستہ ہے جس میں یہ نازل ہوئیں تھیں، دوسرا ان کا ایک عمومی مفہوم ہے جن کا تعلق اسلام کی تحریک کی ناقابلِ تغیر اور ابدی شاہ راہ حیات سے ہے۔ ہمیں ان دونوں حقیقتوں کو کبھی گڈمڈ نہ کرنا چاہیے۔ (معالم فی الطریق، سید قطب شہیدؒ)